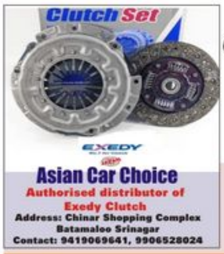

The daily
Surathal
Srinagar
e-paper: surathal.in
https://surathal.in

روزنامہ صورت حال سرینگر

صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

Postal Registration No:JKNP-189/SKGPO- 2018-2020/RNI NoJKURD/2012/48314

Vol: 17 Issue No: 224 Friday 18 September 2026 - 05 Rabi Al Thani 1447 Pages: 08 Price Rs0.50/-

وزیراعظم مودی کی قیادت نے جموں وکشمیر میں بڑی ترقی لائی: ایل جی سنہا

'فلاحی اسکیموں، سڑکوں، سرنگوں اور ریل رابطوں نے یونین ٹریٹری کو مضبوط کیا ہے'

ماہانہ پروگراموں میں اپنی شرکت کو بڑھائیں، اور کہا کہ ان تقاریب کو مزید پرکشش اور بامقصد بنایا جانا چاہیے

سرینگر/لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے جمعرات کو کہا کہ جموں وکشمیر نے وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت میں نمایاں ترقی اور فلاحی اسکیموں کے مؤثر نفاذ کا مشاہدہ کیا ہے۔ وزیراعظم مودی کی سالگرہ کے موقع پر صحافیوں کے ایک منتخب گروپ سے بات کرتے ہوئے منوج سنہا نے کہا کہ ملک نے گزشتہ چند برسوں کے دوران انفراسٹرکچر (بنیادی ڈھانچے)، عوامی بہبود اور معاشی ترقی میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کا "کمزور 5" (5Fragile) معیشتوں سے نکل کر "سب سے اوپر کی 5" (5Top) معیشتوں میں شامل ہونے کا سفر انتہائی اہم رہا ہے، اور ملک نے 7.8 فیصد کی معاشی ترقی کی شرح درج کی ہے۔ یونین ٹریٹری میں ہونے والی انفراسٹرکچر کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے ایل جی سنہا نے کہا، "خاص طور پر جموں وکشمیر میں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب وزیراعظم کی قیادت کی بدولت ممکن ہوا ہے۔" ایل جی نے کہا کہ مختلف فلاحی اسکیموں سے ملک بھر کے لوگ مستفید ہوئے ہیں، جن میں تقریباً 80 کروڑ لوگوں کے لیے مفت اناج اور 11 کروڑ خاندانوں کے لیے ایل پی جی (LPG) کنکشن شامل ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان اقدامات کو جموں وکشمیر میں بھی کامیابی کے ساتھ نافذ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت جموں وکشمیر میں 1.5 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کے سڑکوں اور سرنگوں (tunnels) کے منصوبوں پر کام جاری ہے، جبکہ کشمیر کو ریلوے نیٹ ورک سے جوڑنے کا دیرینہ خواب بھی شرمندہ تعبیر ہو چکا ہے۔ اس سے قبل، منوج سنہا نے سری نگر میں چائلڈ کیئر اداروں 'پلاش' اور 'پریشا' کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے بچوں کے ساتھ وزیراعظم کی سالگرہ منائی اور ان میں تحائف تقسیم کیے۔ انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ وزیراعظم مودی کی سالگرہ کے سلسلے میں منعقد کیے جانے والے ماہانہ پروگراموں میں اپنی شرکت کو بڑھائیں، اور کہا کہ ان تقاریب کو مزید پرکشش اور بامقصد بنایا جانا چاہیے۔

انت ناگ پولیس نے NDPS کیس میں مطلوب مفرور ملزم کو گرفتار کرلیا

سرینگر/مفرور اور مطلوب افراد کے خلاف جاری مہم کے سلسلے میں، انت ناگ پولیس نے اودھم پور میں درج NDPS کیس میں ملوث ایک مفرور ملزم کو گرفتار کیا۔ مخصوص اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے، پولیس اسٹیشن ڈورو کی ایک ٹیم نے عبدالرشید سود (ولد غلام نبی، ساکن گارنیا، اودھم پور) کو حراست میں لیا۔ مذکورہ شخص پولیس اسٹیشن رامبھال، اودھم پور میں دفعہ 8/15 NDPS ایکٹ کے تحت درج ایف آئی آر نمبر 2024/38 کے سلسلے میں گرفتاری سے بچ رہا تھا۔ ضلعی وسیشن جج، اودھم پور کی عدالت کی جانب سے اس کے خلاف 2025 میں ضابطہ فوجداری (CrPC) کی دفعہ 299 کے تحت وارنٹ جاری کیا گیا تھا۔ ملزم کو گرفتار کرلیا گیا ہے اور قانون کے مطابق مزید قانونی کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔ یہ گرفتاری جموں وکشمیر پولیس کی ان مسلسل کوششوں کی عکاس ہے جن کا مقصد دائرہ اختیار سے قطع نظر مفرور اور مطلوب افراد کا سراغ لگانا اور انہیں گرفتار کرنا ہے۔

روس-ایران کے خلاف پابندیوں کا قانون: ہندوستان نے کہا، توانائی کا تحفظ یقینی بنانے کے لیے مختلف ذرائع سے خریداری جاری رہے گی

نئی دہلی/ہندوستان نے امریکی کانگریس میں روس اور ایران کے خلاف پابندیوں کا قانون پاس ہونے پر محتاط ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اس معاملے میں آگے کی صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہے اور ملک کے توانائی کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے مضبوطی سے پرعزم ہے۔ وزارت خارجہ نے جمعرات کو ایک بیان جاری کرکے کہا کہ ہندوستان نے اس کا نوٹس لیا ہے۔ حکومت اس معاملے میں آگے کی پیش رفت پر نظر رکھ رہی ہے۔ وزارت نے کہا کہ ہندوستان اپنے 1.4 ارب لوگوں کی توانائی کا تحفظ یقینی بنانے کے لیے مضبوطی سے پرعزم ہے۔ اس کے لیے ہندوستان مارکیٹ کی بدلتی ہوئی صورتحال کی بنیاد پر مختلف ذرائع سے توانائی کی خریداری جاری رکھے گا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ چند مہینوں میں اس مسئلے پر حکومت کی جانب سے مختلف امریکی نمائندوں کے ساتھ اعلیٰ سطح پر بات چیت ہوئی ہے۔ ہندوستانی فریق نے اس قانون کے ممکنہ اثرات کو نہ صرف ہندوستان-امریکہ دوطرفہ تعلقات، بلکہ بین الاقوامی توانائی مارکیٹ کے تناظر میں بھی واضح طور پر سامنے رکھا ہے۔ ہندوستان نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ وہ اپنے تجارتی اور اقتصادی مفادات کی حفاظت کے لیے تمام ضروری اقدامات کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ حکومت نے کہا کہ اس صورتحال کے اثرات سے نمٹنے کے لیے وہ ہندوستانی تجارتی اور صنعتی تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کرے گی۔ قابل ذکر ہے کہ امریکی پارلیمنٹ کی طرف سے منظور شدہ 'انڈ سے اوگراہم سینکشننگ رشیا اینڈ ایران ایکٹ آف 2026' روس اور ایران پر سخت اقتصادی پابندیاں عائد کرنے والا ایک نیا بل ہے۔ اس قانون کے تحت امریکی صدر کو روس سے خام تیل یا قدرتی گیس خریدنے والے سرفہرست پانچ ممالک نیز پابندیوں سے بچنے میں مدد کرنے والوں پر 100 فیصد تک درآمدی ڈیوٹی عائد کرنے کا اختیار ہے۔

مودی نے کیا سیمی کون انڈیا کا افتتاح،

نئی دہلی/وزیراعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ ملک میں سیمی کنڈکٹر کا نظام تیزی سے پھیل رہا ہے اور دیسی چپ اب ملک اور دنیا کے صارفین تک پہنچنے لگی ہے۔ مسٹر مودی نے جمعرات کو یہاں سیمی کون انڈیا 2026 کے پانچویں ایڈیشن کا افتتاح کیا اور کہا کہ سیمی کنڈکٹر شعبے کے دن بہ دن بڑھنے سے ملک میں جدت طرازی، سرمایہ کاری اور ترقی کے نئے مواقع کھل رہے ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں اور صنعت سے اس سیمی کنڈکٹر مشن سے جڑنے کی اپیل کی۔ سیمی کنڈکٹر شعبے میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی صلاحیت کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعظم نے مشن کے دوسرے مرحلے کے لیے 13.5 ارب ڈالر کے منصوبے کا اعلان کیا۔ وزیراعظم نے کہا کہ 2022 میں شروع ہوا سیمی کون انڈیا کا سفر اب پالیسی اور منصوبے سے آگے بڑھ کر پائلٹ لائن سے ہوتے ہوئے تجارتی پیداوار تک پہنچ گیا ہے۔ موہالی اور سورت میں دو نئے پلانٹوں میں تجارتی پیداوار شروع ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیمی کنڈکٹر کا پورا نظام تیار کرنے کے لیے چپ ڈیزائن، سامان کی تیاری اور جانچ کی صلاحیت ضروری ہے۔ انہوں نے فیبلیس کمپنیوں (بہت کم ملازمین والی کمپنیوں)، املاک دانش اور سلیکون فوٹونکس پر زور دیا۔ انہوں نے سامان، کیمیکل، گیس اور مواد کے شعبے کی کمپنیوں سے 12 منظور شدہ پروجیکٹوں اور بڑھتی ہوئی مانگ کا فائدہ اٹھانے کو کہا۔ وزیراعظم نے کہا کہ دنیا کو مینوفیکچرنگ کے لیے نئی اور قابل بھروسہ جگہ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اور ہندوستان اس کے لیے خود کو مسلسل تیار کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان ہر وہ قدم اٹھا رہا ہے جو ہمیں سیمی کنڈکٹر صنعت کے لیے ایک پسندیدہ جگہ بناتا ہے۔

مکہ مکرمہ کے قریب ڈرون واقعہ انتہائی افسوسناک اور قابلِ مذمت

حرمین شریفین کے تقدس اور حرمت کا احترام پوری امتِ مسلمہ کی مشترکہ ذمہ داری: ڈاکٹر فاروق عبداللہ

سرینگر/جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے مکہ مکرمہ کے قریب حوثی باغیوں کی طرف سے ڈرون واقعہ پر گہری تشویش اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ حرمین شریفین کا تقدس اور حرمت پوری امتِ مسلمہ کے ایمان اور جذبات سے وابستہ ہے اور ان مقدس مقامات کے امن و سلامتی کو کسی بھی صورت خطرے میں نہیں ڈالا جانا چاہئے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ مقدس شہر کے قریب اس نوعیت کا واقعہ انتہائی تشویشناک ہے اور پورے عالمِ اسلام کے جذبات کو مجروح کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ صرف سعودی عرب ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے انتہائی مقدس مقامات ہیں۔ خانہ کعبہ مسلمانوں کا قبلہ ہے اور مسجد نبویؐ مسلمانوں کے دلوں میں غیر معمولی عقیدت و احترام رکھتی ہے۔ ان مقدس مقامات کی سلامتی، زائرین اور عازمینِ حج وعمرہ کا تحفظ اور وہاں امن وسکون کا برقرار رہنا پوری مسلم دنیا کے لئے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ مشرق وسطی پہلے ہی مسلسل جنگوں، کشیدگی اور انسانی بحرانوں سے دوچار ہے۔ یمن سمیت خطے کے مختلف حصوں میں جاری تنازعات نے عام شہریوں، معیشت، بنیادی ڈھانچے اور علاقائی امن کو شدید متاثر کیا ہے۔ ایسے ماحول میں مزید فوجی محاذ آرائی کسی مسئلے کا مستقل حل فراہم نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا کہ فلسطین میں جاری خونریزی اور خطے کے دیگر حصوں میں پیدا شدہ کشیدگی کے تناظر میں مسلم دنیا کو مزید تقسیم اور باہمی محاذ آرائی کے بجائے امن، اتحاد، باہمی احترام اور افہام وتفہیم کو فروغ دینا ہوگا۔ مسلمانوں کے درمیان اختلافات اور تنازعات کا حل طاقت کے استعمال کے بجائے مذاکرات اور سفارتی ذرائع سے تلاش کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے حرمین شریفین کی سلامتی، خطے میں امن واستحکام اور پوری انسانیت کے تحفظ کے لئے دعا کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں امتِ مسلمہ کو جذباتی تقسیم کے بجائے اتحاد، صبر، حکمت اور دوراندیشی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

ادھم پور میں 2 عسکریت پسند ہلاک: فوج

اسلحہ اور گولہ بارود برآمد؛ تلاشی آپریشن جاری، ہلاک ہونے والے عسکریت پسندوں کی شناخت کی جارہی ہیادھم پور: جمعرات کے روز ادھم پور ضلع کے براتال علاقے میں انٹیلی جنس کی بنیاد پر کیے گئے مشترکہ آپریشن کے دوران دو عسکریت پسند ہلاک کردیے گئے۔ فوج کی وائٹ نائٹ کور نے یہ اطلاع دی ہے۔ وائٹ نائٹ کور نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ آپریشن سوہان 16 اور 17 ستمبر کی درمیانی شب شروع کیا گیا، جب براتال کے عمومی علاقے میں عسکریت پسندوں کی موجودگی سے متعلق مصدقہ اطلاعات موصول ہوئیں۔ فوج نے بتایا کہ خراب موسم، دشوار گزار علاقے اور کم حدِ نگاہ کے باوجود وائٹ نائٹ کور، جموں وکشمیر پولیس اور سی آر پی ایف کے دستوں نے ایک ہدفی انسدادِ دہشت گردی آپریشن شروع کیا، جس کے نتیجے میں دو عسکریت پسند ہلاک ہوئے۔ فوج کے مطابق، جھڑپ کے مقام سے اسلحہ اور گولہ بارود بھی برآمد کیا گیا ہے۔ فوج نے کہا کہ آپریشن ابھی جاری ہے اور علاقے میں تلاشی اور نگرانی کی کارروائیاں کی جارہی ہیں تاکہ کسی بھی ممکنہ باقی خطرے کا سراغ لگایا جا سکے۔ ہلاک ہونے والے عسکریت پسندوں کی شناخت کی جارہی ہے۔ اس سے قبل بدھ کی شام سکیورٹی فورسز نے مجالتا علاقے میں مشتبہ نقل وحرکت دیکھنے کے بعد فائرنگ کی تھی، جس کے بعد علاقے میں تلاشی شروع کردی گئی اور نگرانی مزید سخت کردی گئی۔

منشیات فروش گرفتار، ممنوعہ مواد برآمد

سرینگر/معاشرے سے منشیات کی لعنت کے خاتمے کی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے، پولیس نے اننت ناگ، سوپور اور شوپیاں میں چار منشیات فروشوں کو گرفتار کیا اور ان کے قبضے سے ممنوعہ مواد برآمد کیا۔ اننت ناگ میں، پولیس اسٹیشن اننت ناگ کی ایک ٹیم نے نائی بستی خانابل کے ڈگا پیٹرول پمپ پر ناکہ چیکنگ کے دوران دو افراد کو روکا۔ تلاشی کے دوران، ان کے قبضے سے مجموعی طور پر 10.31 گرام چرس برآمد ہوئی۔ ان کی شناخت عادل احمد شاہ ولد بشیر احمد شاہ (ساکن نائی بستی، حال مقیم بی ای ڈی کالج ڈونی چک، انزالہ) اور عادل احمد وانی ولد محمد اقبال وانی (ساکن کرنکسو، متن، محلہ کھنڈی پورہ) کے طور پر کی گئی ہے۔ سوپور میں، مالگونی پورہ کے مقام پر ناکہ چیکنگ کے دوران ایک مشکوک شخص کو روکا گیا۔ چیکنگ کے دوران اس کے قبضے سے ممنوعہ مواد برآمد ہوا جسے قانونی ضابطے کے مطابق ضبط کرلیا گیا۔ ملزم کی شناخت ذاکر رشید لون ولد عبدالرشید لون (ساکن واڈورہ، سوپور) کے طور پر کی گئی ہے۔ شوپیاں میں، اوڈورہ رام پتھری کے مقام پر ناکہ چیکنگ کے دوران پولیس پوسٹ کیگام کی ایک ٹیم نے نائلون کے بیگ کے ساتھ ایک مشکوک شخص کو روکا۔ تلاشی کے دوران اس کے قبضے سے 2.472 کلوگرام پچلی ہوئی بھنگ (Cannabis) جیسا مواد برآمد ہوا۔ ملزم کی شناخت عبدالاحد موچی ولد غلام محمد موچی (ساکن اوڈورہ رام پتھری) کے طور پر کی گئی ہے۔ اس کے مطابق، متعلقہ پولیس اسٹیشنوں میں قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمات درج کرلیے گئے ہیں اور منشیات کے ذرائع کا پتہ لگانے اور اس کے 'فارورڈ اور بیک ورڈ لنکیجز' (سپلائی چین اور نیٹ ورک) کا تعین کرنے کے لیے مزید تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔ پولیس منشیات سے پاک معاشرہ تشکیل دینے کے اپنے مشن کے لیے پرعزم ہے اور عوام سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں منشیات کی فروخت یا استعمال سے متعلق کوئی بھی معلومات فراہم کرکے تعاون کریں۔

گریز میں تازہ برف باری، کشمیر بھر میں موسلادھار بارشیں، موسم سرد

پورے خطے میں درجہ حرارت میں بھی کمی واقع ہوئی، جبکہ بلند علاقوں میں سرد موسم کی صورتحال برقرار رہی

سری نگر،: شمالی کشمیر کی گریز وادی میں جمعرات کے روز کابل گلی میں تازہ برف باری دیکھی گئی، جبکہ کشمیر کے بیشتر علاقوں میں وسیع پیمانے پر بارش ہوئی۔ جنوبی کشمیر کے کئی علاقوں میں شدید بارش ریکارڈ کی گئی۔ تفصیلات کے مطابق، گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران سری نگر میں 8.2 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جبکہ قاضی گنڈ، پہلگام اور گلمرگ میں بالترتیب 13.4 ملی میٹر، 13 ملی میٹر اور 13.2 ملی میٹر بارش ہوئی۔ جموں ڈویژن کے کچھ حصوں میں بھی شدید بارش ریکارڈ کی گئی۔ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ادھم پور میں 117.8 ملی میٹر، جموں میں 112.9 ملی میٹر اور کٹڑا میں 45.2 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ دریں اثنا، تقریباً 4,167 میٹر کی بلندی پر واقع کابل گلی میں ہلکی سے درمیانی درجے کی برف باری ہوئی، جس کے نتیجے میں بلند پہاڑی درّہ اور اس کے آس پاس کے علاقے تازہ برف کی تہہ سے ڈھک گئے۔ یہ درّہ گریز کی تحلیل وادی کو لداخ کے دراس سیکٹر کی جانب مشکواہ وادی سے ملاتا ہے۔ برف باری کے باعث کسی بڑی قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی، تاہم بلند علاقوں کی جانب سفر کرنے والے مسافروں کو احتیاط برتنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ موسمی سرگرمی کے باعث پورے خطے میں درجہ حرارت میں بھی کمی واقع ہوئی، جبکہ بلند علاقوں میں سرد موسم کی صورتحال برقرار رہی۔

ایس ایس پی پلوامہ کی صدارت میں توجن رہمو میں عوامی دربار کا انعقاد

عوام دوست پولیسنگ پہنچانے اور عوام کے ساتھ اعتماد کے رشتے کو مضبوط بنانے کے لیے پرعزم ہے

سرینگر/عوام دوست پولیسنگ کے عمل کو نچلی سطح تک لے جانے کے عزم کے ساتھ، پلوامہ پولیس نے ضلع ہیڈکوارٹر سے دور واقع ایک دور افتادہ گاؤں 'توجن رہمو' میں ایس ایس پی پلوامہ شری ساحل سارنگل (آئی پی ایس) کی صدارت میں ایک عظیم الشان عوامی دربار کا انعقاد کیا۔ سیب کی کٹائی کے عروج کے موسم کے باوجود، توجن رہمو اور ملحقہ علاقوں سے بڑی تعداد میں لوگوں نے اس دربار میں شرکت کی۔ انہوں نے پلوامہ پولیس کے اس اقدام کا خیرمقدم کیا اور پولیس کی اعلیٰ قیادت سے براہِ راست بات چیت کے لیے بڑی تعداد میں وہاں پہنچے۔ شرکاء نے اپنے علاقے اور روزمرہ کی زندگی سے متعلق مختلف مسائل اور خدشات کو اجاگر کیا۔ کئی شکایات کا موقع پر ہی ازالہ کیا گیا، جبکہ دیگر مسائل کو متعلقہ حکام کے سامنے مناسب کارروائی کے لیے اٹھانے کی غرض سے نوٹ کرلیا گیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ایس ایس پی پلوامہ شری ساحل سارنگل (آئی پی ایس) نے پولیس اور عوام کے درمیان کھلے اور مسلسل رابطے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ نچلی سطح پر درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے مقامی باشندوں کا اعتماد اور تعاون انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے لوگوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ بلا جھجک اپنے خدشات پولیس کے ساتھ شیئر کریں اور انہیں یقین دلایا کہ ان کے مسائل پر پوری توجہ دی جائے گی اور ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ عوام کی بھرپور شرکت، خاص طور پر سیب کی کٹائی کے مصروف ترین موسم کے دوران، عوامی رابطے کے اس اقدام پر کمیونٹی کے زبردست ردعمل اور پولیس کے ساتھ براہِ راست بات چیت کرنے کی ان کی آمادگی کی عکاس تھی۔ پولیس ضلع کے ہر کونے تک عوام دوست پولیسنگ پہنچانے اور عوام کے ساتھ اعتماد کے رشتے کو مضبوط بنانے کے لیے پرعزم ہے۔

میر، کاؤسہ اور سمنانی خاندانوں کیساتھ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا اظہارِ تعزیت

سرینگر/صدر جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے خالد حبیب میر (آئی اے ایس) سابق کمشنر ایس ای سی ساکن بڈ مالو حال فیئر بینک کالونی راولپورہ کے انتقال پر گہرے صدمے کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے آج مرحوم کے گھر جاکر وہاں سوگوار خاندان کی ڈھارس بندھائی اور تعزیت پرسی کی۔ اس موقعے پر مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت اور کلمات بھی ادا کئے۔ انہوں نے مرحوم کی جنت نشینی کیلئے دعا کی اور مرحوم کے قابل قدر خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے اشبر نشاط جاکر وہاں رؤف احمد کاؤسہ ولد حاجی غلام قادر کاؤسہ کے گھر جاکر اُن کے اہل خانہ اور سوگواران کیساتھ تعزیت کی اور ڈھارس بندھائی۔ انہوں نے مرحوم کی جنت نشینی اور بلند درجات کیلئے دعا کی۔

پولیس کی جانب سے مختلف کارروائیوں میں

5 منشیات فروش گرفتار؛ ممنوعہ اشیاء برآمد

سرینگر/منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف اپنی مسلسل مہم کو جاری رکھتے ہوئے، پولیس نے پلوامہ اور کولگام میں الگ الگ کارروائیوں کے دوران پانچ منشیات فروشوں کو گرفتار کیا اور ان کے قبضے سے ممنوعہ اشیاء برآمد کیں۔ پلوامہ میں، اولڈ بس اسٹینڈ کے مقام پر ناکہ چیکنگ کے دوران، پولیس پارٹی نے تین مشکوک افراد کو پکڑا جو پولی تھین کے پیکٹ اٹھائے ہوئے تھے۔ تلاشی کے دوران، ان کے قبضے سے 286 گرام چرس کا پاؤڈر اور 101.5 گرام چرس جیسا مواد برآمد ہوا۔ ملزمان کی شناخت ابرار احمد یاتو (ولد غلام نبی یاتو، رہائش سنجا کو پلوامہ)، اویس احمد بابا (ولد فیروز احمد بابا، رہائش گلشن آباد راجپورہ) اور مدثر احمد ڈار (ولد غلام نبی ڈار، رہائش گلشن آباد راجپورہ) کے طور پر کی گئی ہے۔ اسی طرح، ناکہ چیکنگ کے دوران، پولیس پوسٹ نیوا کی ایک پارٹی نے ارشد احمد گنائی (ولد بشیر احمد گنائی، رہائش چاندگام پلوامہ) کو پکڑا جو "ٹاٹا ایس گولڈ" لوڈ کیریئر (رجسٹریشن نمبر JK13K-3132) چلا رہا تھا۔ تلاشی کے دوران اس کے قبضے سے 22 گرام چرس برآمد ہوئی۔ قانونی ضابطے کے تحت گاڑی کو بھی ضبط کرلیا گیا۔ کولگام میں، پولیس اسٹیشن کولگام کی ایک پارٹی نے "امنو" (Amnoo) کے مقام پر ناکہ چیکنگ کے دوران ایک مشکوک شخص، اشفاق احمد وانی۔

قومی و بین الاقوامی خبریں

رانچی آر ایس ایس دفتر پٹرول بم حملہ کیس

رانچی، جھارکھنڈ: راجد حانی
رانچی کے نیوارن پور میں واقع آر ایس ایس (RSS) دفتر پر ہوئے پٹرول بم حملے کی جانچ اب مالیاتی لین دین (فنانشل ٹرانزیکشنز) تک پہنچ گئی ہے۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) جمعرات کو اس معاملے سے جڑے مبینہ فنڈنگ کے زاویے کی جانچ کررہی ہے۔ ایجنسی نے دہلی، بہار، جھارکھنڈ اور کرناٹک میں چار مقامات پر بیک وقت تلاشی مہم شروع کی ہے۔ اس معاملے میں پریڈیکیٹ آفینس (بنیادی جرم) این آئی اے (NIA) کی طرف سے درج کیا گیا ہے۔ معلومات کے مطابق یہ چھاپے ماری ای ڈی کی دہلی ٹیم کی جانب سے کی جا رہی ہے۔

ای ڈی کی کارروائی دہلی، بہار، جھارکھنڈ اور کرناٹک میں چل رہی ہے۔ ایجنسی کی جانچ کا بنیادی محور این آئی اے کے کیس سے جڑے مبینہ مالی لین دین اور منی ٹریل پر ہے۔ معلومات کے مطابق جھارکھنڈ کے لوہردگا ضلع میں بھی تلاشی لی گئی ہے۔ فی الحال ای ڈی کی جانب سے یہ واضح نہیں کیا گیا ہے کہ جمعرات کی تلاشی میں کن لوگوں یا احاطے (پریمیسس) کو نشانہ بنایا گیا ہے اور اب تک کیا کیا برآمد ہوا ہے۔

ای ڈی ذرائع سے ملی معلومات کے مطابق یہ کارروائی 17 جون 2026 کی رات رانچی میں واقع آر ایس ایس دفتر پر ہوئے پٹرول بم حملے سے جڑے معاملے میں کی جا رہی ہے۔ رانچی پولیس کی ابتدائی جانچ کے مطابق دو افراد نے دفتر کے احاطے میں پٹرول بم پھینکے تھے۔ اس واقعے میں کوئی زخمی نہیں ہوا تھا اور نہ ہی دفتر کو کوئی بڑا نقصان پہنچا تھا۔

سی سی ٹی وی (CCTV) فوٹیج میں مشتبہ افراد کے دفتر کے پاس پہنچنے اور واقعے کے بعد وہاں سے فرار ہونے کی تصویریں سامنے آئی تھیں۔ رانچی پولیس نے معاملے میں کارروائی کرتے ہوئے ملزمین کو گرفتار کرلیا تھا۔ اس دوران سیف انصاری، امن انصاری اور صائم حسن کو گرفتار کیا گیا تھا۔

واقعے کی جانچ بعد میں قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے اپنے ہاتھ میں لے لی تھی۔ جولائی 2026 میں این آئی اے نے اس معاملے میں کئی

ٹرمپ نے بھارت اور چین کو منشیات کی اسمگلنگ کرنے والے 23 بڑے ممالک میں شامل کردیا

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے بدھ کے روز غیر قانونی افیون کی کاشت روکنے کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی کی کوششوں کا خیر مقدم کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے بھارت، چین اور پاکستان کو منشیات کی ترسیل اور غیر قانونی منشیات کی تیاری کے 23 بڑے ممالک کی فہرست میں شامل کیا اور ان ممالک کے رہنماؤں سے اس مسئلے پر بات چیت کی اپیل کی۔

امریکی کانگریس کے لیے جاری کیے گئے صدارتی فیصلے میں ٹرمپ نے کہا کہ انہیں امریکہ بھارت ڈرگ پالیسی فریم ورک کے تحت مسلسل تعاون کی امید ہے۔ بدھ کو جاری کیے گئے سرکاری حکم نامے میں انہوں نے کہا، میں غیر قانونی افیون کی کاشت روکنے اور سپلائی چین کی سالمیت کو مضبوط بنانے کے لیے وزیر اعظم مودی اور حکومت ہند کی کوششوں کا خیر مقدم کرتا ہوں۔

ٹرمپ نے یہ بھی واضح کیا کہ کسی ملک کا منشیات کی بڑی ترسیل یا غیر قانونی منشیات کی بڑے پیمانے پر پیداوار کرنے والے ممالک کی فہرست میں شامل ہونا اس ملک کی جغرافیائی، تجارتی اور اقتصادی حقیقتوں کا اعتراف ہے، نہ کہ اس کی حکومت کی دیانت داری کے بارے میں کوئی فیصلہ۔

صدارتی فیصلے میں کہا گیا ہے کہ امریکی قانون کے تحت ان ممالک کو اس فہرست میں اس لیے شامل کیا گیا ہے کیونکہ ان کے جغرافیائی، تجارتی اور اقتصادی حالات منشیات یا ممنوعہ کیمیکلز کی نقل وحرکت یا تیاری میں معاون ثابت ہوتے ہیں، چاہے متعلقہ حکومتوں نے منشیات کی روک تھام اور قانون کے نفاذ کے لیے سخت اور موثر اقدامات ہی کیوں نہ کیے ہوں۔

منشیات کی بڑی ترسیل یا غیر قانونی منشیات کی بڑے پیمانے پر تیاری کرنے والے دیگر ممالک میں افغانستان، بہاماس، بیلیز، بولیویا، برما، کولمبیا، کوسٹاریکا، ڈومینیکن ریپبلک، ایکواڈور، ایل سلواڈور، گوئٹے مالا، ہیٹی، ہونڈوراس، جمیکا، لاؤس، میکسیکو، نکاراگوا، پاناما، پیرو اور وینزویلا شامل ہیں۔

ٹرمپ نے منشیات کی اسمگلنگ اور نارکو ٹیررسٹ تنظیموں سے نمٹنے کے لیے اپنی انتظامیہ کی جانب سے کی گئی تاریخی پیش رفت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے اس پیش رفت کے ثبوت کے طور پر سرحدی سکیورٹی میں سختی، منشیات کی ضبطی میں کمی اور

پاکستان مکہ معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریاں نبھانے کو تیار

اسلام آباد: پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا ہے کہ مسلمانوں کے مقدس شہر مکہ کے قریب ڈرون حملے کی کوشش کے بعد پاکستان مکہ معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔

آصف نے یہ بیان بدھ کو جیو نیوز کو دیا۔ نیوز چینل کی ویب سائٹ پر ایک رپورٹ کے مطابق آصف نے کہا کہ مکہ معاہدہ ہم پر لاگو ہوتا ہے اور ہم اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے۔

پاکستان، ترکی اور سعودی عرب نے 7 اگست کو مکہ میں مشترکہ دفاعی معاہدے پر دستخط کیے تھے۔

اس معاہدہ میں مشترکہ ڈیفنس کا ایک فریم ورک ہے۔ اس میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ تینوں میں سے کسی ایک کے خلاف مسلح حملہ تینوں کے خلاف حملہ تصور کیا جائے گا۔

بدھ کو آصف کا یہ بیان مقدس شہر مکہ سمیت سعودی عرب کے مغربی ساحل کے کئی علاقوں میں منگل کو سکیورٹی الرٹ جاری کیے جانے کے بعد سامنے آیا ہے۔ سعودی حکام کا کہنا ہے کہ ان کے فضائی دفاع نے شہر کے جنوب میں حوثیوں کے ایک ڈرون کو روک کر تباہ کردیا۔

سعودی حکام کے مطابق ڈرون کو مکہ کی ممنوعہ فضائی حدود میں داخل ہونے سے پہلے ہی تباہ کردیا گیا۔ تاہم حوثیوں نے مکہ یا کسی اسلامی مقدس مقام کو نشانہ بنانے کی تردید کی ہے۔

یہ واقعہ سعودی عرب اور ایران کے حمایت یافتہ گروپوں کے درمیان شدید کشیدگی کے درمیان پیش آیا ہے، جنہوں نے حال ہی میں سعودی سرزمین پر حملے کیے ہیں۔ حوثیوں کی پیش قدمی کے بعد بحیرہ احمر اور اس کے ارد گرد سمندری ٹریفک کو خطرہ لاحق ہے۔

جیو نیوز نے بدھ کے روز آصف کے حوالے سے کہا کہ "اگر مکہ پر حملہ ہوتا ہے تو اس کے تحفظ کے لیے کسی معاہدے کی ضرورت نہیں ہے"۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان کو مقدس مقامات کی حفاظت کے لیے کسی معاہدے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ بغیر معاہدے کے بھی ان کی حفاظت کرنا اس کی ذمہ داری ہے۔

آصف نے کہا کہ مکہ معاہدہ میں یہ شامل ہے کہ اگر تینوں ممالک میں سے کسی کی علاقائی سالمیت یا جغرافیائی حدود کی خلاف ورزی کی گئی تو دونوں ممالک ایک دوسرے کا دفاع کریں گے۔

انہوں نے زور دے کر کہا کہ اس (مکہ دفاعی معاہدے) کے استعمال کے بارے میں بالکل کوئی الجھن نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان اپنی دفاعی یا فوجی حکمت عملی کی تفصیلات پر عوامی طور پر بات نہیں کرے گا۔

آصف نے یہ بھی کہا کہ پاکستان نے ملک پر حوثی حملوں کے خدشات کا حوالہ دیتے ہوئے سعودی عرب کا پیغام ایران کو پہنچایا ہے۔

آصف نے کہا، مجھے نہیں لگتا کہ ایران، ایک ملک کے طور پر، کوئی اور محاذ کھولے گا، اور مزید کہا کہ تہران پہلے ہی خطے میں تنازعات میں گھرا ہوا ہے۔

انہوں نے ایرانی حکومت اور غیر ریاستی گروپوں پر مشتمل غیر رسمی انتظامات میں فرق کرتے ہوئے کہا کہ ایسے گروپ کسی بھی ملک کی رسمی منظوری یا حمایت کا انتظار کیے بغیر کام کرسکتے ہیں۔

وزیر نے یہ بھی کہا کہ پاکستان تنازعات کو دوسرے علاقوں میں پھیلنے سے روکنے کے لیے کوششیں جاری رکھے گا۔

وسیع تر خطے میں سکیورٹی کی صورتحال کے بارے میں آصف نے کہا کہ پاکستان، سعودی عرب اور ترکی کے درمیان تین طرفہ دفاعی معاہدہ ایک ایسا انتظام تھا جو ممالک کی جانب سے اپنی سکیورٹی ضروریات کا اندازہ لگانے کے بعد سامنے آیا۔

انہوں نے کہا کہ خطے میں دیگر دفاعی انتظامات سامنے آسکتے ہیں لیکن اس بات پر زور دیا کہ یہ ان کا تجزیہ ہے اور کسی خاص پیش رفت پر مبنی نہیں ہے۔

آصف نے کہا کہ اگر خطے کے ممالک کو اپنی سکیورٹی بڑھانے پر مجبور کیا جائے تو وہ غیر ریاستی مسلح گروہوں کا مقابلہ کرنے کے لیے زیادہ قریبی تعاون کر سکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ سمندری راستوں میں رکاوٹیں بشمول آبنائے ہرمز جو خلیج فارس کو خلیج عمان سے ملاتی ہے اور باب المندب جو بحیرہ احمر کو خلیج

1987 الیکشن میں مبینہ دھاندلی پر قرارداد، سجاد لون نے اسمبلی سیکریٹریٹ کو آڑے ہاتھوں لیا

سرینگر: پیپلز کانفرنس کے سربراہ اور ہندوارہ سے منتخب رکن اسمبلی سجاد لون نے الزام عائد کیا ہے کہ جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی سیکریٹریٹ نے 1987 کے انتخابات میں دھاندلی سے متعلق ان کی قرارداد پر خاموشی اختیار کررکھی ہے، جس پر انہوں نے اسمبلی سیکریٹریٹ کو خط لکھا ہے۔ ایم ایل اے ہندوارہ و سابق وزیر نے مزید کہا کہ انہوں نے گرمائی دارالحکومت سرینگر میں ہونے جا رہے خزاں اجلاس کے لیے قراردادوں کے سلسلے میں دو نوٹس جمع کرائے تھے۔

سجاد لون نے کہا: اسمبلی سیکریٹریٹ نے مجھے بتایا ہے کہ حالیہ بجلی ٹیرف میں اضافے کے خلاف میری قرارداد منظور کرلی گئی ہے، لیکن جموں و کشمیر کی تاریخ کے ایک اہم واقعے سے متعلق دوسری قرارداد پر خاموشی ہے۔ 1987 کے انتخابات میں دھاندلی سے متعلق میری قرارداد کے بارے میں مکمل خاموشی اختیار کی گئی ہے۔

سال 1987 کے اسمبلی انتخابات کو کشمیر کی سیاست میں ایک اہم موڑ سمجھا جاتا ہے اور عام طور پر انتخابی دھاندلی کو وادی کشمیر میں ملی ٹنسی شروع ہونے کی فوری وجہ گردانی جاتی ہے۔ سجاد لون کے والد مرحوم عبدالغنی لون نے ان انتخابات میں حصہ لیا تھا تاہم وہ نشست کو اپنے نام نہیں کر سکے تھے۔ سجاد لون اس سے قبل بھی انتخابی دھاندلی کی تحقیقات کا مطالبہ کرچکے ہیں اور انہوں نے اسے بعد میں پیدا ہونے والی بدامنی کا ذمہ دار قرار دیا تھا۔

ہندوارہ کے رکن اسمبلی کا مزید کہنا ہے کہ قانون ساز اسمبلی ایسا "ڈاک خانہ" نہیں بن سکتی جو صرف اپنی سہولت کے مطابق خطوط آگے بھیجے اور غیر موزوں خطوط کو چھپا لے۔ اسمبلی حکومت کی حامی کوریئر ایجنسی کے طور پر کام نہیں کرسکتی۔ یہ تمام ارکان اسمبلی کے حقوق اور جموں و کشمیر کے عوام کے ہم پر اعتماد کی محافظ ہے۔

ایران نے جنگ بندی کیلئے براہ راست رابطہ کیا: ٹرمپ کا دعویٰ

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے بدھ کو کہا کہ ایران نے براہ راست واشنگٹن سے رابطہ کیا ہے اور وہ معاہدہ کرنا چاہتا ہے، کیونکہ انہوں نے جنگ کی موجودہ حالت کو اپنے اختتام کے قریب قرار دیا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ کس مرحلے میں جنگ کو کیسے بیان کریں گے جس میں امریکہ ہے، تو ٹرمپ نے کہا: "امید ہے ہم جنگ کے خاتمے کی طرف ہیں۔" بعد ازاں ٹرمپ نے نارتھ کیرولائنا میں اترنے پر صحافیوں کو بتایا کہ ایران معاہدہ کرنا چاہتا ہے، اور ہم دیکھیں گے کہ یہ کیسے کام کرتا ہے۔

تاہم جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا انہوں نے ایران سے براہ راست یا ثالثوں کے ذریعے سنا ہے، تو ٹرمپ نے کہا کہ انہوں نے ان سے براہ راست سنا ہے۔ واضح رہے کہ یہ تبصرہ ایران اور امریکہ کے درمیان آبنائے ہرمز پر بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان سامنے آیا ہے، جبکہ جون میں دستخط شدہ ایک یادداشت میں وسیع تر امن معاہدے کے طور پر اسٹریٹجک آبی گزرگاہ کو دوبارہ کھولنے کا معاہدہ کیا گیا تھا۔

ذہن نشین رہے کہ امریکہ اور اسرائیل نے فروری میں ایران پر بڑے پیمانے پر حملے کیے، سرکاری عمارتوں، فوجی مقامات، میزائل انفراسٹرکچر اور فضائی دفاع کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ایران نے اسرائیل اور خطے میں امریکی اڈوں کے خلاف میزائل اور ڈرون حملے کیے۔ تنازع اس کے بعد سے پورے خطے میں پھیل گیا ہے، اس کے علاوہ ایران نے تیل کی آمدورفت کیلئے انتہائی اہم آبی گزرگاہ آبنائے ہرمز کو بند کردیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا میں تیل کا بحران پیدا ہوگیا، اور کچے تیل کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہوتا گیا، مزید برآں آبنائے ہرمز کو امریکہ اپنی تمام تر کوششوں کے بعد بھی کھلوانے میں ناکام رہا۔ جبکہ اس

دہلی میں ووٹر لسٹ سے نام حذف کرنے کے خلاف درخواست پر سپریم کورٹ 21 ستمبر کو کرے گی سماعت

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے دہلی میں خصوصی جامع نظر ثانی (ایس آئی آر) کے دوران انتخابی فہرست سے ووٹروں کے نام حذف کیے جانے کے خلاف دائر درخواست پر 21 ستمبر کو سماعت کرنے پر رضامندی ظاہر کردی ہے۔ یہ معاملہ چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوی مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ کے سامنے پیش ہوا۔ بنچ نے کہا کہ اس معاملے کی سماعت پیر، 21 ستمبر کو کی جائے گی، کیونکہ خصوصی جامع نظر ثانی سے متعلق دیگر درخواستیں بھی آئندہ ہفتے سماعت کے لیے فہرست میں شامل ہیں۔

درخواست گزار کی جانب سے پیش ہونے والے سینئر وکیل پرشانت بھوشن نے عدالت کو بتایا کہ دہلی میں انتخابی فہرست سے جن 47 لاکھ افراد کے نام حذف کیے گئے ہیں، ان میں سے 33 لاکھ افراد کو الیکشن کمیشن کی جانب سے نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ بھوشن نے عدالت میں دلیل دیتے ہوئے کہا کہ مسئلہ یہ ہے کہ الیکشن کمیشن نے ان افراد کے نام ظاہر نہیں کیے جنہیں نوٹس جاری کیے گئے ہیں، نہ ہی یہ بتایا گیا ہے کہ کن بنیادوں پر ان کے نام انتخابی فہرست سے حذف کیے گئے۔

انہوں نے کہا کہ یہ بھی واضح نہیں کیا گیا کہ کن افراد کو نوٹس بھیجے گئے، ان کے ریکارڈ میں کیا منطقی تضادات پائے گئے اور کن افراد کو انتخابی فہرست کے سابقہ ریکارڈ سے 'ان میپڈ' قرار دیا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے 31 اگست کو دہلی کی مسودہ انتخابی فہرست جاری کی تھی۔ اس کے مطابق تقریباً 1.45 کروڑ رجسٹرڈ ووٹروں کی فہرست میں سے 47 لاکھ ووٹروں کے نام حذف کیے گئے۔

وزیر خارجہ ایس جے شنکر کا بھوٹان دورہ، اہم لیڈروں سے ملاقات

وزیر خارجہ ایس جے شنکر بدھ کو بھوٹان پہنچ گئے۔ ان کا یہ سرکاری دورہ پڑوسی ملک کے ساتھ ہندوستان کے دیرینہ دوستانہ اور باہمی تعاون کے تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے مقصد سے ہو رہا ہے۔

جے شنکر ۱۶ سے ۱۸ ستمبر تک بھوٹان کے دورے پر ہیں۔ ان کی آمد پر بھوٹان کے وزیر خارجہ لائینپو ڈی این دھنگیل نے ان کا استقبال کیا۔ جے شنکر نے ایکس پر پوسٹ میں کہا، "آج پارو پہنچ کر بہت خوشی ہوئی۔

بھوٹان کے وزیر خارجہ لائینپو ڈی این دھنگیل کا پرتپاک استقبال کرنے پر شکریہ۔ ہمارے منفرد دوستانہ تعلقات کو آگے بڑھانے کیلئے ہونے والی ملاقاتوں کا منتظر ہوں۔" وزارت خارجہ کے مطابق جے شنکر اپنے دورے میں دھنگیل کے ساتھ دوطرفہ مذاکرات کریں گے۔ وہ بھوٹان کے بادشاہ جگمے کھیسر نامگیال وانگچک سے شاہی ملاقات بھی کریں گے اور وزیر اعظم شیرنگ توبگے سے بھی ملاقات کریں گے۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ یہ دورہ ہندوستان اور بھوٹان کے درمیان باقاعدگی سے ہونے والے اعلیٰ سطحی تبادلوں کی روایت کے عین مطابق ہے اور اس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان قریبی دوستانہ اور باہمی تعاون کے تعلقات کو مزید مستحکم کرنا ہے۔ یاد رہے کہ ہندوستان اور بھوٹان نے سفارتی، ترقیاتی اور عوام پر مرکوز اقدامات کے ساتھ ساتھ مختلف شعبوں میں تعاون کو مسلسل وسعت دی ہے۔

یورپی کمیشن کی چیف نے 13 سال سے کم عمر بچوں کے لیے سوشل میڈیا پر پابندی کی تجویز پیش کردی

اسٹراسبرگ: یورپی کمیشن سوشل میڈیا کے استعمال پر سخت موقف اختیار کرنے کی تیاری کررہا ہے۔ کمیشن کی صدر ارسولا وان ڈیر لیین نے بدھ کو اسٹراسبرگ میں اپنے سالانہ اسٹیٹ آف دی یورپی یونین خطاب کے دوران 13 سال سے کم عمر بچوں کے لیے سوشل میڈیا، آن لائن گیمز اور چیٹ بوٹس پر پابندی لگانے کی تجویز پیش کی۔

ارسولا وان ڈیر لیین نے کہا کہ وہ سمجھتی ہیں کہ بہت سے لوگ بگ ٹیک کی طاقت کو ضرورت سے زیادہ اور کم کرنا ناممکن سمجھتے ہیں۔ تاہم، وہ اس سے متفق نہیں ہیں۔ اے پی کی رپورٹ کے مطابق یورپی کمیشن کے صدر وان ڈیر لیین نے کہا کہ 13 سال سے کم عمر بچوں کو سوشل میڈیا، آن لائن گیمز اور چیٹ بوٹس جیسی خدمات تک عام رسائی نہیں ہونی چاہیے۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں نشہ آور خصوصیات (ایڈیکٹیو فیچرز) کو قبول کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں یہ قبول کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ بچے اس سے بھی زیادہ انتہائی مواد کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ ارسولا وان ڈیر لیین نے کہا، ہمیں یہ قبول کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ لڑکیوں کی تصاویر کو اے آئی کے ذریعے تیار کردہ جنسی تصاویر (سیکشول امیج) بنانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ وان ڈیر لیین نے کہا کہ ان کی تجویز کے تحت 13 سے 15 سال کی عمر کے بچوں کو سرپرستوں کے ساتھ منی اکاؤنٹس دیے جائیں گے۔

یورپی یونین کے 27 رکن ممالک اب اس تجویز پر ووٹ دیں گے جس سے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ تناؤ بڑھنے کا خدشہ ہے۔ ٹرمپ نے طویل عرصے سے یورپ کے ٹیک ریگولیشنز پر تنقید کی ہے۔

وان ڈیر لیین نے اپنے خطاب کا استعمال اس منصوبے کو آگے بڑھانے کے لیے کیا جس کا انہوں نے اس سال کے شروع میں خاکہ پیش کیا تھا جب انہوں نے کہا تھا کہ بچوں کو آہستہ آہستہ سوشل میڈیا سے متعارف کرایا جانا چاہیے۔ کمیشن کی تجویز نوجوانوں کو آن لائن محفوظ رکھنے کے طریقے کے بارے میں ایک بڑی عالمی بحث کا حصہ ہے۔

امریکہ میں، سوشل میڈیا کمپنی میٹا پلاٹ (MetaPlat) نے گزشتہ ماہ 18 بلین ڈالر تک ادا کرنے اور اپنے فیس بک اور انسٹاگرام پلیٹ فارمز پر بچوں کی سکیورٹی کے لیے سخت اقدامات پر عمل درآمد کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے تاکہ نوعمروں کے سوشل میڈیا کی لت سے متعلق جاری مقدمے کو حل کیا جا سکے۔

دوسری جانب، مختلف یورپی ممالک، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ جیسے دیگر مقامات نے نوجوانوں پر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کی پابندی لگانے کے لیے اقدامات کیے

دیر سے کھانا، بیماریوں کو دعوت

ناشتے اور رات کے کھانے کا بہترین وقت کون سا ہے

ڈاکٹر سلیم

'ناشتہ بادشاہ کی طرح کرو، دوپہر کا کھانا کسی شہزادے کی طرح اور رات کا کھانا ایک غریب آدمی کی طرح کھاؤ (یعنی کم کھاؤ)۔' جب میں نے اپنے ایک ہسپانوی دوست سے اُن کے ملک میں کھانے پینے کی عادات کے بارے میں پوچھا، تو انھوں نے اس کا جواب کچھ ان الفاظ میں دیا۔ میرے ہسپانوی دوست ہرش فیلڈ کے مطابق یہ ایک معروف کہاوت ہے جو انھیں بچپن میں سکھائی گئی تھی۔ لیکن سپین میں عام طور پر دوپہر کے وقت لوگ سب سے زیادہ سیر ہو کر کھاتے ہیں جبکہ رات کا کھانا نسبتاً ہلکا پھلکا ہوتا ہے۔ ہرش فیلڈ کہتے ہیں کہ 'کچھ لوگ تو رات کا کھانا بالکل ہی نہیں کھاتے یا پھر صرف کوئی ایک پھل اور دہی کھانے پر اکتفا کرتے ہیں۔' دوسری جانب برطانیہ اور امریکہ میں اس کے برعکس دوپہر کا کھانا عام طور پر ہلکا جبکہ رات کے کھانا پر نسبتاً زیادہ دھیان دیا جاتا ہے۔ لیکن ایسا عین ممکن ہے کہ شاید ہمارا روزمرہ کا کھانے کا معمول غلط ہو۔ یہ دعویٰ ایک نسبتاً نئے سائنسی شعبے 'کرونو نیوٹریشن' سے سامنے آ رہا ہے۔ سائنس کے اس شعبے کے مطابق صحتمند غذا کا تعلق صرف اس بات سے نہیں کہ ہم کیا کھاتے ہیں بلکہ اس بات سے بھی ہے کہ ہم کب کھاتے ہیں۔ موٹاپے میں کمی سے لے کر دل کی بیماریوں سے بچاؤ تک کے متعلق کی جانے والی متعدد تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ہمارے جسم کی اندرونی گھڑی، جسے ہم 'سرکیڈین ردھم' بھی کہتے ہیں، خوراک کو ہضم کرنے طریقے اور مجموعی صحت پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرین اب اس بات پر بھی توجہ دینے کا مشورہ دیتے ہیں کہ آپ کھانا کس وقت کھاتے ہیں۔

اپنی جسمانی گھڑی کا وقت درست کریں

سپین کی یونیورسٹی آف مرسیا سے تعلق رکھنے والی مارتا گاراولیٹ کی کھانے کے اوقات اور اس کے اثرات میں دلچسپی اُس وقت پیدا ہوئی جب انھوں نے اپنے کلینک میں کچھ مشاہدات کیے۔ مارتا اپنے کلینک میں بڑھتے ہوئے وزن کا علاج کرتی ہیں۔ ایک دہائی سے زیادہ عرصہ قبل اُن کے سامنے دو ایسے مریض آئے جو ایک ہی گھر میں رہتے تھے اور بالکل ایک جیسی غذا استعمال کر رہے تھے، لیکن دونوں کے وزن کم کرنے کی کوششوں کے نتائج مختلف تھے۔ ان میں سے ایک دوپہر تقریباً ایک بجے کھانا کھاتا تھا، جبکہ دوسری مریضہ اپنی کلاسز کے اوقات کی وجہ سے دیر سے کھانا کھاتی تھی۔ گاراولیٹ کہتی ہیں کہ اُن کے کھانے پینے کی عادات میں 'صرف یہی ایک فرق تھا۔' چھ ہفتوں بعد جو مریض جلدی دوپہر کا کھانا کھاتا تھا اُس کے وزن میں نمایاں طور پر کمی واقع ہوئی۔ اس مشاہدے نے انھیں اس امکان پر تحقیق کرنے پر آمادہ کیا کہ شاید کھانے کا وقت بذاتِ خود وزن میں کمی پر بڑا اثر ڈال سکتا ہے۔ بعد ازاں گاراولیٹ اور اُن کے ساتھیوں نے 420 بالغ افراد کا مطالعہ کیا جو وزن کم کرنے کے 20 ہفتوں کے ایک ہی پروگرام میں شریک تھے۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ دوپہر کا کھانا جلد کھانے والوں کا وزن نہ صرف زیادہ کم ہوا بلکہ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے بھی کم ہوا۔ اسی طرح ایک اور چھوٹے مطالعے میں 32 صحتمند خواتین نے دو ہفتوں تک ایک جیسی غذا استعمال کی۔ مطالعے میں شامل خواتین میں سے جنھوں نے دوپہر کا کھانا دیر سے کھایا تھا، اُن کا جسم بلڈ شوگر پر نسبتاً کم کنٹرول کر پایا اور اُن کے جسم نے کاربوہائیڈریٹس بھی کم مقدار میں جلائے۔ اس کے بعد متعدد تحقیقات نے ظاہر کیا ہے کہ 'سرکیڈین ردھم' ہماری بھوک، ہاضمے اور میٹابولزم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک ہی کھانا مختلف اوقات میں کھانا ہمارے جسم پر مختلف طریقے سے اثر انداز کیوں ہوتا ہے؟ جب میں نے بوسٹن کے بریگھم اینڈ ویمنز ہاسپٹل سے وابستہ اعصابی سائنس کے پروفیسر فرینک شیئر سے یہ سوال کیا تو ان کا کہنا تھا کہ 'حیاتیاتی نقطۂ نظر سے ہم صبح اور شام میں ایک جیسے نہیں ہوتے۔' ان کے مطابق ہمارے جسم کی اندرونی گھڑی یا سرکیڈین ردھم تقریباً تمام حیاتیاتی نظاموں کو منظم کرتی ہے۔ اگر ہم ایسے وقت کھانا کھائیں جب ہمارے جسم کی اندرونی گھڑی ہمیں سونے کا اشارہ دے رہی ہو، تو اس سے ایک حیاتیاتی عدم مطابقت پیدا ہو سکتی ہے جسے سرکیڈین مس الائنمنٹ کہا جاتا ہے۔ اس کی ایک مثال ہمارے جسم کے بلڈ شوگر کے نظام میں دیکھی جا سکتی ہے۔ سنہ 2022 کے ایک مطالعے میں 800 سے زیادہ بالغ افراد کو ایسا مشروب دیا گیا جس میں کاربوہائیڈریٹس کی مقدار عام رات کے کھانے جیسی تھی۔ محققین نے پایا کہ جب اسے سونے سے صرف ایک گھنٹہ پہلے پیا گیا تو جسم نے اسے چار گھنٹے پہلے پینے کے مقابلے میں کم موثر طریقے سے پراسیس کیا۔ سونے کے وقت کے قریب یہ مشروب پینے والوں میں بلڈ شوگر کی سطح نسبتاً بلند رہی اور جسم نے انسولین کم بنائی۔ انسولین وہ ہارمون ہے جو خون میں شکر کی مقدار کو منظم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ محققین کا خیال ہے کہ میلاٹونن (ہارمون) اس عمل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ ہارمون جسم کے سونے کی تیاری کے دوران بڑھ جاتا ہے۔ فرینک شیئر کہتے ہیں کہ 'اگر آپ شام میں اس وقت کھانا کھاتے ہیں جب میلاٹونن کی سطح بلند ہو تو اس سے جسم کی گلوکوز کو کنٹرول کرنے کی صلاحیت متاثر ہو سکتی ہے۔' یہ اثر ان لوگوں میں اور بھی زیادہ دیکھا گیا جن میں 'ایم ٹی این آر ون بی' (MTNR1B) نامی جین کی قسم پائی جاتی ہے۔ اس جین کا تعلق ٹائپ ٹو ذیابیطس کے بڑھتے خطرے سے جوڑا جاتا ہے۔ طویل عرصے تک رات میں دیر سے کھانا کھانے کی عادت اس بیماری کے خطرے میں اضافہ کر سکتی ہے، جبکہ دنیا بھر میں ذیابیطس کے کیسز میں مسلسل اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔

جلدی کھانا کھائیں تا کہ بھوک بھی کم لگے

دیر سے کھانے کے اثرات صرف بلڈ شوگر تک محدود نہیں۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ دیر سے کھانا کھانے والے افراد کو اگلے دن زیادہ بھوک محسوس ہو سکتی ہے کیونکہ اس سے بھوک اور پیٹ بھرنے کے احساس کو کنٹرول کرنے والے ہارمون متاثر ہوتے ہیں۔ ایسے افراد میں لیپٹن نامی ہارمون کی مقدار کم پائی گئی ہے۔ لیپٹن وہ ہارمون ہے جو دماغ کو بتاتا ہے کہ پیٹ بھر چکا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے کھانے کے اوقات اس بات پر بھی اثر ڈالتے ہیں کہ ہمارا جسم چربی کو کس طرح ذخیرہ کرتا ہے۔ دیر سے کھانا کھانے کی صورت میں جسم چربی کو جلانے کے بجائے زیادہ ذخیرہ کرتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس کی وجہ سے صحتمند وزن برقرار رکھنا مشکل ہو سکتا ہے۔ اسی وجہ سے کھانے کے اوقات ان لوگوں کے لیے خاص طور پر اہم ہو سکتے ہیں جن میں ایسے جینیاتی عوامل پائے جاتے ہیں جس کے باعث وہ موٹاپے کا شکار ہو سکتے ہیں۔ تقریباً 1200 بالغ افراد پر ہونے والی ایک تحقیق میں پایا گیا کہ موٹاپے کے زیادہ خطرے سے دوچار افراد میں دیر سے کھانا کھانے کا تعلق زیادہ باڈی ماس انڈیکس (BMI) سے تھا، جبکہ جلد کھانا کھانے سے اس خطرے میں کمی دیکھی گئی۔

صحتمند دل کے لیے بھرپور ناشتہ کریں

جلد کھانے کے دل کی صحت پر بھی مثبت اثرات ہو سکتے ہیں۔ فرانس میں ایک لاکھ سے زائد افراد پر ہونے والے ایک مطالعے کے مطابق دیر سے ناشتہ کرنے والے افراد میں دل کی بیماریوں کا خطرہ زیادہ پایا گیا۔ محققین نے یہ بھی دیکھا کہ شام کو جلد کھانا کھانے اور صبح وقت پر ناشتہ کرنے سے حاصل ہونے والا وقفہ (یا وہ دورانیہ جس میں کچھ کھایا نہ جائے) کا لمبا دورانیہ آپ کی قلبی صحت سے منسلک ہے۔ یہ مشورہ خاص طور پر شفٹوں میں کام کرنے والے افراد اور ان لوگوں کے لیے اہم ہو سکتا ہے جن کی جسمانی گھڑی اکثر متاثر رہتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر ممکن ہو تو رات کی ڈیوٹی کرنے والوں کو اپنی خوراک دن کے اوقات تک محدود رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ تاہم بعض پیشوں مثلاً طبی عملے کے لیے توانائی برقرار رکھنے کی خاطر ایسا کرنا ہمیشہ ممکن نہیں ہوتا۔ اگر رات میں بھوک لگے تو بہتر ہے کہ پروٹین سے بھرپور ہلکی پھلکی غذا کھائی جائے اور اگر ممکن ہو تو ناشتہ صبح تک موخر کرنے کی کوشش کی جائے۔

کیا آپ رات کو دیر تک جاگنے والوں میں ہیں یا صبح جلدی اٹھنے والے؟

یقیناً اس بات پر ہمارا مکمل کنٹرول نہیں کہ ہم کس وقت کھانا کھاتے ہیں۔ ہر کسی کا اپنا کرونو ٹائپ ہوتا ہے، یعنی کچھ لوگ فطری طور پر صبح جلد بیدار ہونے والے ہوتے ہیں جبکہ کچھ رات گئے تک جاگنے والے ہوتے ہیں۔ اٹلی کی یونیورسٹی آف نیپلز فیڈریکو دوم کی معاون پروفیسر جیووانا موسکوگیوری کے مطابق صبح جلد اٹھنے والے افراد میں میڈیٹرینین ڈائٹ اختیار کرنے کا زیادہ رجحان ہوتا ہے۔ میڈیٹرینین ڈائٹ بحیرہ روم کے قریب ممالک کے روایتی کھانوں سے متاثر دل کے لیے صحتمند کھانے کا پلان ہے۔ دوسری جانب وہ افراد جو راتوں کو زیادہ سرگرم رہتے ہیں عموماً کھانا دیر سے کھاتے ہیں اور شام میں زیادہ کیلوریز والی غذائیں استعمال کرتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ کرونو ٹائپ اس بات پر بھی اثر انداز ہوتا ہے کہ ہمارا جسم خوراک کو کیسے پراسیس کرتا ہے۔ صبح جلدی اٹھنے والے افراد میں انسولین کے موثر ہونے کا وقت نسبتاً جلد ہوتا ہے اور میلاٹونن بھی جلد خارج ہوتا ہے۔ اس کے برعکس رات کو سرگرم رہنے والے افراد دیر سے کھانے کی وجہ سے بلڈ شوگر میں خرابی اور وزن بڑھنے کے زیادہ خطرے سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ اسی لیے موسکوگیوری کا کہنا ہے کہ ہمیں اپنی فطری عادات کو مدنظر رکھتے ہوئے بتدریج رات کے کھانے کے اوقات جلدی کھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس کے علاوہ نیند کا دورانیہ اور معیار بھی بھوک اور کھانے کی خواہش پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اگر ہماری نیند پوری نہ ہو اس سے بھی زیادہ کھانے اور زیادہ توانائی والی غذاؤں کے انتخاب کا امکان بڑھ جاتا ہے، جو وقت کے ساتھ وزن میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔

زیادہ سمجھداری سے کیسے کھائیں؟

عملی مشورہ نسبتاً سادہ ہے۔ کھانے کے اوقات حتی الامکان باقاعدہ رکھیں اور فائبر سے بھرپور کاربوہائیڈریٹس، جیسے ثابت اناج، پھلیاں، مٹر، دالیں اور پھل، دن کے ابتدائی حصے میں کھائیں۔ شام کے وقت نسبتاً ہلکی غذا کا انتخاب کریں۔ رات کے کھانے میں پروٹین سے بھرپور غذاؤں کو ترجیح دیں۔ موسکوگیوری کی ایک حالیہ جائزہ تحقیق کے مطابق شام کے کھانے میں ایسے غذائی اجزا بھی شامل کیے جا سکتے ہیں جو بہتر نیند میں مدد دیتے ہیں، مثلاً خشک میوہ جات اور بیج وغیرہ۔ اسی طرح چکن، سالمن اور ٹونا جیسی غذائیں، جن میں ٹرپٹوفان زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے، مفید ہو سکتی ہیں۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ٹرپٹوفان نیند کے معیار کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ میں تو آئندہ اپنی جسمانی گھڑی پر زیادہ توجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ خاص طور پر سپین میں رائج یہ طریقہ کہ سب سے زیادہ توجہ دوپہر کے کھانے پر دی جائے خاصا دلکش معلوم ہوتا ہے۔ شاید میں بھی دفتر جانے سے پہلے صبح ہی کھانا تیار کرنا شروع کر دوں۔

تو پھر رات کا کھانا کھانے کا بہترین وقت کیا ہے؟

اس سوال کا کوئی ایک حتمی جواب موجود نہیں، لیکن ماہرین کے مطابق بہتر یہی ہے کہ دن کی سب سے بڑی خوراک نسبتاً جلد کھائی جائے اور رات کا کھانا سونے سے کم از کم تین گھنٹے پہلے کھا لیا جائے۔

وٹامن بی 12 کی کمی بے چینی و گھبراہٹ کا سبب بن سکتی ہے: رپورٹ میں انکشاف

وٹامن بی 12 کی کمی صرف جسمانی کمزوری تک محدود نہیں رہتی بلکہ دماغ، اعصابی نظام اور مزاج پر بھی اثر ڈال سکتی ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق طبی شواہد میں متعدد بار یہ انکشاف ہو چکا ہے کہ وٹامن بی 12 کی کمی بعض افراد میں بے چینی، گھبراہٹ، چڑچڑاپن، اداسی اور توجہ مرکوز کرنے میں دشواری جیسی علامات کا سبب بن سکتی ہے۔ وٹامن بی 12 اعصابی نظام کے معمول کے افعال، دماغی صحت، خون کے سرخ خلیوں کی تیاری اور جسم میں وراثتی مادے کی تشکیل کے لیے ضروری ہے۔ یہ اہم ترین وٹامن اعصاب کے گرد موجود حفاظتی تہہ کی تشکیل میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے

کنوہر الیکٹرکلز کا آئی پی او سبسکرپشن کے لیے کھلا، اینکر سرمایہ کاروں سے 317 کروڑ روپے جمع کیے

(مانیٹرنگ ڈیسک)

ٹرانسفارمر بنانے والی کمپنی کنوہر الیکٹرکلز لمیٹڈ کی ابتدائی عوامی پیشکش (آئی پی او) منگل کو سبسکرپشن کے لیے کھل گیا۔ سرمایہ کار اس میں سرمایہ کاری کے لیے 10 ستمبر تک بولی لگا سکتے ہیں۔ کمپنی نے اینکر سرمایہ کاروں سے 317 کروڑ روپے جمع کیے ہیں۔ اسٹاک ایکسچینج پر دستیاب معلومات کے مطابق کنوہر الیکٹرکلز لمیٹڈ نے اینکر سرمایہ کاروں سے مجموعی طور پر 317 کروڑ روپے جمع کیے ہیں۔ بامبے اسٹاک ایکسچینج (بی ایس ای) کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیے گئے ایک سرکلر کے مطابق، کمپنی نے اسٹاک ایکسچینج کو مطلع کیا کہ اس نے 42 فنڈز پر مشتمل اینکر انویسٹرز کو 632 روپے فی شیئر پر 50.11 لاکھ ایکویٹی شیئرز الاٹ کیے ہیں۔ کمپنی کے مطابق اینکر راؤنڈ میں حصہ لینے والے کچھ اداروں میں آئی سی آئی سی آئی پروڈینشل میوچول فنڈ، اشوکا وائٹ اوکس ایمرجنگ مارکیٹس ایکویٹی فنڈ، ایلیانز گلوبل انویسٹرز فنڈ، ایچ ایس بی سی گلوبل انویسٹمنٹ فنڈز، ایچ ڈی ایف سی لائف انشورنس کمپنی، کوٹک میوچول فنڈ، میرے اسیٹ میوچول فنڈ اور موتی لال اوسوال میوچول فنڈ شامل ہیں۔ کنوہر الیکٹرکلز لمیٹڈ کے 1056 کروڑ روپے کے 2 روپے فیس ویلیو والے اس ایشو میں سرمایہ کار کم از کم 23 ایکویٹی حصص کے لیے بولی لگا سکتے ہیں اور اس کے بعد کل 23 ایکویٹی حصص کے ضرب میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔

اتر ریلوے

ای۔ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل انجینئر۔ تھرڈ/فیروز پور کے ذریعہ بھارت کے راشٹر پتی کی جانب سے مندرجہ ذیل عنوان والی کھلی ای۔ ٹینڈرز طلب کرتے ہیں، جو www.ireps.gov.in پر دستیاب ہیں اور جن کی ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ 08-10-2026 دوپہر 15.00 بجے تک ہے۔ ٹینڈر دہندگان صرف ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک ہی اپنی اصل یا ترمیم شدہ ٹینڈرز پیش کر سکیں گے۔ اس ٹینڈر کے خلاف مینویل آفر منظور نہیں کئے جائیں گے اور موصول ہونے والے کسی بھی مینویل آفر پر کوئی غور نہیں کیا جائے گا۔ ٹھیکیدار اس ٹینڈر کیلئے ٹینڈر فارم فیس اور بیعانہ کی رقم کا بھگتان صرف www.ireps.gov.in پورٹل پر دستیاب بھگتان طریقوں جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعہ سے ہی کر سکیں گے۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکرز چیک، ایف ڈی آر وغیرہ کے ذریعہ سے مینویل بھگتان منظور نہیں کیا جائے گا۔ مزید معلومات کیلئے www.ireps.gov.in پر لاگ ان کریں۔

ٹینڈر ٹائپ	ٹینڈر کیٹگری	بولی سسٹم
کھلا	کام	سنگل پیکٹ سسٹم
ٹینڈر اپ لوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع کی تاریخ	بولی اختتام کی تاریخ اور وقت
16-09-2026	24-09-2026	08-10-2026 / 15.00 بجے

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
1.	147-2026-27-ADEN-II-ASR	سینئر ڈویژنل انجینئر۔ تھرڈ/فیروز پور کے تحت جنڈیالا یارڈ میں گڈز لائن کی توسیع کے ساتھ ساتھ پل نمبر 107 کی توسیع

مشتہر قیمت (روپے)	بیعانہ کی رقم	آفر کی ویلیڈیٹی	مدت تکمیل کام
4912335.96	98300.00	60 دن	06 مہینے

ای نوعیت کا کام: "کسی بھی پل کی تعمیر کا کام۔"

نوٹ: 1۔ ٹینڈر ڈالنے سے پہلے ٹینڈر دہندگان ٹینڈر کے سلسلے میں جاری کئے گئے کسی بھی تصحیح نامہ کی جانچ کریں گے۔ 2. ہندی میں کسی بھی خامی کیلئے انگریزی ورژن کے مطالعہ کریں، اور انگریزی ورژن ہی جائز ہونگے۔ ٹینڈر نمبر: 147-2026-27-ADEN-II-ASR
مورخہ 16-09-2026
3217/2026

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل انجینئر۔ سوم فیروزپور کے ذریعہ صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے مندرجہ ذیل کاموں کیلئے کھلے ای ٹینڈر مدعو کرتے ہیں، جو www.ireps.gov.in پر دستیاب ہیں اور جن کی ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ 09.10.2026 سہ پہر 15.00 بجے تک ہے۔ ٹینڈر دہندہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک ہی اپنے اصل یا ترمیم شدہ ٹینڈر پیش کر سکتے ہیں۔ اس ٹینڈر کے خلاف مینول ٹینڈر منظور نہیں کئے جائیں گے اور اگر یہ کسی بھی حاصل ہوتے ہیں تو کوئی غور نہیں کیا جائے گا۔ ٹھیکیداروں کو اس ٹینڈر کیلئے ٹینڈر فارم کی لاگت اور زر بیعانہ کی ادائیگی صرف www.ireps.gov.in پورٹل پر موجود آن لائن ذرائع جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ/کریڈٹ کارڈ سے ادائیگی کر سکتے ہیں۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکر چیک، ایف ڈی آر اور جمع رسیدوں وغیرہ کے ذریعہ ادائیگی کی اجازت نہیں ہے۔ مزید معلومات کیلئے www.ireps.gov.in پر لاگ آن کریں۔

ٹینڈر کی قسم	ٹینڈر کیٹیگری	بولی سسٹم	ٹینڈر اپلوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع کرنے کی تاریخ	بولی ختم کی تاریخ اور وقت
کھلا	کام	سنگل بولی سسٹم	17.09.2026	25.09.2026	09.10.2026/15.00 بجے

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیل
1	148-2026-27-ADEN-I-ASR	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر۔ اول، امرتسر کے تحت امرتسر میں 60 بستروں والے مردوں کے کمپلیکس کا بندوبست۔
2	149-2026-27-ADEN-I-ASR	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر۔ اول، امرتسر کے تحت سینئر سیکشن انجینئر/کام/ML، امرتسر سیکشن میں امرتسر اسٹیشن پر یارڈ لائنوں کے درمیان پی کا سٹ سینٹرل ڈرین کی تعمیر۔

نمبر شمار	اشتہار قیمت	زر بیعانہ	آفر کی مدت جواز	مدت تکمیل
1	33516328.56	670300.00	60 دن	12 ماہ
2	49492068.95	989900.00	60 دن	09 ماہ

1: عام نوعیت کا کام۔ "عمارت رہائش کی تعمیر۔"
2: عام نوعیت کا کام۔ "ٹریک کے کام کے علاوہ کوئی بھی سول کام۔"

نوٹ: 1۔ ٹینڈر سے پہلے ٹینڈر دہندہ ٹینڈر کے سلسلے میں جاری کسی بھی تصحیح کی جانچ کریں گے۔
2. ہندی میں کسی بھی غلطی کے لئے انگریزی ورژن کا مطالعہ کریں۔ صرف انگریزی ورژن ہی قابل قبول ہوں گے۔
ٹینڈر نوٹس نمبر: 148 & 149-2026-27-ADEN-I-ASR Date: 17.09.2026
3229/2026

صارفین کی خدمت میں مسکراہٹ کے ساتھ

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

روزنامہ صورت حال

مادہ اور روح

دنیا میں پیدا ہونے والا ہر جاندار بشمول انسان ہمارے عقیدے کے مطابق مادہ اور روح کا مرکب ہے اور روح اللہ کا امر ہے۔ آج کل دنیا میں مادی ترقی کا غلغلہ مچا ہوا ہے اور نسل انسانی سائنسی اور مادی ترقی کے اعتبار سے شاید اپنی تاریخ کے سب سے زریں دور سے گزر رہی ہے۔

انسانوں نے مادے پر محنت کی تو اسے آسمانوں میں اڑا دیا بلکہ خلاؤں میں پہنچا دیا۔ سمندروں کی تہیں انسانی مادی رسائی سے نہ بچ سکیں اور آبدوزوں کی شکل میں وہاں تک بھی با آسانی رسائی مل گئی۔ بلاشبہ مادے پر محنت کرنے سے بہت کچھ ملا۔ یہ سب کرشمات سائنس اور ٹیکنالوجی نامی جن نے دکھائے ہیں۔ چند صدیوں قبل تک یہ جن مشرق کے اور مسلمانوں کے قبضے میں تھا اور اس وقت مشرقی اور اسلامی تہذیب کا شمار دنیا کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ تہذیب میں ہوا کرتا تھا۔ لیکن زمانے کے تغیرات، حالات و واقعات سے یہ جن مشرقی قبضے سے نکل گیا اور مغرب کے سائنسی عاملوں نے کئی سو سال کی ریاضت اور چلہ کشی کے بعد اسے قابو کر لیا اور آج کل یہ مغربی تہذیب کو بام عروج عطا کیے ہوئے ہے اور وہ زمین و آسمانوں میں دھوم مچا رہے ہیں اور دنیا کو اپنی تہذیب کی چمک سے مسحور کر کے رکھا ہوا ہے۔

لیکن کیا بات اتنی ہی سادہ ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس جن کو قابو کر کے انسانیت کو صرف فوائد اور سہولیات ہی ملی ہیں یا تصویر کا ایک رخ اور بھی ہے؟ مانا کہ ٹیکنالوجی اور سائنس نے ہمیں بے شمار فوائد، سہولیات اور آسانیاں دی ہیں۔ برقی رو، فون، انٹرنیٹ، علاج معالجے کے شعبے میں حیرت انگیز ترقی، رسل و رسائل کے ذرائع اور سفری سہولیات میں زبردست آسانیاں، رابطہ کاری کے بہت سے وسائل اور اس دور جدید میں ایجاد شدہ دیگر بہت سی اشیاء وغیرہ۔ یہ سب اب آپ کی عام رسائی اور فنگر ٹپ پر ہیں۔ لیکن اس ٹیکنالوجی کے جن نے جہاں بہت کچھ دیا ہے وہیں بہت کچھ چھین بھی لیا ہے اور سود و زیاں کا حساب رکھنے والے بہت سے اہل نظر یہ بھی کہتے پائے گئے یہ لینا اس دینے سے بہت زیادہ ہے۔

میں علامہ کے شعر میں مشینوں اور ٹیکنالوجی پر کی گئی تنقید 'ہے دل کے لیے موت مشینوں کی حکومت، احساس مروت کو کچل دیتے ہیں آلات' جیسی باتوں کو دلیل بالکل نہیں بناتا۔ حالانکہ اس ٹیکنالوجی سے بھری مشینی دنیا کی مشینوں نے انسانوں سے ان کے بہت سے فطری خواص کس بے رحمی سے آہستہ آہستہ چھین لیے ہیں اور مادہ پرست تہذیب نے اپنی تہذیبی ترقی اور چکا چوند کا فائدہ اٹھا کر انسانی اور دینی اخلاقیات پر اپنے مادر پدر آزاد نظریات اور اعمال کی ترویج کرتے ہوئے کیسی ضرب لگانے کی کوشش کی ہے اور کیسے انسانوں کو رفتہ رفتہ مشینوں میں ڈھالتی جا رہی ہے کہ بس کسی بھی اخلاقیات کی پرواہ کیے بغیر لذات اور آسائشات کے حصول کے لیے ہر طریقہ اور ترکیب حلال و حرام کی پرواہ کیے بغیر استعمال کر گزرو، کیونکہ یہ حلال و حرام کا تصور تو ان کی آزاد تہذیب میں ہے ہی نہیں یا پھر بہت محدود اور ناقص ہے۔ میں تو کچھ ٹھوس حقائق پر بات کروں گا اور ان میں سب سے پہلے اور سب سے اہم ہے گلوبل وارمنگ۔

ٹیکنالوجی کے استعمال کے لیے بنائے گئے نظاموں نے عالمی موسم بگاڑ دیا ہے۔ اوزون کی تہہ جو ہمیں سورج کی ہلاکت خیز شعاعوں سے تحفظ دینے کا سب سے بڑا قدرتی ذریعہ اور غلاف تھا، وہ دیگر صنعتوں کے ساتھ ساتھ فریج اور ایئر کنڈیشنز میں استعمال ہونے والی گیسز کے بے تحاشا اضافے کی وجہ سے کئی جگہ سے پھٹ چکا ہے۔ لکڑی کے حصول کے لیے جنگلات کے بے تحاشا کٹاؤ کی وجہ سے دنیا یعنی کرہ ارض کے پھیپھڑے خراب ہو رہے ہیں اور فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ اور آکسیجن کا قدرتی تناسب بگڑ چکا ہے، جس سے گرین ہاؤس افیکٹ جھوم جھوم کر رقص کر رہا اور لمبی لمبی چھلانگیں لگا رہا ہے۔ اسی کی وجہ سے عالمی درجہ حرارت تبدیل ہو رہا ہے اور قطبین بھی اب ہزاروں سال سے منجمد حالت میں رہنے سے تنگ آ گئے ہیں اور پگھلنے کے موڈ میں ہیں۔ جس سے زبردست طوفانوں اور بدترین موسمیاتی تغیرات کا خطرہ آنکھیں دکھا رہا ہے۔ پھر آتی ہے اٹمی یا نیوکلیئر پاور، جس نے دنیا بھر کو گویا بارود کے ڈھیر پر بٹھا دیا ہے اور ابھی جیسے کشمیر کے معاملے پر کچھ عرصے پہلے تک ہندو پاک کی نیوکلیئر ریاستیں آمنے سامنے بظاہر گنڈاسہ تھامے کھڑی ایک دوسرے کو للکار رہی تھیں اور ایسے ہی دنیا میں کئی جنگی فلیش پوائنٹس اور بھی موجود ہیں۔ اگر خدانخواستہ خاکم بدہن کوئی ایسی ویسی بات ہو گئی، یعنی جنگ کے شعلے کہیں بھی بھڑک اٹھے تو پھر اس کے اثرات صرف کسی ایک جگہ تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ سارا کرہ ارض بدترین طور پر متاثر ہوگا۔ اسی خدشے پر چند دن پہلے ہی بی بی سی نے اس پر پوری تفصیلی رپورٹ شائع کی ہے جو اس شعبے کے ماہرین کی تیار کردہ ہے۔

اور بھی بہت سی باتیں اور خطرات و خدشات ہیں جو سائنس اور ٹیکنالوجی کی وجہ سے یا اگر ہمدردانہ انداز میں کہا جائے تو ملٹی نیشنل کمپنیوں کے اس گلوبل ویلج میں ان کمپنیوں اور سرمایہ دار بڑے ممالک کے بے تحاشا منافع کے لیے کیے جانے والے سرمایہ دارانہ اقدامات کے لیے ٹیکنالوجی کے غلط استعمال کی وجہ نہ صرف پیدا ہو چکے ہیں بلکہ جوان ہو کر آنکھیں دکھا رہے ہیں اور جائیداد میں سے حصہ بھی مانگ رہے ہیں۔

آخر میں چلتے چلتے موجودہ سائنسی دنیا کے امام جناب آئن اسٹائن کی ایک بات شیئر کرتا چلوں کہ کسی نے ان سے پوچھا تھا جناب آپ دنیا کے ذہین ترین انسان اور بڑا دماغ کہلاتے ہیں اور بجا طور پر کہلاتے ہیں، کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ تیسری عالمی جنگ میں کون سے ہتھیار استعمال کیے جائیں گے؟ وہ ستم ظریف سوال سن کر کچھ دیر سوچتا رہا اور پھر بولا کہ یہ تو میں یقین سے نہیں بتا سکتا لیکن یہ یقین سے بتا سکتا ہوں کہ چوتھی عالمی جنگ میں کون سے ہتھیار استعمال ہوں گے۔ پوچھا گیا کہ کون سے؟ آئن اسٹائن بولا 'پتھر اور ڈنڈے'۔ تو یہ تو تھی مادے اور اس کی خدشات سے بھری ترقی کی روداد، اور اب آتے ہیں روح پر کہ ہر جاندار مادے اور روح کا ہی مرکب ہے۔ اب جس طرح مادے پر محنت نے حیرانگیز نتائج دیے ہیں، اسی طرح روح پر محنت اس سے ہزاروں گنا زیادہ عجائب و غرائب پر مبنی مفید نتائج دیتی رہی ہے اور ہزاروں لاکھوں مثالیں ہیں ہر مذہب کے ان حضرات کی جنہوں نے روحانی بالیدگی حاصل کرنے کی محنت کی اور معجزے برپا کر کے دکھا دیے۔

دین اسلام کا مرتب کردہ نظام حیات روح پر محنت کر کے فوائد حاصل کرنے کا سب سے بہتر نظام ہے، کیونکہ یہ اس کا مرتب کردہ نصاب اور طریقہ ہے جو روح، مادہ اور تمام عالمین اور مخلوقات کا خالق ہے اور اس نے انسانوں کی بھلائی اور فائدے کے لیے دین اسلام کی شکل میں بہترین طرز حیات برائے عمل تعلیم کیا ہے۔

اب ایک مثال پر بات ختم کرتا ہوں کہ روح کی گوناگوں اور بے شمار طاقتوں میں سے صرف ایک طاقت خیال یا سوچ کی ہے اور کوئی بھی فرد چاہے وہ روح کو نہ بھی مانتا ہو، خیال کی رسائی، رفتار اور پہنچ سے کیسے انکار کر سکتا ہے کہ خیال اور سوچ آناً فاناً کائنات بلکہ ورائے کائنات تک لے جا سکتی ہے اور انسانی سوچ کہاں کہاں تک چلی جاتی ہے، اسی مضمون کو مرزا غالب نے بھی یوں باندھا ہے کہ

ہے کہاں تمنا کا دوسرا قدم یارب
ہم نے دشت امکاں کو ایک نقش پا پایا

بے پناہ ہوتے یہ مزدور بھی انسان ہیں

ڈاکٹر سید احمد قادری

کسی حذبر اور تدبیر کے بغیر سوچے سمجھے، کسی مشورہ، پلان و تیاری کئے ناعاقبت اندیشی کا ثبوت دیتے ہوئے اچانک ملک کے اندر لمبے لاک ڈاؤن کے اعلان نے ملک کے کمزور، بدحال، بے بس اور مجبور مزدور طبقہ کی جوالمناک اور افسوسناک منظر نامے سامنے آ رہے ہیں، وہ خون کے آنسو رلانے والے ہیں۔ لاک ڈاؤن میں یوں تو پورا ملک پریشان حال ہے، لیکن کروڑوں مزدوروں، جو روز کماتے ہیں اور کھاتے ہیں، ان کے سامنے یہ لاک ڈاؤن پہاڑ بن کر ٹوٹ پڑا اور حکومت کی جانب سے ایسے مزدوروں کے لئے کسی بھی طرح کا اعلان، پلان یا ہمدردی کے دو بول سننے کو نہیں ملے نہ ہی اور ان کی روزی روٹی کے مسئلہ کے حل کی کوئی عملی کوشش نظر آئی۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں ان کے صبر و تحمل کا باندھ ٹوٹنا عین فطری تھا اور ایسے بے پناہ لاکھوں مزدور سڑکوں پر نکل آئے کہ شائد اچانک ان کی روزی، روٹی چھن جانے کے حالات کو دیکھتے ہوئے حکومت کے دل میں رحم آئے اور وہ انھیں زندہ رہنے کا آخری سہارا، ان کے گاؤں، گھروں تک پہنچانے کا انتظام کر دے۔ لیکن حکومت کے کارندوں نے ان سے ہمدردی اور محبت سے پیش آنے کی بجائے انھیں بڑی بے رحمی اور بربریت سے پٹائی کی اور انھیں اپنے اپنے ٹھکانوں میں واپس جانے کے لئے کہا گیا۔ لیکن ان کا ٹھکانہ اور آشیانہ تو اجڑ چکا تھا۔ اب یہ مزدور جائیں تو جائیں کہاں؟ نوکری ختم، دوکانداروں نے سودا دینا بند کر دیا اور مکان مالکوں کا کرایہ ادا نہیں کئے جانے پر مکان خالی کئے جانے کی مسلسل دھمکی۔ ایسے حالات میں ان کے سامنے آگے کنواں، پیچھے کھائی تھی، اس کے بعد جو منظر نامہ ہمارے سامنے ہے، انھیں دیکھ کر انسانیت چیخ اٹھی اور بے حس حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ کورونا وائرس کی وبا نے دنیا کے بہت سارے ممالک کو اپنی گرفت میں لیا ہے۔ لیکن جو غیر انسانی حالات بھارت میں دیکھنے کو مل رہے ہیں، یہ سب دیکھ کر دنیا بھر کے لوگ حیرت زدہ ہیں کہ دنیا میں ایسا بھی کوئی ملک ہے، جہاں سو دو سو نہیں، لاکھوں کی تعداد میں ہر جانب سے مایوس اور نامراد ہو کر مزدور تنگ آمد بجنگ آمد پر عمل کرتے ہوئے دو چار کیلو میٹر نہیں، بلکہ ہزاروں کیلو میٹر کے اندھے سفر پر پیدل ہی اپنے بال بچوں کو لے کر نکلنے پر مجبور ہوئے۔ جگہ جگہ پولیس والوں نے راستہ روکنے کی کوشش کی، لاٹھیوں، ڈنڈوں سے بے رحمی سے پٹائی بھی کی۔ کئی مزدوروں نے پٹائی کی تاب نہ لا کر دم بھی توڑ دیا۔ پھر بھی ان کے بڑھتے قدم نہیں رکے۔ ان کے پیروں میں چھالے پڑتے رہے، چھالے پھٹتے رہے، زخموں سے خون رستے رہے۔ بھوک پیاس کی شدت سے بیوی، بچوں کو تڑپ تڑپ کر مرتے دیکھتے رہے۔ کسی مزدور کو اپنے بچے کی بھوک و پیاس کی شدت نہیں دیکھی گئی تو وہ خودکشی کرنے پر مجبور ہوا۔ حاملہ عورتیں راستے میں ہی بچے کو جنم دیتی رہیں۔ کوئی مزدور عورت صرف سترہ دنوں کے نومولود بچہ کو لے کر پیدل ہی چلنے کو مجبور نظر آئی۔ کسی ماں کی گود میں بچہ بھوک، پیاس سے مرگیا تو دور تک ماں اس بچے کی لاش کو اپنی گود میں لئے آگے بڑھتی رہی کہ شائد راستے میں اس بچے کی سانس لوٹ آئے اور اس کے جگر کا ٹکڑا ایک بار پھر اس کی سونی ہوئی گود کو آباد کر دے۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا تو پھر اس بچے کی لاش کو راستے میں کسی بہتی ندی میں پھینکنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ ایسا بھی ہوا کہ کسی ٹریکٹر پر اندھے سفر کے مسافروں میں بھوک، پیاس کی شدت سے کسی معصوم چھوٹے بچے کی ماں ہلاک ہو گئی اور اس کی لاش ٹریکٹر پر سے کسی ندی میں پھینکی جانے لگی تو بچہ، اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کر ایسا کرنے سے لوگوں کو روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس اندھے سفر پر کوئی اپنی بیل گاڑی پر اپنا سامان رکھ کر اور اپنے اہل خاندان کو بٹھا کر نکل پڑا۔ لیکن بیل گاڑی کی رفتار بھی تو انسانی رفتار سے زیادہ تیز نہیں ہوتی ہے، اس سست رفتار سفر میں پیٹ کی آگ بجھانے کا سامان، جو گھر سے چلتے وقت رکھا تھا، وہ ختم ہو گئے اور بھوک، پیاس سے زندگی کی گاڑی کی سانسیں ٹوٹتی محسوس ہونے لگیں تو زندگی کی سانسوں کو بچانے کا ان کے سامنے کوئی راستہ نہیں تھا کہ وہ اپنے ایک بیل کو فروخت کر دیں اور یہی کیا گیا، پندرہ ہزار کے ایک بیل کو پانچ ہزار میں بیچ کر کسی طرح زندگی کی ڈوبتی سانسوں کو بحال کیا گیا۔ لیکن اس کے بعد بھی آگے کا سفر کا نہیں اور انسانیت کو شرمسار کرنے والا یہ منظر بھی سامنے آیا کہ ایک بیل کے بک جانے کے بعد اس کی جگہ مزدور خود بیل بن کر بیل گاڑی کو کھینچنے لگا۔ لوگوں نے اس غیر انسانی منظر کو دیکھا، یہ خبر ٹی وی اور اخبارات کی سرخیاں بنیں، لیکن حکومت کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ حکومت کی نظروں نے یہ بھی دیکھا کہ ایک پاؤں سے معذور ایک مزدور ایک پرانی سائیکل پر اپنی بیوی اور اپنے دو بچے کو کسی طرح بٹھا کر سینکڑوں میل دور اپنے گاؤں کے لئے، سائیکل کے ایک ہی پیڈل پر اپنے ایک پاؤں سے چلاتا ہوا آگے بڑھ رہا ہے۔ آسمان سے آگ برستے دن بھر کے سفر کے بعد یہ بے پناہ مزدور تھک کر رات گئے کسی پیڑ کے نیچے، سڑک کنارے یا پھر ریل کی پٹریوں پر تکان مٹانے، بھوکے پیاسے سو جاتے اور اسی سوئی ہوئی حالت میں ان مزدوروں کے جسموں کو روندتی ہوئی کوئی مال گاڑی، کبھی کوئی ٹرک اور کبھی کوئی کار ان کے جسموں کے پرخچے اڑاتی ہوئی گزر جاتی۔ ان مرنے والوں میں سے ان کا کوئی زخموں سے چور زندہ بچ جاتا تو ایسے لوگوں کا بھی کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ شعلے برساتی دھوپ سے سڑک کے کولتار پگھل رہے ہیں اور اسی پگھلتی کولتار کی سڑک پر چار سال کے چھوٹو کے پاؤں پگھلتے کولتار سے چپک رہے ہیں۔ پھر بھی وہ اپنی ماں کی انگلی پکڑے پکڑے گھسٹتا ہوا بلتھری بارڈر کی سڑک پر چلنے پر مجبور ہے۔ پندرہ برس کی جیوتی اپنے بیمار باپ کو سائیکل پر بٹھا کر بارہ سو کیلومیٹر کے درد اور اذیت سے بھرے سفر کو طے کر گروگرام سے بہار کے دربھنگہ پہنچنے پر خوب واہ واہی ہو رہی ہے۔ لیکن درحقیقت یہ واقعہ بھی حکومت کی بے حسی کی ایک مثال ہے۔ ایسے نہ جانے کتنے المناک اور انسانیت کو شرمسار کر دینے والے منظر نامے روز ہماری نظروں سے گزر رہے ہیں۔ پیدل چلنے والے مزدوروں کی بے کسی پر جب سوال اٹھنے لگے، تب ریلوے محکمہ نے بڑا "احسان" ان مزدوروں پر کرتے ہوئے ان بے بس اور لاچار مزدوروں سے کرایہ وصول کر ان کی منزل تک پہنچانے کے لئے خصوصی ریلوں کو چلایا گیا۔ اس سرکاری ریلوے سفر میں بھی انھیں اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ 72 سے زائد ریل گاڑیاں راستہ ہی بھول گئی، جانا تھا کہیں اور پہنچ گئی کہیں۔ جس کے باعث چند دن کا سفر چار پانچ دنوں میں طے ہوا اور اس پورے سفر کے دوران ان مزدوروں کو بھوکے پیاسے چھوڑ دیا گیا۔ جس کے نتیجے میں کئی مزدوروں نے ٹرینوں ہی میں بھوک و پیاس کی شدت کی تاب نہ لاتے ہوئے تڑپ تڑپ کر دم توڑ دیا۔ ریلوے عملہ کا یہ حال رہا کہ اس طرح مرنے والوں مزدوروں کی لاشوں کو بھی ٹرین میں ہی چھوڑ دیا گیا یا کسی جگہ اتارا بھی گیا تو اس کی لاش (کانپور جیسے بڑے پلیٹ فارم پر) پوسٹ مارٹم کے نام لواحقین کے سپرد کیا اور نہ ہی پوسٹ مارٹم کے لئے لے جایا گیا اور لاش پلیٹ فارم پر کئی دنوں تک سڑتی رہی۔ مظفر پور اسٹیشن پر کا بھی ایک منظر رُلا دینے والا ہے۔ پلیٹ فارم پر ایک عورت کی ٹرین سے اتاری گئی لاش پڑی ہے اور اس عورت کا ڈھائی تین سال کا بچہ بار بار اپنی ماں کو اٹھانے کی کوشش کرتا نظر آ رہا ہے۔ منور رانا کا ایک شعر ہے

تم اس کی لاش کو دیکھو نہ یوں حقارت سے ☆ یہ شخص پہلے امیروں کے گھر بناتا تھا

ایسے دل دہلا دینے والے مناظر کو سوشل میڈیا پر دیکھنے والوں کے آنسو بہہ رہے ہیں، لیکن واہ رے غریبوں کی مسیحائی کا دعویٰ کرنے والی ہماری حکومت اور حکمراں۔ ایسی بے شرمی اور بے حیائی کہ بے بس اور بے پناہ ہونے والے ان مزدوروں کی مدد کرنا تو دور حاکم وقت کی ناراضگی کے خوف سے ہمدردی کے دو بول بولنے سے بھی گریز کر رہے ہیں۔ انتہا تو یہ ہے کہ ان مزدوروں سے ہمدردی دکھانے کی بجائے حاکم وقت کو خوش کرنے کے لئے کہا جا رہا ہے کہ یہ ہجرت کرنے والے مزدور نہیں ہیں بلکہ یہ لوگ گرمی کی چھٹیاں منانے گھر جانے والے لوگ ہیں۔ مرکزی حکومت نے بڑی بے شرمی سے سپریم کورٹ میں بھی جھوٹ بولا کہ سڑکوں پر کوئی مزدور نہیں ہے۔ مرکزی حکومت اور مختلف ریاستوں کی حکومت میں لیبر وزارت بھی موجود ہے۔ ریاستوں کے لیبر منسٹر کو تو چھوڑئے، مرکزی حکومت کے لیبر منسٹر اپنے ایئر کنڈیشنڈ کمرے میں بیٹھ کر ٹی وی پر ان مزدوروں کی بے پناہی اور اذیت کو دیکھ رہے ہیں لیکن کچھ کرنا تو دور، ان کے لئے لب کشائی کی بھی ہمت نہیں کر پا رہے ہیں۔ راہل گاندھی نے پیدل چلتے مزدوروں کے رستے زخموں پر محبت اور ہمدردی کے مرہم لگانے کی کوشش کی تو حکومت وقت کو یہ بھی ناگوار گزرا اور اسے ڈرامہ قرار دیا گیا۔ پرینکا گاندھی نے زخموں سے چور مزدوروں کو ان کی منزل تک پہنچانے کے لئے ہزاروں بسوں کا انتظام کیا تو اس میں بھی سیاست نظر آئی اور کئی نقص نکال کر، پیدل چلتے چلتے پاؤں میں پڑے چھالوں اور زخموں سے لہولہان ان مزدوروں کو، ان کی عورتوں اور بچوں کو ان بسوں پر سوار نہیں ہونے دیا، اور ان بسوں کو واپس کر دیا گیا۔ نہ خود مدد کریں گے اور نہ مدد کرنے دیں گے کی پالیسی بھی عجیب ہے۔ اس پالیسی کے پس پشت مسئلہ یہ ہے کہ حکومت کی نظروں کے سامنے سب کچھ ہو رہا ہے، لیکن وہ اندھے سفر پر ہزاروں میل کا راستہ طے کرتے محنت کشوں سے ہمدردی کے دو بول بھی نہیں ادا کر رہی ہے اور نہ ہی مدد کے لئے آگے بڑھ رہی ہے۔ اس لئے کہ ایسا کرنے سے حاکم وقت کی اچانک لاک ڈاؤن نافذ کئے جانے والے کے ناعاقبت اندیشانہ فیصلہ اور تالی، تھالی پیٹنے نیز موم بتی جلانے والے احمقانہ مشوروں کے ساتھ کورونا وبا کو ختم کرنے کی ناکامیوں کی پول کھل جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کی جانب سے لاک ڈاؤن سے پریشان حال لوگوں سے حکومت کی جانب سے کسی ہمدردی کا اظہار کیا گیا اور نہ ہی ان کی پریشانیوں کے ازالہ کی کوئی کوشش نظر آئی۔ انتہا تو یہ ہوئی کہ سکھوں اور مسلموں نے جگہ جگہ سینکڑوں میل کے سفر پر نکل پڑے مزدوروں اور بے کسوں کی بھوک پیاس کی شدت کو مٹانے کے لئے جگہ جگہ کھانے، پانی کا نظم کیا تو یہ بھی برسر اقتدار پارٹی کو ناگوار خاطر ہوا اور خاص طور مسلمانوں کو نشانہ بناتے ہوئے انھیں ایسا کرنے سے روکا گیا۔ اتر پردیش میں تو ایسے کئی لوگوں کو جیل میں بھی ڈال دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود بہت سارے مسلم نوجوانوں نے ہمت، جرأت اور حوصلے سے کام لیتے ہوئے، پولیس اور بی جے پی کے اراکین کے ڈنڈوں کی پرواہ کئے بغیر حتی الامکان بھوک اور پیاس سے تڑپتے مزدوروں کی مدد کرنے میں پیش پیش نظر آ رہے ہیں۔ مزدوروں کے روزگار اور روٹی چھن جانے کے ایسے حالات میں ان کی مجبوریوں پر ایک ضرب کاری، حکومت نے لگاتے ہوئے ان محنت کشوں کے کام کے اوقات کو آٹھ گھنٹہ کے بجائے اب بارہ گھنٹہ کر دیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ مزدور اپنے کسی بھی حق اور استحصال کے خلاف احتجاج نہیں کریں، اس کے لئے لیبر قانون میں ترمیم کرتے ہوئے ان کے ٹریڈ یونین پر پابندی عائد کر دی ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ یہ حکومت مزدوروں کو انسان سمجھنے کو تیار نہیں۔ وہ یہ ماننے کو تیار نہیں کہ یہ مزدور بھی انسان ہیں، ان کے سینے میں بھی دل دھڑکتا ہے، ان کے بھی احساسات و جذبات ہوتے ہیں۔ ان کے بھی بیوی، بچے اور ماں باپ ہوتے ہیں۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ جس مئی ماہ کی پہلی تاریخ کو عالمی سطح پر یوم مزدور منایا جاتا ہے، اسی مئی ماہ کے پورے مہینہ میں ان کے ساتھ حکومت کی جانب سے کسی طرح کی ہمدردی اور انسانی تقاضوں کا عملی مظاہرہ دیکھنے کو نہیں ملا۔ مجھے یقین ہے کہ مزدوروں کے ساتھ ہونے والے ظلم، ناانصافی اور استحصال کے یہ سانحات تاریخ کے سیاہ باب کا حصہ رہے گا۔

vvvvv

اوسلو معاہدے کو سیاسی طلاق؟

منصور جعفر

ہمیں باور کرایا جا رہا ہے کہ اس مرتبہ کچھ مختلف ہوگا۔ فلسطینی اتھارٹی کے سربراہ محمود عباس 'ابو مازن' اسرائیل اور امریکہ سے کیے گئے تمام معاہدوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے میں انتہائی سنجیدہ ہیں۔ ابو مازن نے ابھی ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا جس کی روشنی میں وہ ان فلسطینیوں کے حق کے لیے جان کی بازی لگانے پر تیار ہو جائیں کہ جن کے کاندھوں پر ان کی مقتدرہ گذشتہ تین دہائیوں سے سوار ہے۔

لیکن فلسطینی سیاست اور بالخصوص محمود عباس کی کہہ مکرنیوں کی تاریخ سے آگاہ سیاسی پنڈت مرحوم منو بھائی کے الفاظ میں اپنی اس رائے پر قائم ہیں، کہ

کیہہ ہویا اے؟
کجھ نہیں ہویا!
کیہہ ہووے گا؟
کجھ نہیں ہونا!
کیہہ ہو سکدا اے؟
کجھ نہ کجھ ہوندا ای رہندا اے
جتوں چاہناں ایں اوہ نہیں ہوناں
ہو نہیں سکدا
کرناں پیندا اے
حق دی خاطر لڑنا پیندا اے
جیون دے لئی مرنا پیندا اے

مغربی کنارے کے شہر رام اللہ میں 19 مئی کو فلسطینی اتھارٹی کے ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے محمود عباس نے اس امر کا اظہار کیا کہ تنظیم آزادی فلسطین اور فلسطینی ریاست' امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ سکیورٹی امور سمیت طے پانے تمام معاہدوں اور سمجھوتوں سے دست برداری کا اعلان کرتی ہے۔

محمود عباس کے اعلان کی حمایت میں فلسطین کے طول و عرض سے کسی چھوٹے یا بڑے مظاہرے کی اطلاع نہیں ملی۔ فلسطینی اتھارٹی کے زیر انتظام چلنے والے ذرائع ابلاغ سے وابستہ ابو مازن کے مٹھی بھر حاشیہ برداروں کے علاوہ کہیں سے بھی ایسی آواز سنائی نہیں دی جس میں فلسطین کے 'مختار کل' کی جانب سے اتنے اہم اعلان کی تائید ہوتی ہو۔ ابو مازن نے جن معاہدوں سے علیحدگی کا اعلان کیا ہے وہ دراصل اب تک فلسطینی اتھارٹی کے 30 سالہ دور اقتدار کو سند جواز فراہم کرتے چلے آئے ہیں۔

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ محمود عباس، فلسطینیوں کے لیے، بہت عرصہ پہلے ہی غیر اہم ہو گئے تھے۔ تاہم اسرائیلیوں کی آنکھ کا تارہ وہ اب تک اس لیے بنے ہوئے ہیں کہ ان زیر انصرام فلسطینی اتھارٹی قابض اسرائیلی فوج اور زیر قبضہ فلسطینیوں کے درمیان ایک اضافی بفر زون کا کام کرتی ہے۔ فلسطینی اتھارٹی کے اسی سکیورٹی تعاون کی 'برکت' سے اسرائیل، فلسطینی اراضی پر اپنے ناجائز تسلط کو انتہائی سکون سے مضبوط بناتا چلا آیا ہے۔

یکے بعد دیگرے سامنے آنے والے رائے عامہ کے متعدد جائزے اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ محمود عباس فلسطینیوں کا اعتماد کھو چکے ہیں۔ یہ صورت حال اچانک پیدا نہیں ہوئی بلکہ اس کے پیچھے کئی دہائیوں کی ناکامی اور ناامیدی کا ہاتھ ہے۔

ناروے کے صدر مقام اوسلو میں (1993) کو طے پانے والے امن معاہدے کو گلے سے لگا کر محمود عباس کو اس کے سوا کچھ نہیں ملا کہ انہوں نے سکیورٹی کا ایک بدنام زمانہ اور کرپٹ ادارہ تشکیل دیا جو غاصب اسرائیلیوں کی جانب سے فلسطینیوں کو غلام بنانے کے لیے صہیونی ریاست کو غیر مشروط تعاون پیش کرتا چلا آیا ہے۔

سال 2005 میں فلسطینی اتھارٹی کی زمام کار سنبھالنے کے بعد سے محمود عباس، حکمران جماعت 'فتح' اور ان کے ہم نوا امریکہ یا اسرائیل کو ناکوں چنے چبوانے کی بجائے ابو مازن کے فلسطینی حریفوں محمد دحلان اور غزہ کی پٹی میں اسلامی تحریک مزاحمت (حماس) کے ساتھ پنجہ آزمائی میں مصروف رہے ہیں۔

رام اللہ سے لے کر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے فلور پر محمود عباس کی وقتاً فوقتاً کی جانے والی تقاریر میں اسرائیل ہمیشہ مرکزی نکتہ رہا ہے۔ تاہم زبانی جمع خرچ کے علاوہ صہیونی ریاست کے خلاف عملی طور پر کوئی بھی اقدام اٹھانے سے گریز کیا جاتا رہا ہے۔ اس تجاہل عارفانہ سے فائدہ اٹھا کر اسرائیلی فوجیوں اور فلسطینیوں کی غصب شدہ اراضی پر بسنے والے غیر قانونی یہودی آباد کاروں نے بلا روک فلسطینیوں کے حقوق کی منظم پامالی کا بازار گرم کیے رکھا۔

محمود عباس کی 80 ہزار اہلکاروں پر مشتمل سکیورٹی فورس غرب اردن میں فلسطینیوں کے مکان مسمار کرنے والے اسرائیلی بلڈوزروں کو روکنے یا قدیم زیتون کے درختوں کو تلفی سے بچانے کے لیے ایک بار بھی حرکت میں نہیں آئی اور نہ ہی اس طاقتور فورس نے کبھی اسرائیل مخالف سیاسی کارکنوں کی گرفتاریاں روکنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ بسا اوقات تو شاہ سے زیادہ شاہ کی وفاداری میں محمود عباس فورس ایسے سیاسی مخالفین کو خود گرفتار کر کے لیے اسرائیلی جیلوں کا پیٹ بھرنے میں پیش پیش رہی۔

غزہ کی پٹی پر اسرائیل کی جانب سے بھسم کرنے والے فاسفورس بموں سمیت آتش و آہن کی بارش کے دنوں میں بھی محمود عباس اپنے فلسطینی 'دشمنوں' پر تبرا بھیجنے سے باز نہیں رہے۔ انہوں نے غزہ میں اسرائیلی قبضے کے خلاف مسلح جدوجہد کی ہمیشہ حوصلہ شکنی تو کی لیکن وہ غزہ کی دلیرانہ جدوجہد کا متبادل پیش کرنے میں ہمیشہ ناکام رہے۔

محمود عباس اگر ماضی کے توہین آمیز سلوک کے باوجود بقائے باہمی کے اصول پر کاربند رہے ہیں تو اب ان معاہدوں کو خیر باد کہنے کا کیا جواز بنتا ہے؟ اس سوال کا جواب دینے سے پہلے ہمیں فلسطینی صدر کے فیصلے کے سیاسی منظر نامے کا جائزہ لینا ہوگا۔

فروری 2015 میں محمود عباس نے اسرائیل کے ساتھ سکیورٹی تعاون ختم کرنے کا اعلان کیا۔ اس اعلان کی وجہ اسرائیل کا وہ فیصلہ بنا جس کے تحت صہیونی ریاست نے فلسطینیوں کے کئی ملین ڈالرز مالیت کے ٹیکس کی ادائیگی روک لی۔ اسرائیل، فلسطینی مقتدرہ کی نیابت میں یہ ٹیکس جمع کرتا چلا آیا ہے۔

جولائی 2017 میں بھی اسرائیل کے ساتھ سکیورٹی تعاون خاتمے کا ایسا ہی اعلان اس وقت سامنے آیا جب صہیونی ریاست نے یروشلم میں مسلمانوں کے مقدس مقامات کے گرد غیر قانونی اقدامات اٹھائے۔ ایک مرتبہ پھر ستمبر 2018 میں امریکہ نے یک طرفہ طور پر یروشلم کو اسرائیل کا صدر مقام قرار دینے کا اعلان کیا، جو فلسطینی اتھارٹی کے اسرائیل سے سکیورٹی تعاون ختم کرنے کے اعلان کی بنیاد بنا۔

جولائی 2019 میں بیت المقدس میں اسرائیل کے ہاتھوں فلسطینیوں کے مکانات منہدم کرنے کے بعد محمود عباس نے اسرائیل سے سکیورٹی تعاون خاتمے کا لالی پاپ دے کر فلسطینیوں کو بہلانے کی کوشش کی۔

اسرائیل کو زبانی دھمکیاں دینے کا تازہ ترین واقعہ امریکہ کی جانب سے 'صدی کی بدترین سودے بازی' المعروف ڈیل آف دی سینچری کے اعلان کے بعد سامنے آیا۔ امریکی صدر کے اعلان کے بعد محمود عباس نے فلسطینی مجلس قانون ساز کو تحلیل کرنے کی دھمکی دی، جسے 2006 کے انتخاب کے بعد ابو مازن نے ایک دن بھی اپنے مینڈیٹ کے مطابق کام نہیں کرنے دیا۔

یہ دھمکیاں صرف وہ ہیں کہ جن کا پرتو کہیں نہ کہیں ذرائع ابلاغ میں دکھائی دیتا رہا ہے۔ درحقیقت اسرائیل کے خلاف محمود عباس کی دھمکیوں پر مبنی 'جنگ' کو صہیونی ریاست میں ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ حالیہ دھمکی اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس مرتبہ محمود عباس کو انتہائی سیاسی اکلاپے کا سامنا ہے۔ امریکیوں کی جانب سے دھتکار اور اسرائیلیوں کی جانب سے ان کی سیاسی پوزیشن کے عدم اعتراف کی وجہ سے ان کی ساکھ بری طرح متاثر ہوئی ہے۔

سب سے اہم یہ بات کہ فلسطینی اب اس سراب سے نکل آئے ہیں کہ آزادی کا راستہ رام اللہ میں محمود عباس کے دفتر سے ہو کر گزرتا ہے۔ مسائل میں گھرے محمود عباس نے اندریں حالات اپنا آخری سیاسی کارڈ کھیلنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس بات کی کوئی اہمیت نہیں کہ آگے چل کر کیا ہوتا ہے کیونکہ 84 سالہ فلسطینی رہنما کے پاس کھونے کو کچھ باقی نہیں بچا۔

اسرائیل اور امریکہ فلسطینی مقتدرہ سے کیے گئے معاہدوں میں پہلے ہی کئی بار خیانت کر چکا ہے، لہٰذا فلسطینیوں کے ان معاہدات سے باہر نکلنے کے اعلان کا زمینی صورت حال پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

معاہدہ اوسلو 1999 تک اہم تھا کیونکہ اس وقت حتمی مرحلے کے مذاکرات کا ڈول ڈالا جانا تھا تاکہ آزاد فلسطینی ریاست کے اعلان سے پہلے تمام متنازع امور طے پا جائیں۔

مقبوضہ بیت المقدس اور فلسطینی مہاجرین کے حقوق کا معاملہ حتمی مذاکرات میں حل ہونا تھا، تاہم اب دو دہائیاں گزرنے کے بعد ان دونوں کو رایشوز کو مذاکرات کی میز سے ہی ہٹا دیا گیا ہے۔ اسرائیل اور فلسطین کے درمیان زمین کا لین دین باہمی معاہدے کے تحت ہونا تھا، لیکن 'صدی کی بدترین سودے بازی' نے تو مقبوضہ علاقے اسرائیل میں ضم کرنے کی راہ ہموار کر دی۔

سائنس اور جدید ریسرچ خلافِ اسلام؟

کتنی عجیب بات ہے کہ سادہ لوح مسلمان سائنس وٹیکنالوجی اور جدید ریسرچ سے صرف اس لئے دور ہیں کہ وہ جدید تعلیم وریسرچ کو اسلامی تعلیمات کے منافی سمجھتے ہیں۔ سیٹلائٹ ٹیکنالوجی کے متعلق ان کا گمان ہے کہ یہ انسان کو اللہ سے دور کرتی ہے۔ عام مسلمانوں میں اس قسم کے تصورات اب بھی پائے جاتے ہیں۔ شائد اس کی وجہ وہ جاہل اور نام نہاد پیر ہیں کہ جن کا دین کے بارے میں علم نہایت محدود ہے، یا انھوں نے دین کی اساس وبنیاد کو سمجھنا ہی نہیں چاہا۔

سائنس وٹیکنالوجی اور جدید ریسرچ میں عبور حاصل کرنا غیر مسلموں کا اثاثہ نہیں بلکہ یہ مسلمانوں کی میراث بھی ہے اور فرض بھی، اسلام کے وہ بنیادی تصورات اور تعلیم جس سے تقریباً ہر مسلمان واقف ہے، جدید ریسرچ پر ہی زور دیتے ہیں۔ اسلام کا بنیادی تصور حضرت آدم سے شروع ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں تو فرشتے بھی تذبذب کا شکار ہوگئے کہ سجدہ تو اللہ کے سوا کسی کو جائز ہی نہیں مگر وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے حکم کی تعمیل چاہتا ہے، مخلوق میں کسی کو بھی اجازت نہیں ہے کہ وہ اس کے حکم سے انحراف کرے، مگر اللہ نے سوال کرنے کی اجازت بھی دے رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا تذبذب دیکھ کر آدم کو کچھ چیزوں کے نام بتائے، یہ وہ علم تھا کہ جس میں انسان کی بنیادی ضروریات کی اشیاء سے لیکر روز قیامت تک کیلئے آدم کو علم دیا اس علم میں کائناتی اسرار کو بھی آشکار کیا گیا۔

قیامت تک جو چیز بھی ایجاد ہوگی یا دریافت ہوگی اس کا علم آدم کو دیدیا گیا ہے، آدم کی اولاد تک یہ علم درجہ بدرجہ شعور کی ترقی کے ساتھ پہنچا دیا ہے۔ سب سے پہلے انسان نے اپنی بنیادی ضروریات پر توجہ دی۔ دھاتوں کو اپنے استعمال میں لایا پھر آہستہ آہستہ سائنسی ایجادات کی دنیا میں داخل ہوا اب ہر لمحہ نت نئی ایجادات ہو رہی ہیں، مگر یہ سارا علم وہ ہے کہ جو آدم کو اللہ کا نائب ڈکلیئر کرنے سے پہلے ہی عطا کر دیا گیا تھا۔

نبی کریم ﷺ کی ولادت کے وقت مکہ کے آس پاس تجلیات کا انوار دیکھا گیا، آپ کا زمانہ قرون وسطیٰ کہلاتا ہے یعنی درمیان کے زمانہ میں تہذیب انسانی کا ارتقائی سفر جاری تھا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں (انبیاء) نے انسان کی روحانی تربیت بھی کی اور تہذیبی بھی۔ آپ سے پہلے کے زمانے میں انسان کی توجہ ضروریات زندگی کی اشیاء بنانے کی جانب تھی۔ مگر جب آپ کو اس دنیا میں بھیجا گیا تو کائناتی اسرار کا علم بھی آپ کو دیدیا گیا تھا۔ آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ آپ نے نبی نوع آدم کو آخرت میں کامیابی اللہ کی رضا اور جہنم سے بچنے کا راستہ بتایا۔ آپ کا وجود تمام جہانوں کی مخلوقات کیلئے سراپا رحمت ہے، مگر آپ کی آمد کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سہولت اور آسانیاں پیدا کرنے کیلئے وہ تمام کائناتی اسرار آشکار کر دیئے کہ جو جدید سائنس کی بنیاد بنے ہیں۔ ابھی تو سائنس ارتقائی مراحل میں ہے آنے والے وقتوں میں سائنسی ترقی اس مقام تک پہنچے گی کہ جہاں کائنات کی مقناطیسی لہروں کی مدد سے انسان کی زندگی اس قدر آسان ہو جائے گی کہ جس کا ابھی تصور نہیں کیا جاسکتا۔

ایک حدیث ہے کہ "میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں" زیادہ تر افراد اس علم کو روحانیت قرار دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ نقشبندی سلسلے کے علاوہ روحانیت کے تمام سلسلے حضرت علیؓ تک پہنچتے ہیں۔ مگر روحانیت کے یہ سلسلے ہی جدید تعلیم اور سائنس وریسرچ کی بنیاد ہیں۔ ہمارا کائناتی نظام لہروں سے مربوط ہے، کشف اور روحانی کمالات کا تعلق بھی کائناتی لہروں کے اس نظام کے ساتھ منسلک ہے۔ چنانچہ اسلام کے اولین دور میں ہی علم جفر اور دوسرے علوم کے ساتھ مسلمان سائنسدانوں نے سائنس پر ریسرچ کرنی شروع کر دی تھی۔ مسلمان سائنسدانوں کی اس سائنسی ریسرچ کا تعلق روحانیت کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ جب تک مسلمانوں نے سائنس کو دین اور روحانیت کا حصہ سمجھا وہ علمی اور سائنسی ترقی میں دوسری اقوام سے بہت آگے نِکل گئے۔ مگر بعد میں کچھ جہالت کے مارے مولویوں کی وجہ سے اسلامی تعلیمات کا غلط تصور پیش کر دیا گیا۔

مسلمانوں کو "وضو" جیسے مسائل میں اُلجھا دیا گیا، اسلامی تعلیمات کا وہ حصہ جو عبادات سے متعلق تھا، اسی کو ہی دین قرار دے دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ بعد میں آنے والے مسلم حکمرانوں نے نہ تو حقوق اللہ کی جانب توجہ دی اور نہ ہی حقوق العباد کی جانب، مغل حکمرانوں نے ہندوستان میں تاریخی عمارات تو بنا دیں مگر ایک بھی یونیورسٹی یا تحقیقی مرکز نہیں بنائی۔ بعض مسلمان حکمرانوں نے عبادات اور حقوق العباد کی جانب توجہ تو دی، بیت المال کو امانت سمجھا، عوام کو انصاف فراہم کرنے کیلئے سخت قوانین بھی بنائے، مساجد بھی تعمیر کروائیں مگر جدید علوم کو پھر بھی نظر انداز کیا۔

جب حضور اکرمؐ پر وحی نازل ہوئی تو پہلا لفظ "اقراء" یعنی پڑھ تھا، اب بھی مبلغین، علمائے کرام اور صوفیاء انسان کو کردار سازی کی تعلیم ہی دیتے ہیں وہ اپنے پیروکاروں کو عبادات کی جانب راغب کرتے ہیں، جبکہ جدید تعلیم سے کوسوں دور رہنے کی تلقین بھی کرتے ہیں۔ یہ تصور قرآنی تعلیمات کے بھی برعکس ہے۔

اسلامی تعلیمات کے دو حصے ہیں، پہلا حصہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا، اللہ اور رسولؐ کے تمام احکامات پر عمل کرنا، اپنی زندگیاں اسلام کے سانچے میں ڈھالنا جبکہ دوسرا حصہ تخلیق کائنات پر غور کرنا، یعنی کائناتی اسراروں جنہیں اب جدید سائنس کہا جاتا ہے، کو سمجھنا ہے۔ پھر اس نظام سے نوع انسان کی زندگیوں کیلئے آسانیاں پیدا کرنا ہے۔ آپ کی رحمت تمام انسانوں کیلئے یہ ہے کہ انسان مرنے کے بعد بھی اللہ کے انعامات کا حقدار بنے اور آخرت کی لازوال زندگی جنت میں گزارے اور وہ اپنی زندگی میں بھی ایک آسودہ اور آرام دہ زندگی گزارے، تمام مسلمان ایک دوسرے کا احساس کریں اور پوری اُمت ایک جان بن کر زندگی بسر کرے، انسانوں کی زندگیوں میں آسانیاں پیدا کی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور علم سے عام انسانوں کو زیادہ سے زیادہ سکھ پہنچایا جائے۔

جدید میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنے سے بیمار افراد کو صحت وتندرستی اور نئی زندگی دی جاسکتی ہے۔ جدید سفری سہولتوں سے انسان کیلئے آسانیاں پیدا کی جاسکتی ہیں، میڈیا کو دین کی تبلیغ کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ہوائی سفر حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کو بے پناہ سہولت دی ہے۔ انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم کی وجہ سے انسانوں کی زندگیوں میں بہت ساری آسانیاں پیدا ہوئی ہیں، ہر پہلو میں انسان کو آسانی اور سہولت میسر آرہی ہے۔ علامہ اقبالؒ اور کئی دوسرے علم اکابرین نے "رہبانیت" جیسے طرز زندگی کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔ کسی بھی انسان کی زندگی کیلئے آسانی پیدا کرنا بہت بڑا ثواب کا کام ہے، یہی اسلام کا بنیادی تصور ہے۔

اس وقت صورتحال یہ ہے کہ مسلمان کم از کم ایک ہزار سال سے محلاتی سازشوں میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ دانا اور زیرک افراد کو ساتھ ملانے کی بجائے مفاد پرست اور ابن الوقت افراد کے گروہ ساتھ ملا کر ریاستوں پر حکومتیں کی جاتی ہیں۔ حکمران ٹولہ تو خوب عیش وعشرت کی زندگی گزار رہا ہے مگر عوام کی حالت غلاموں سے بھی بدتر ہوئی ہے۔ ریاستی وسائل اور دولت کو اپنے ذاتی مصرف میں لایا جاتا ہے۔ اب بھی مسلم ریاستوں کے حکمرانوں اور عوام کو دیکھا جائے تو "بادشاہ سلامت" اور "ابن غلام" والا ماحول اور کلچر نظر آتا ہے۔

اب تو مسلم ریاستوں کی صورتحال اور بھی گھمبیر ہو چکی ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں دوسری ریاستوں کو تسخیر کر کے مال غنیمت اسلامی ریاستوں میں لایا گیا جس سے مسلمانوں کے طرز زندگی میں خوشحالی اور مثبت اثرات مرتب ہوئے، مگر اب اپنے ہی مالک سے "مال غنیمت" لوٹ کر دوسرے ممالک میں جمع کروا دیا جاتا ہے جس سے اُن ممالک کے عوام کی خوشحالی اور آسودہ زندگی نظر آتی ہے۔ مسلمان ضروریات زندگی اور ٹیکنالوجی کیلئے ترقی یافتہ ممالک کے محتاج ہیں اور اپنی اس محتاجی کی وجہ سے غیر مسلم اقوام کی ہر ذلت برداشت کرنے پر مجبور ہیں، حتیٰ کہ اپنی بقاء کیلئے اسلحہ بھی انہی ممالک سے خریدا جاتا ہے۔ کئی خلیجی ممالک نے تو اپنے دفاع کا "ٹھیکہ" ان ہی بین الاقوامی قوتوں کو دے رکھا ہے۔

جدید تعلیم سائنس وٹیکنالوجی اور جدید ریسرچ کو اسلام کے منافی قرار دینے والے "پیشواؤں" کے خیالات اور نظریات کو فروغ دینے اور ان کی تشہیر کرنے کی بجائے انھیں میڈیا میں محدود کیا جائے۔ ان علماء کرام کو تبلیغ کا موقع دینا چاہیے کہ جو دین اسلام کے تمام پہلوؤں سے بخوبی واقف ہو، مسلمانوں کو فروعی اختلافات میں اُلجھانے والے اور مالک کے مابین خلیج پیدا کرنے والے مبلغین اور علمائے کرام پر بھی پابندی لگنی چاہیے۔

دین کا یہ پہلو اہم ہے کہ اگر مسلمان کسی بھی معاملے میں اغیار کے محتاج ہوں تو تمام مسلمان گناہ گار ہوگئے، دین اسلام ایک مکمل دین ہے اور زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے، انسانی ضروریات زندگی کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ ایک مسلمان کی اصل زندگی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر جانتے ہوئے اپنی قوم کی خوشحالی اور ترقی کیلئے اپنی زندگی صرف کرے۔ مگر اب یہ سوچ عام ہو چکی ہے کہ مسلمانوں کو فرض عبادات کے علاوہ ہر چیز معاف ہے، جس کی وجہ سے ہم جہالت اور پسماندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں گر رہے ہیں۔

اس وقت دنیا بھر میں روایتی جنگوں کا تصور تبدیل ہو رہا ہے، اب معاشی واقتصادی جنگیں لڑی جارہی ہیں، خلا میں بالادستی قائم کرنے والی قوم ہی اقوام عالم میں ممتاز مقام حاصل کر سکتی ہے۔ سیٹلائٹ ٹیکنالوجی نے ایک نئی جہت پیدا کی ہے۔ ابھی تو سیٹلائٹ ٹیکنالوجی کا آغاز ہے، یہ ٹیکنالوجی کہاں تک پہنچے گی ابھی اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ کیونکہ سائنسدانوں نے اس حقیقت کو تلاش کر لیا ہے کہ کائنات کا سارا نظام ہی لہروں سے چل رہا ہے، ہر ستارے اور سیارے کی حرکت سے جو ارتعاش پیدا ہو رہا ہے اسکے اثرات ہماری زمین اور دوسرے سیاروں پر بھی پڑتے ہیں اب سائنس ان بنیادوں پر کام کر رہی ہے کہ جس کا قرآن پاک میں بھی ذکر ہے۔

چونکہ محض دینی علم حاصل کرنے والے علماء کو جدید علوم کا ادراک نہیں ہے۔ انکا ذہن اس کائناتی نظام کو سمجھنے سے ہی قاصر ہے کہ جو لہروں، کشش ثقل اور مادوں کا ایک دوسرے سے مربوط ہونے سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے دماغ کو سائنس کے گورکھ دھندوں میں اُلجھانے کی بجائے دینی مسائل میں اُلجھے رہتے ہیں اور اُلجھائے رکھتے ہیں۔ جب نیل آرم سٹرانگ نے چاند پر پہلا قدم رکھا تو مولویوں نے اسے شرک قرار دیا اور کہا کہ سورج چاند اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ راز ہیں بھلا کوئی وہاں تک کیسے پہنچ سکتا ہے مگر اب سائنس اس قدر ترقی کر چکی ہے کہ کائنات کی وسعت کا اندازہ لگایا جارہا ہے۔ ہماری کہکشاں گلیکسی وے میں سورج جیسے اربوں ستارے ہیں ان کے اپنے نظام شمسی ہیں۔

سورج سے ہزاروں گنا بڑے ستارے بھی ہماری کہکشاں میں موجود ہیں۔ ہماری کہکشاں سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں گنا بڑی کئی کہکشائیں دریافت ہو چکی ہیں۔ کائنات میں کھربوں میل کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ٹائم اینڈ سپیس (وقت اور حد) انسانی ذہن کے محدود اندازے ہیں انسان نے اپنی حیثیت کے مطابق نہایت محدود پیمانے پر "وقت اور حد" تک تعین کیا ہے۔ وگرنہ زمین کے مدار سے نکلتے ہی ہر چیز لامحدود ہو جاتی ہے۔

مدرسوں کے علمائے کرام جہاد کی فضیلت تو بتاتے ہیں مگر علمی جہاد کی اہمیت سے آگاہ نہیں کرتے۔ اس وقت تلواروں اور خنجروں اور تیروں سے دوسری اقوام کو زیر نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ سائنس وٹیکنالوجی میں دسترس حاصل کر کے ہی دوسری اقوام کو زیر کیا جاسکتا ہے۔ اگر قرآن پاک کو اسکی اصل روح کے مطابق سمجھا جائے، نبی کریمؐ کی احادیث پر غور کیا جائے اور اولیاء کرام کے حالات زندگی کا جائزہ لیا جائے تو فوراً یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ حضور کی آمد کے فوراً بعد کائناتی نظام کا علم خاص انسانوں تک منتقل کر دیا گیا تھا۔ جب تک مسلمان اس علم کے ساتھ جڑے رہے وہ سائنس میں ترقی کرتے رہے جیسے ہی انھوں نے اپنے ذہن کو محدود کیا وہ دنیا میں ہی محدود ہو گئے۔

اب وقت آگیا ہے کہ حضور اکرمؐ کے اُمتی دوسری اقوام کی محتاجی سے نکلنے کیلئے خود جدید علوم کیلئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ اس وقت یہی اصل جہاد ہے کہ اپنی دولت سائنس وٹیکنالوجی اور جدید ریسرچ پر خرچ کریں۔

نصف گرام وزنی چار پروں والا روبوٹ اڑن کیڑا

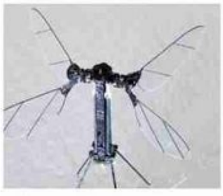

ہارورڈ

امریکی تجربہ گاہوں سے یہ دلچسپ خبر موصول ہوئی ہے جس میں ماہرین نے دنیا کا سب سے چھوٹا اور ہلکا ترین اڑن روبوٹ بنایا ہے جس کسی تار کے بغیر خودمختار انداز میں پرواز کرتا ہے۔ اسے ہارورڈ یونیورسٹی میں واقع مائیکرو روبوٹکس تجربہ گاہ کے ماہرین نے تیار کیا ہے۔ حیرت انگیز طور پر روبوٹ کا وزن صرف ۲۵۹ ملی گرام ہے جو ایک گرام کے بھی تیسرے حصے کے برابر ہے۔

ایک مکھی کو دیکھ کر عین اسی طرح روبوٹ کو ڈیزائن کیا گیا ہے جس میں دو عدد جدید ترین پیزو ایکچو ایٹرز نصب کئے گئے ہیں۔ اپنی تمام تر باریکی کیباوجود یہ سورج کی روشنی سے توانائی حاصل کر کے پرواز کرتا ہے۔

اسے روبوبی ایکس ونگ کا نام دیا گیا ہے اور ایک سیکنڈ میں ۱۷۰ مرتبہ اپنے پر پھڑ پھڑاتا ہے۔ اس کے پیروں کا گھیر صرف ۳.۵ سینٹی میٹر اور روبوٹ کیڑے کی اونچائی ۶.۵ سینٹی میٹر ہے۔ بازوؤں کو کنٹرول کرنے کے لیے ان میں دو عدد ایسی پلیٹیں لگائی گئی ہیں جو پٹھے کا کام کرتی ہیں۔ جب ان پٹھوں میں بجلی دوڑتی ہے تو پلیٹیں سکڑتی اور پھیلتی ہیں۔

روبوٹ مکھی کے اوپر ۶ عدد چھوٹے شمسی سیل لگے ہیں جن میں سے ہر ایک وزن دس ملی گرام ہے۔ سولر سیل پروں کے اوپر لگے ہیں لیکن وہ روبوٹ کی پرواز میں کوئی خلل نہیں ڈالتے۔ اب جیسے ہی روبوٹ پر روشنی پڑتی ہے اس کے پر پھڑ پھڑانے لگتے ہیں اور یوں روبوٹ مکھی اڑنے لگتی ہے۔ تاہم اسے تجربہ گاہ میں ایل ای ڈی اور ہیلوجن کے ذریعے ہی اڑایا گیا ہے۔

پہلے تجربے میں یہ صرف نصف سیکنڈ تک ہی پرواز کر سکا اور اس کے بعد وہ روشنی کی حدود سے دور ہوگیا۔ اس وقت اسے دھوپ سے بھی تین گنا زائد روشنی درکار ہے جس کی وجہ سے یہ گھر سے باہر پرواز نہیں کر سکتا۔

تاہم اس روبوٹ کو فضائی تحقیق، کونے کھدروں میں انسانوں کی تلاش اور دیگر بہت سے کاموں کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ ایک چھوٹے پتے پر بھی اتر سکتا ہے۔ اگلے مرحلے میں روبوٹ مکھی کو مزید بہتر بنا کر اس سورج کی روشنی میں پرواز کے قابل بنایا جائے گا۔

ڈرون اب دیواروں پر پینٹنگ بھی بنانے لگے

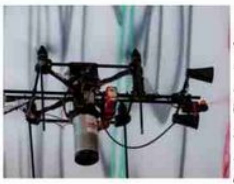

روم، اٹلی

اٹلی میں ماہرین نے چار عدد ڈرون کو ایک ساتھ استعمال کر کے ایک بڑی دیوار پر خوبصورت پینٹنگ بنانے کا عملی مظاہرہ کیا ہے جسے عام طور پر گریفیٹی کہا جاتا ہے۔ یہ مظاہرہ ایک منصوبے کے تحت کیا گیا جسے اربن فلائنگ اوپرا (یو ایف او) پروجیکٹ کا نام دیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت شہری انتظامیہ نے مختلف افراد سے کئی متاثر کن منصوبوں کی تفصیل مانگی تھی۔ یہ مقابلہ ایک ڈیزائننگ کمپنی کارلو ریٹی کمپنی نے کرایا تھا جس میں ایک ہزار لوگوں نے اپنے اپنے پروجیکٹ بھیجے جن میں سے ۱۰۰ قبول کئے گئے۔

اس پروجیکٹ کے تحت پولی ٹیکنک یونیورسٹی آف ٹیورن اور ٹیورن یونیورسٹی نے مشترکہ طور پر ڈرون کی مدد سے ایک بڑی دیوار پینٹ کرنے کا منصوبہ پیش کیا گیا جسے عملی مظاہرے کی دعوت دی گئی۔

پینٹنگ کے لیے ایک کار ساز کمپنی میں متروک دیوار کا انتخاب کیا گیا جو اٹلی کے شہر ٹیورن میں واقع ہے۔ ۲۵ اور ۲۶ جون کو پروگرام سے کنٹرول کئے گئے چار ڈرون نے پوری دیوار پر ایک خوبصورت پینٹنگ بنا ڈالی۔ مرکزی کنٹرول سسٹم نے ہر ڈرون اور رنگوں کو الگ الگ کنٹرول کیا اور ماہرین اس پورے عمل کا بغور جائزہ لیتے رہے۔

اس عمل میں ۱۴ میٹر لمبی اور ۱۲ میٹر چوڑی دیوار کا انتخاب کیا گیا جس پر تین مختلف رنگوں کی تہیں چڑھائی گئیں۔ اس میں سیاہ رنگت کو مضمون بیان کرنے میں استعمال کیا گیا۔ سرخ رنگت سے ٹیورن کی شہری زندگی اور دیگر اجزا دکھائے گئے۔ جبکہ سبزی مائل نیلگوں پرت سے پورے مضمون یا اسٹوری کا احاطہ کیا گیا۔ اس طرح ایک عمودی بڑی دیوار پر پہلی مرتبہ ڈرون سے کوئی پیچیدہ ڈرائنگ بنانے کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔

گزشتہ دنوں ڈرون کے ان گنت استعمال سامنے آئے ہیں تاہم اب وہ دن دور نہیں جب ڈرون عمارتوں پر رنگ وروغن، پینٹنگ یا تزئین وآرائش کا کام بھی کریں گے۔

امریکی صدر کا ہواوے پر پابندیوں کو نرم کرنے کا عندیہ

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے رواں سال مئی میں چینی کمپنی ہواوے کو بلیک لسٹ کرتے ہوئے پابندیاں عائد کی تھیں مگر اب وہ اس حوالے سے نظر ثانی کے لیے تیار ہیں۔ یہ دعویٰ وال اسٹریٹ جرنل کی ایک رپورٹ میں سامنے آیا۔ رپورٹ کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے چینی صدر شی جن پنگ سے ملاقات کے دوران اس بات کا عندیہ دیا کہ وہ ہواوے پر عائد کچھ پابندیوں کو اٹھاتے ہوئے امریکی کمپنیوں کو مصنوعات چینی کمپنی کو فروخت کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ انہوں نے ملاقات کے بعد کہا 'ہم ایسے آلات کی بات کر رہے ہیں جو قومی ایمرجنسی جیسے مسائل کا باعث نہیں بنیں گے'۔

خیال رہے کہ مئی میں ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک ایگزیکٹیو آرڈر جاری کرتے ہوئے ہواوے پر پابندی عائد کی تھی جس کے لیے کہا گیا تھا کہ اس کمپنی کے چینی حکومت سے قریبی روابط امریکی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں اور یہ دیگر ممالک کی جاسوسی کرتی ہے۔ ہواوے نے اس بات کو سختی سے مسترد کر دیا تھا۔

ہواوے پر پابندیوں میں نرمی دونوں ممالک کے درمیان جاری تجارتی جنگ کے حوالے سے جنگ بندی کا حصہ ہے جو ڈونلڈ ٹرمپ اور چینی صدر کی جی ۲۰ اجلاس کی سائیڈ لائن میں ہونے والی ملاقات کے دوران طے پایا۔ یہ واضح نہیں کہ ہواوے پر کس حد تک پابندیاں اٹھائی جاسکتی ہیں تاہم ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا 'ہم چین کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں کہ تجارتی معاملات پر معاہدہ کیسے طے پاسکتا ہے اور ہواوے کا مسئلہ ان مذاکرات کے اختتام تک تعطل میں رہے گا'۔

وال اسٹریٹ جرنل کو ذرائع نے بتایا کہ امریکی قومی سیکیورٹی حکام ہواوے پر پابندیوں میں کمی پر غور کر رہے ہیں تاکہ ان امریکی آلات کی نشاندہی کر سکیں جو یہ کمپنی وائرلیس نیٹ ورکس پر کنٹرول کے لیے استعمال کر سکتی ہے۔

ناسا نے زحل کے چاند کے لیے نئے مشن کا اعلان کر دیا

پیسا ڈینا، کیلیفورنیا

قارئین کو یاد ہوگا کہ چند ماہ قبل پتا چلا کہ سیارہ زحل (سیٹرن) کے ایک مشہور چاند اینسلیڈیس کی برفیلی سطح کے نیچے ایسے مرکبات موجود ہیں جن میں کاربن پایا جاتا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ کاربن والے نامیاتی مالیکیول کسی بھی جگہ زندگی کی نوید دے سکتے ہیں تاہم ماہرین کا خیال ہے کہ ٹائٹن پر بھی زندگی کا پتا دینے والے سالمات موجود ہو سکتے ہیں اور اسی لیے ناسا نے سیارہ جاتی مشن کے لیے ٹائٹن کا انتخاب کیا ہے۔ ایٹمی توانائی سے چلنے والا یہ روبوٹ سطح پر نہیں چلے گا بلکہ اپنے ۸ پنکھوں کی مدد سے ٹائٹن کی فضا میں اڑے گا اور وہاں نامیاتی مرکبات اور آثار تلاش کرے گا۔

لیکن اول تو ٹائٹن ہماری زمین سے ۱.۴ ارب کلو میٹر دور ہے دوم وہاں کی فضا میں میتھین گیس بھری ہوئی جو ہم چولہے میں جلاتے ہیں۔ تیسری رکاوٹ یہ ہے کہ ٹائٹن کا درجہ حرارت منفی ۱۷۹ درجے سینٹی گریڈ ہے۔ اس طرح یہ سب امور مل کر اس خلائی مشن کو مشکل بناتے ہیں لیکن ناسا کے ماہرین ان چیلنجز سے بخوبی واقف ہیں۔

ناسا نے اس پروجیکٹ کا نام بھنبھیری یا ڈریگن فلائی رکھا ہے۔ ٹائٹن پر ثقلی قوت زمینی قوت کے ۱۳۳.۰ حصے کے برابر ہے اور فضا زمین سے چار گنا کثیف ہے۔ ٹائٹن پر ندی، دریا اور سمندر موجود ہیں جو ہائیڈرو کاربنز پر مشتمل ہیں۔ پھر فرش پر اونچے نیچے راستے ہیں اور شاید نامیاتی برف بھی ہے۔ اسی وجہ سے ٹائٹن پر کسی گاڑی کو بھیجنا کسی بھی طرح مفید نہ ہوگا۔

ابھی منزل بہت دور ہے اور ڈریگن فلائی کو ۲۰۲۶ء میں ٹائٹن کی طرف بھیجا جائے گا جو ۲۰۳۴ء میں وہاں اترے گا۔ نیوکلیائی قوت کی بدولت اس کا ریڈیو تھرمل جنریٹر کام کرے گا اور خلائی جہاز کو ۳۶ کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرے گا۔

انجینیئروں نے پورے خلائی جہاز کو بچانے کے لیے خاص میٹریل تیار کیا ہے جو اسے تباہ کن ماحول سے بچائے گا۔ جدید ترین آلات میں ماس سپیکٹرو میٹر، گیما رے اور نیوٹران سپیکٹرو میٹر لگے ہیں۔ علاوہ ازیں جیو فزکس کے جدید ترین آلات بھی موجود ہے جو ٹائٹن کے اندر کی خبر لیں گے۔

اس مشن سے وابستہ ناسا کے ماہر تھامس زربیوکین نے کہا کہ ٹائٹن ایک غیر معمولی مقام ہے اور خود ڈریگن فلائی مشن بھی ایک انوکھا پروگرام ہے، یہ بہت دور کی ایک دنیا میں نامیاتی مرکبات کی تلاش کا اہم کام کرے گا۔

کامیابی کی پہلی شرط

وقت کا صحیح استعمال

رقیہ اقبال

آج پھر زیان پر قنوطیت کا دورہ پڑ چکا تھا، پچھلے تین ہفتوں سے وہ اپنے اسائنمنٹ مکمل کرنے کی کوششوں میں تھا لیکن تین ہفتے مکمل ہونے کے بعد بھی اس کے کام ادھورے کے ادھورے ہی تھے۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ بہت سست، کاہل، کام چور اور محنت سے جی چرانے والا تھا، بلکہ اصل مسئلہ یہ تھا کہ وہ وقت کا صحیح استعمال نہیں کر پاتا تھا اور پھر آخر میں جب کام کا بوجھ زیادہ ہو جاتا اور وقت بہت کم، تو اسے کافی مشکل پیش آتی۔ اب بھی اس کا یہی حال تھا۔ کل باس سے ڈانٹ اور دیگر کولیگز کے سامنے بے عزتی الگ تھی، یہ سوچ سوچ کر اس کے ذہنی انتشار کی سطح بلند ہوتی جا رہی تھی جو کہ اس کی سوچوں کو منفی رخ دے رہی تھی۔

وہ سوچنے لگا کہ مجھے یہ جاب چھوڑ دینی چاہیے، فضول کی دردسر، اتنے ڈھیر اسائنمنٹ کیسے تین ہفتوں میں مکمل ہو سکتے ہیں۔ ابھی وہ اسی ذہنی کشمکش میں مبتلا تھا کہ اس کے دفتر کے ساتھی کی کال آ گئی۔ اسکرین پر اپنے دوست کا نمبر جگمگاتا دیکھ کر اس کے ذہن میں ایک خیال ابھرا کہ شاید میرے ساتھی کا بھی کام نامکمل ہے، اگر ہم دونوں ہی کل کام نہ دیں تو باس کو شاید اپنی غلطی کا احساس ہو جائے کہ یہ کام تین ہفتوں کے دورانیے کے لحاظ سے بہت زیادہ تھا اور اس طرح ہم دونوں کو اضافی وقت مل جائے۔ اس خیال سے اس کی ڈھارس بندھنے لگی۔

لیکن یہ امید بھی اس وقت دم توڑ گئی جب اس کے دوست نے بتایا کہ اس کا کام تقریباً مکمل ہے، زیان نے غصے میں آ کر بری کلمات کہے بغیر ہی کال منقطع کر دی۔ دوسری طرف سے بھی شاید محض یہ خبر سنا کر اسے جلانے کے لیے کال کی گئی تھی کیونکہ کال کرنے والے کا مقصد پورا ہو چکا تھا اور پھر دوبارہ رابطہ کرنے کی بھی کوشش نہیں کی گئی۔ وہ دل ہی دل میں اپنے دوست کو مغلظات بکنے لگا، چاپلوس کہیں کا... باس کا چمچا... اب تو اس کی آخری امید بھی دم توڑ گئی تھی لہٰذا کام تو کرنا ہی تھا۔

باس کے ڈر سے اس نے پوری رات جاگ کر کسی نہ کسی طرح اسائنمنٹ مکمل کر ہی لیے۔ ایک تو رت جگے سے اس کی نیند بھی پوری نہ ہوئی تھی اور پھر کام بھی بس گزارے لائق تھا لہٰذا باس کی جانب سے بھی اس کے کام کو کوئی خاص پذیرائی نہ مل سکی۔ جبکہ اس کے دوست کے اسائنمنٹ کی پورا آفس میں دھوم مچی ہوئی تھی۔ یہ بات بھی زیان کو ہضم نہیں ہو رہی تھی۔ لیکن گھر آ کر جب اس نے ٹھنڈے دل و دماغ سے اپنا احتساب کرنا شروع کیا تو اسے اپنا آپ قصور وار نظر آنے لگا۔ اب اسے پچھتاوا ہو رہا تھا کہ اس نے اپنا قیمتی وقت فضول کاموں میں ضائع کیا جس کے نتیجے میں کوئی کام وقت پر مکمل نہ ہو سکا۔ اگر وہ اپنے آفس کے اسائنمنٹ کو ترجیح دیتا اور فضول تفریحی سرگرمیوں میں وقت کو یوں ضائع نہ کرتا تو اسے اتنی تنگی کا سامنا نہ کرنا پڑتا اور اس کے کام کو بھی سراہا جاتا۔

ایسا نہیں ہے کہ آج کا نوجوان بہت سست رفتار، اور بہانے باز ہے بلکہ کافی سرگرم، ذہین اور ہوشیار ہے، وہ بہت کچھ کرنا چاہتا ہے، اس میں سیکھنے کی لگن ہے، کچھ کرنے کا جنون ہے، لیکن اس کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ اپنا وقت ترتیب نہیں دے پاتا۔ اس کے دماغ میں کاموں کا ہجوم ہے، مجھے یہ بھی کرنا ہے، مجھے وہ بھی کرنا ہے، لیکن ان تمام کاموں کو جب وہ مناسب وقت نہیں دے پاتا تو پھر وہ وضاحت دیتا اور خود کو پرسکون رکھنے کی کوشش کرتا نظر آتا ہے کہ "مجھے وقت نہیں مل رہا"۔

لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ اگر وقت کا صحیح استعمال نہ کیا جائے اور زیادہ تر وقت سوچنے یا خیالی پلاؤ بنانے میں صرف کر دیا جائے تو پھر تمام کام ادھورے رہ جاتے ہیں اور انسان ذہنی انتشار کا شکار ہو کر روکھا، بدمزاج اور ڈپریشن کا مریض بن جاتا ہے۔ قنوطیت اور یاسیت اس پر سوار ہو کر اس کے حوصلے کمزور کر دیتی ہے۔ لہٰذا وقت کی اہمیت اور افادیت کو نظرانداز کر کے انسان بڑا آدمی بھی نہیں بن سکتا۔

اکثر طالب علم امتحانات میں تیاری نہ ہونے کا رونا روتے نظر آتے ہیں، سمسٹر کے آغاز سے وہ اپنی پڑھائی پر بالکل توجہ نہیں دیتے اور اختتام پر جب امتحانات سر پر سوار ہوتے ہیں تو انہیں یہ احساس مارڈالتا ہے کہ کاش کچھ پڑھ لیتے۔ لہٰذا امتحانات پر بھی اس کا براہ راست اثر پڑتا ہے۔ پھر وہ اپنے دوستوں، گھر والوں سے یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ بس اس دفعہ جیسے ہوا، اگلے سمسٹر میں تو آغاز سے ہی تیاری شروع کر دوں گا لیکن امتحانات کی بلا سر سے ٹلتے ہی وہ پھر ویسے ہی بے فکر ہو کر خود سے کیے گئے وعدے فراموش کر بیٹھتے ہیں۔

یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے اور وہ سمسٹر کبھی نہیں آتا کہ جب انہوں نے آغاز سے ہی تیاری کرنی ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ کالج یا یونیورسٹی لائف میں اکثر طالب علم جب وقت پر کام مکمل نہیں کر پاتے تو پھر وہ بہانے تلاش کرتے ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح ان کے دیگر ہم جماعت بھی ان کے ساتھ مل کر وقت پر کام کر کے نہ دیں تا کہ اساتذہ پر پریشر ڈال سکیں کہ اضافی وقت مہیا کیا جائے۔ لیکن وقت کی قدر نہ کرنے والے اضافی وقت ملنے پر بھی کوئی تیر نہیں مارتے اور اساتذہ کی نظروں میں اپنی عزت و توقیر بھی کھو بیٹھتے ہیں۔

زمانہ طالب علمی میں اسائنمنٹ اور اسائنمنٹ دینے والا استاد برا لگتا ہے لیکن وہ اپنا کام کیوں وقت پر مکمل نہیں کر پاتے، کیوں پڑھائی کو غیر سنجیدگی سے لیتے ہیں، کیوں وقت ضائع کرتے ہیں، یہ سوچ کر انہیں اپنا آپ برا نہیں لگتا کیونکہ آج کے نوجوان میں خود احتسابی کی عادت نہیں ہے۔ کامیابی کی پہلی شرط وقت کی قدر اور اس کا بہترین استعمال ہے۔ روزانہ اپنے کاموں کی فہرست تیار کریں اور اس کے مطابق روز کے کام روز نمٹائیں۔ اس سے نہ صرف آپ ذہنی طور پر پرسکون رہیں گے بلکہ زندگی کے ہر میدان میں کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ یاد رکھیں، جو وقت کو سنجیدگی سے نہیں لیتا اور اسے ضائع کرتا ہے وقت بھی اسے ضائع کر دیتا ہے۔

طلباء کی ذہن سازی

اساتذہ کی ذمہ داری

محمد فاروق دانش

کیا ہم پڑھے لکھے ہیں؟ کیا ہم معاشرے کے ذمے دار فرد ہیں؟ یہ اور ایسے دیگر سوالات عام بول چال میں جنم لیتے ہیں اور اہل علم افراد ایک دوسرے سے اس قسم کی بات کر کے ایک دوسرے کا چہرہ تکتے ہیں۔ اس کا جواب پڑھے لکھے افراد کیا دیں؟ ہم بتاتے ہیں کہ کسی بھی معاشرے کے لیے اس کی اولین ترجیح اور ضرورت تعلیم ہے جو اس قوم کے مہذب ہونے کی دلیل مانی جاتی ہے۔ نوجوان کسی بھی قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں اور تعلیم یافتہ قوم ہی ترقی کی منازل طے کرتی ہیں۔

مشہور مورخ ایچ جی ویلز (The Outline Of History) میں لکھتا ہے:

"دنیا کا سب سے اچھا سیاسی اور سماجی نظام مسلمانوں کے پاس تھا اور اس وجہ سے ان کو غلبہ حاصل ہوا۔" لیکن پھر وہی قوم جس کے نبی کی پہلی وحی کا پہلا لفظ "اقرا" تھا، جس کی تعلیمات میں مہد سے

لحد تک علم حاصل کرنے کا کہا گیا ہے۔ جہاں عالم کو زاہد پر فضیلت دی گئی اور عالم کی موت کو عالم کی موت کہا گیا۔ وہ قوم جو دنیا کو جہالت اور غفلت سے نکالنے کے لیے اتاری گئی تھی، صدیوں تک دنیا کی فرماں روائی کرتے کرتے آخر کار تھک گئی۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اہل مغرب کے ترقی یافتہ ہونے کا راز فقط تعلیم کے شعبے میں نمایاں کام ہے۔

آج دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ تعلیم نہیں بلکہ خواندگی ہے۔ "تعلیم زندگی کے لیے تیاری نہیں بلکہ بذات خود زندگی ہے۔" "ایک انسان اس وقت تک معاشرے کے لیے مفید نہیں بن پاتا جب تک وہ تعلیم یافتہ نہ ہو۔" پڑھی لکھی ماں ہی بہترین معاشرے کا خواب شرمندہ تعبیر کر سکتی ہے۔ یہ وہ بڑے رٹائے بیانات ہیں جو پبلک سے لے کر پرائیویٹ سیکٹر تک ہر صاحب اختیار اور اقتدار کی زبان پر ہوتے ہیں۔ حکومتی اجلاسوں، جلسوں اور این جی اوز کی بڑے ہوٹلوں میں تعلیمی کانفرنسز تک ہر مقرر جب بولتا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس سے بڑھ کر پاکستان میں تعلیمی بدحالی کا کوئی غم خوار ہی نہیں...

لیکن افسوس! تعلیمی وہی ماندگی کے دور میں ذوب کر کی جانے والی یہ تمام جوشیلی تقاریر صرف لفظوں کی حد تک محدود ہیں، عملی کوششوں سے ان کا دور دور کا کوئی رشتہ نہیں، کسی کو بھلا اس کام میں سنجیدگی نہیں۔ تعلیم انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے اور انسان کو معاشرے کا ایک فعال اور اہم جز وبنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ استاد کو فرد سازی کے فرائض کی ادائیگی کے سبب معاشرے میں اسے اس کا جائز و مقام فراہم کیا جانا ضروری ہے۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ پورے تعلیمی نظام کا مرکز و محور ایک استاد ہی ہوتا ہے۔ نصاب تعلیم جو بھی لیکن استاد اسے جس طرح چاہے پڑھا سکتا ہے۔ یہ نہ صرف نسل نو کی تربیت کرتا ہے بلکہ نسل نو کو نظریہ حیات اور اسلامی تعلیمی نظریات سے وابستہ بھی کرتا ہے۔ علوم کی ترویج و تدریس کو ذریعہ معاش نہ سمجھیں بلکہ علم کی تدریس، ترویج و اشاعت کو اخلاق کی بلندی اور کردار کی تعمیر کے لیے استعمال کریں۔ استاد کمرۂ جماعت یا مدرسہ کی چار دیواری تک ہی استاد نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ ہر پل اپنی رفتار، گفتار، کردار غرض ہر بات میں استاد ہوتا ہے۔

استاد کی ہر بات و حرکت طلبا پر اثر انداز ہوتی ہے۔ آج استاد اور شاگرد کا مقدس رشتہ کہیں کھو گیا ہے۔ استاد کا مقام مادیت پرستی اور ملازمت تک محدود ہو گیا ہے۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہ لی جائے کہ اساتذہ کی اپنی ضروریات نہیں ہوتی ہیں۔ اساتذہ کے ہاتھوں میں معاشرے کے بننے اور بگاڑ کی کلید ہونے کی وجہ سے ان کا مقام نمایاں و بلند ہوتا ہے۔

معاشرہ استاد کو اپنے نمایاں مقام پر فائز کرتے ہوئے یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ وہ دنیا کے باقی شعبوں کی طرح اپنے ہاتھ منفعت اور مراعات کی لالچ میں آلودہ نہ کریں۔ یہ ایک الگ مسئلہ ہے کہ علم کے فروغ جیسے معتبر پیشے سے وابستہ افراد نے اپنی وہ قدر و منزلت نہیں بنائی جس کے وہ مستحق تھے۔ آج کے استاد تعلیم کے فروغ کی بجائے صرف مراعات کے حصول کو ترجیح دیتے ہیں۔ پھر ستم یہ کہ نجی اکیڈمیز اور کوچنگ سینٹرز کے بے تحاشا قیام سے اساتذہ کا معیار نہ صرف متاثر ہو رہا ہے بلکہ یہ تعلیم اور اچھے اداروں سے دوری کا سبب بن رہا ہے۔ یہ کام صرف سرکاری تعلیمی اداروں میں نہیں بلکہ متعدد بھر نجی ادارے بھی شریک ہیں۔

"نوجوانی انسان کی زندگی کا اہم ترین دور ہوتا ہے۔ اس عمر میں نوجوان جو چاہے کر سکتا ہے۔ انسان اس عمر کو اگر صحیح طور سے برتنے کی کوشش کرے تو ہر قسم کی کامیابی اس کے قدم چومے گی۔ اگر اس عمر میں نوجوان بے پروائی سے زندگی گزارے گا تو اس کو اس کا خمیازہ تمام عمر بھگتنا ہوگا یا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بڑی نعمت ہیں۔ اسی لیے اس کے بارے میں خصوصی طور سے پوچھا جائے گا کہ جوانی کہاں اور کن امور میں صرف کی۔ نوجوانوں کو اپنی شخصیت سنوارنے کے لیے علم و عمل سے ناتا جوڑنا ضروری ہو جاتا ہے۔

کمپیوٹر سائنس

کی

مارکیٹ ویلیو

رابعہ شیخ

موجودہ دور ڈیجیٹل میڈیا اور کمپیوٹنگ کا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر ان دو شعبوں میں ٹیکنالوجسٹ کی مانگ دیگر شعبوں کے برعکس کہیں زیادہ ہے۔ امریکا میں کمپیوٹر سائنس کو مستقبل کا تیسرا سب سے بڑا شعبہ تسلیم کیا جا رہا ہے۔ کمپیوٹر سائنس کے مختلف مضامین میں کیریئر، طلبہ وطالبات کو دنیا کا اعلیٰ تعلیم یافتہ شہری بنانے کے ساتھ اکیسویں صدی کے ذرائع معاش سے ہم آہنگ کرنے میں بھی خاصا مددگار ہوتا ہے۔

اس کے لیے ضروری ہے کہ آج کا طالب علم کمپیوٹر سائنس کے اصولوں اور طریقہ کار پر دسترس رکھتا ہو۔ یونائیٹڈ اسٹیٹ آف لیبر اسٹیٹکس کی جانب سے بھی 2020ء کے لیے اس شعبے میں ملازمتوں کی تعداد میں اضافے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ زیر نظر مضمون، کمپیوٹر سائنس میں کیریئر بنانے کے خواہش مند طالب علموں کو مفید معلومات فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

ڈگری کے اختیارات

شعبہ کمپیوٹر سائنس، کمپیوٹر سے متعلق ان تمام تر معلومات کا احاطہ کیے ہوئے ہے، جو مسائل کو دور کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ کسی بھی طالب علم کو سب سے پہلے یونیورسٹی میں انڈر گریجویٹ طالب علم کی حیثیت سے بیچلر آف سائنس (BS) کی ڈگری حاصل کرنا ہوگی۔ بی ایس کرنے والے طالب علموں کو دوران تعلیم میتھ اور سائنس کے مختلف مضامین میں مہارت حاصل کرنا پڑتی ہے۔

میتھ اور سائنس کے مضامین پر گرفت رکھنے والے طلبا کی مارکیٹ ویلیو کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ کمپیوٹر سائنس میں بی ایس سی یا بی ایس تین یا چار سالہ ڈگری پروگرام ہوتا ہے، جس میں داخلہ اہلیت کی بنیاد پر دیا جاتا ہے۔ ملک کی مختلف جامعات میں یہ ڈگری آفر کی جاتی ہے۔

چونکہ کمپیوٹر سائنس کا نصاب سافٹ ویئر سے متعلق امور پر مشتمل ہوتا ہے، لہٰذا انڈر گریجویٹ طلبا و طالبات اس دوران کمپیوٹر کا تعارف، اس کی مختلف اقسام، کمپیوٹر لینگویجز، ان کے پروگرام اور نظری و عملی مضامین کا تفصیلی مطالعہ کرتے ہیں۔

بیچلرز مکمل کرنے کے بعد اگلا مرحلہ ایم ایس (MS) یا ایم ایس سی (MSc.) ڈگری کا ہوتا ہے۔ کمپیوٹر سائنس میں ایم ایس یا ایم ایس سی کا نصاب 2 سال پر محیط ہے، جو کمپیوٹر سائنس میں گریجویٹ کرنے والے طالب علموں (بی ایس کے طالب علم ایم ایس جبکہ بی ایس سی کے طالب علموں کے لیے ایم ایس سی) کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں نکھار کے لیے اہم ثابت ہوتا ہے۔

داخلے کے لیے بنیادی اہلیت کمپیوٹر سائنس، ریاضی، شماریات اور طبیعیات میں سے کسی ایک مضمون میں بی ایس سی یا بی ایس کی سند کا ہونا ہے جبکہ بی اے اور بی کام کی سند کے حامل ایسے امیدوار بھی داخلے کے لیے درخواست دے سکتے ہیں، جنہوں نے ریاضی میں سرٹیفکیٹ کورس کیا ہو یا شماریات میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما کر رکھا ہو۔ بی ای اور بی ٹیک کے گریجویٹس بھی داخلے کے لیے رجوع کر سکتے ہیں۔ داخلہ اہلیت کی بنیاد پر ہوتا ہے اور داخلے سے پہلے امیدوار کے لیے میلان طبع کا امتحان کامیاب کرنا ضروری قرار دیا جاتا ہے۔

میجر کورسز

کمپیوٹر سائنس میں اپنا مستقبل بنانے والے نوجوان تعارف، کمپیوٹر پروگرامنگ، ڈیجیٹل سسٹم، ڈسکریٹ اسٹرکچر، انٹرنیٹ اور ملٹی میڈیا، کمپیوٹر آرگنائزیشن اور اسمبلی لینگویج، کمپیوٹر آپریٹنگ سسٹم، سوفٹ ویئر انجینئرنگ، کمپیوٹنگ، ایتھکس اور سوسائٹی، الگورتھم اور ڈیٹا اسٹرکچر جیسے مضامین میں ڈگری حاصل کر سکتے ہیں۔

ڈگری اور کیریئر

کمپیوٹر سائنس میں مختلف ڈگریوں کے حامل طالب علموں کے لیے کیریئر کے مواقع ذیل میں درج ہیں۔

ایسوسی ایٹ ڈگری: کمپیوٹر سپورٹ اسپیشلسٹ، **کمپیوٹر ٹیکنیشن، ویب ماسٹر**

بیچلر ڈگری: کمپیوٹر سپورٹ اسپیشلسٹ، کمپیوٹر پروگرامر، سوفٹ ویئر ڈیولپر، ویب ڈیولپر، **کمپیوٹر سسٹم انالسٹ**

ماسٹر ڈگری: کمپیوٹر سائنس میں ماسٹرز ڈگری رکھنے والے طالب علموں کو مندرجہ بالا تمام کیریئرز میں اعلیٰ پوزیشن آفر کی جاتی ہیں۔

ڈاکٹوریٹ ڈگری: کمپیوٹر سائنس کے میدان میں ڈاکٹوریٹ ڈگری ہولڈر طالب علموں کو مختلف کمپنیز، آرگنائزیشن اور مشاورتی فرمز کی جانب سے ملازمت کی پیشکش کی جاتی ہے۔ کمپیوٹر سائنس پروفیشنلز کو براہ راست ملازمت پر رکھا جاتا ہے جبکہ بعض جگہوں پر یہ ملازمتیں تھرڈ پارٹی کے ذریعے آفر کی جاتی ہیں۔

تجربہ اور معلومات

ٹیکنالوجی کے میدان میں طالب علموں کے لیے تجربہ بھی اتنا ہی اہم ہوتا ہے جتنا کہ ڈگری۔ چاہے آپ کالج کے طالب علم ہوں یا یونیورسٹی کے، دوران تعلیم ہی اس شعبے میں تجربہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ تجربہ انٹرن شپ کی صورت آپ کو ملازمت کے قابل بنائے گا۔ یونیورسٹیوں کی طرف سے بھی اس حوالے سے طالب علموں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ گریجویشن مکمل کرنے سے قبل کسی بھی ادارے کی ضروریات اور قواعد و ضوابط کے تحت مخصوص مدت کے لیے انٹرن شپ کریں۔ ہر سال بہت سے ملکی و غیر ملکی ادارے طالب علموں کو گریجویشن کے دوران انٹرن شپ آفر کرتے ہیں۔ ٹیکنالوجی کے میدان میں آئے روز نئی تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں، لہٰذا آپ کو ٹیکنالوجی کے پروگرام میں ہر لمحہ بدلتی ہوئی کاروباری ضروریات اور جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ ہونا ضروری ہے۔

سبق کو اپنے الفاظ میں

لکھنا سیکھیں

عمیر حسن

اکثر اوقات طلبا اس وجہ سے پریشان رہتے ہیں کہ انہیں سبق یاد کرنے میں وقت ہوتی ہے۔ انہیں مضمون تو سمجھ آ جاتا ہے مگر وہ من وعن یاد نہیں رکھ سکتے۔ کسی بھی سبق کو بہتر انداز میں پڑھنے اور یاد کرنے کا فارمولا بس اتنا ہے کہ آپ اپنے اندر اس سبق کے لیے دلچسپی پیدا کریں۔ اس حوالے سے ایک ہنر نہایت موثر مانا جاتا ہے اور وہ ہے دوبارہ فقرے اور جملے بنانا یا اپنے الفاظ میں لکھنا۔ انگریزی زبان میں اسے ری فریزنگ (Rephrasing) کہا جاتا ہے۔

پڑھے ہوئے متن کو اپنے الفاظ میں لکھنے سے امتحانات میں سوالات کے جوابات دینے کی بنیادی ضرورت تو پوری ہوتی ہی ہے لیکن اپنے الفاظ میں اظہار خیال کرنے کی یہ عادت اگر پختہ ہو جائے تو آپ بہترین لکھاری، مصنف اور مدیر کی حیثیت سے خود کو منوا سکتے ہیں۔ یہ عمل کسی بھی سبق کو یاد کرنے سے کہیں زیادہ سودمند ہوتا ہے کیونکہ اس میں آپ کی ساری توجہ صرف متن کو پڑھنے پر مرکوز ہوتی ہے۔ جب آپ معلومات کو اپنے الفاظ میں لکھتے ہیں تو یہ عمل آپ کے لیے اسباق کو یاد کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ متن کی نقل نہ کریں بلکہ کتاب بند کر کے اس میں دی گئی معلومات کو مکمل طور پر اپنے انداز میں دوبارہ لکھنے کی کوشش کریں۔ آئیے اس کے گر اور اہم نکات جانتے ہیں۔

متن اپنے الفاظ میں لکھنا

☆ سب سے پہلے متن کو دھیان سے پڑھیں۔ جب تک آپ اس کو مکمل طور پر سمجھ نہ لیں، یہ عمل دہراتے رہیں۔ مطالعہ کرتے وقت اہم نکات لکھتے جائیں۔ ہر پیراگراف پڑھ کر ذرا رک جائیں اور سوچیں کہ اس میں کیا کہا گیا ہے، ایسے جیسے آپ نے کسی اور کو بتانا ہے۔

☆ اصل مضمون سے الفاظ مت لیجیے۔ اگر آپ کسی مفکر کی بات کو من وعن نہیں لیتے تو پھر مضمون سے الفاظ لینے سے گریز کریں، تحریر میں آپ کا اپنا اسلوب جھلکنا چاہیے۔ سائنسی اصطلاحات تو ناگزیر ہیں، باقی کی معلومات اپنے الفاظ میں لکھیے۔ کچھ طالب علم مضمون میں استعمال کردہ الفاظ کے ہم معنی الفاظ نکال لیتے ہیں مگر ایسا کرنا سرقہ بندی (Plagiarism) میں شمار ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ جملے کی بنیادی ساخت کو تبدیل کیا جائے۔

☆ مضمون کے متن میں اضافہ کرنا بھی ایک گر ہے۔ آپ کا بنیادی مقصد نقل کے بجائے ان معلومات کا استعمال ہونا چاہیے جو آپ کے اختتامی پرچے یا دلیل کی حمایت کرتی ہو۔ اس لیے موجود متن کے علاوہ بھی اپنے مضمون یا پرچے میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

☆ ماخذ یعنی source کا حوالہ دینا مت بھولیے۔ جب آپ کام مکمل کر چکیں تو ماخذ کا حوالہ دیں کہ یہ معلومات آپ نے کہاں سے حاصل کی ہیں۔ حوالہ کبھی حاشیوں میں متن کے اندر آتا ہے، کبھی مضمون کے آخر میں تو کبھی مذکورہ معلومات کے صفحے کے آخر میں۔ ایسا کرنا مضمون سے باہر حاصل کردہ معلومات کے لیے اشد ضروری ہے۔

ماچس کی ایجاد

محمد حمزہ

پیارے بچو! آج ہم آپ کو ماچس کی کی ایجاد کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ آگ، جہاں خطرناک ہے، وہاں ضرورت بھی ہے۔ انسان لاکھوں برس سے آگ کا استعمال کرتا آ رہا ہے۔ قدیم زمانے میں پتھر کو رگڑ کر آگ جلائی جاتی تھی۔ کوئی بھی ایسی چیز ایجاد نہیں ہوئی تھی، جس کے ذریعے آسانی سے آگ جلائی جا سکے۔ آخر ایک برطانوی ادویات ساز سے اتفاقاً ماچس ایجاد ہوگئی۔ یہ 1826ء کا واقعہ ہے۔ جان واکر چند کیمیائی مادوں کو ایک برتن میں ایک تیلی کے ذریعے آپس میں ملا رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ تیلی کے سرے پر ایک سوکھا ہوا گولا سا بن گیا ہے۔ اس نے غیر ارادی طور سے تیلی کے سرے کو رگڑ کر سوکھا ہوا مادہ اتارنے کی کوشش کی تو ایک دم آگ جل اٹھی۔ اس طرح بالکل اتفاقاً ماچس ایجاد ہوگئی۔ اس نے اس ماچس کا نام "فرکشن لائٹس" رکھا۔ تیلیاں تین انچ لمبی تھیں۔ ڈبیا کے ایک طرف ریگ مال لگا ہوا تھا، جس پر تیلیوں کو رگڑ کر جلایا جاتا تھا۔

اس کے بعد سیموئل جونز نے ماچس کی نقل بنائی۔ اس نے اپنی ماچس کا نام "لوسی فر" رکھا۔ اس کی تیلیاں چھوٹی تھیں اور ڈبیا بھی چھوٹی تھی، جسے ساتھ رکھنا آسان تھا۔ آگ جلانے کے لیے سلفر استعمال کیا جاتا تھا۔ فرانسیسی کیمیا داں ژاں چانسل نے 1805ء میں پہلی ایسی ماچس ایجاد کی جس کی تیلیوں کے سرے پر چینی اور پوٹاشیم کلوریٹ لگایا جانے لگا۔ اس سرے کو مرتکز سلفیورک تیزاب میں ڈبو کر جلایا جاتا تھا۔ ژاں چانسل کی بنائی ہوئی ماچس کی تیلیاں جلانا خطرناک تھا۔ کیمیائی مادوں کا آمیزہ کلورین ڈائی آکسائیڈ نامی پیلے رنگ کی بدبودار گیس پیدا کرتا تھا، جو کسی بھی چیز سے چھونے پر بھڑک کر کے پھٹ جاتی تھی۔ آج کل ماچس سرخ فاسفورس سے بنائی جاتی ہیں۔ سرخ فاسفورس زہریلی نہیں ہوتی۔ اسے جوہان ایڈورڈ لنڈسٹروم نے دریافت کیا تھا۔

اخبار کا مطالعہ انسان کو معاشرے سے جوڑتا ہے

نداسکینہ صدیقی

اخبار کا مطالعہ انسان کو معاشرے سے جوڑتا ہے۔ "اخبار" خبروں کا ذخیرہ اور دنیا بھر کی معلومات سے آشنا کرنے کا اہم ذریعہ ہوتے ہیں۔ کئی سال پہلے ہر گھر میں ناشتے کی میز پر یہ اخبار لازمی ہوتا۔ ناشتے کے ساتھ ساتھ اخبار کا مطالعہ بھی کیا جاتا۔ بڑے بوڑھے اپنے دن کا آغاز اس کو پڑھ کر کرتے تھے۔ صبح سویرے اس کے آنے کا انتظار بہت شدت سے کیا جاتا تھا، گھر کے بزرگ اگر پڑھ نہیں سکتے تو گھر کے بچے انہیں اخبار پڑھ کے سناتے تھے۔ اس وقت نوجوانوں کو بھی اس کو پڑھنے کا شوق تھا۔ بچے اپنی دلچسپی کی چیز تلاش کرتے تھے۔ خواتین، پکوان کی تراکیب، گھر کی آرائش، سلائی کڑھائی کے طریقے اور دیگر دلچسپی کی چیز پڑھا کرتی تھیں، مگر پھر وقت نے کروٹ لی۔ دیگر چیزوں کی طرح پڑھنے کے طور طریقے بھی بدل گئے۔

ہر چیز سمٹ کر انگلیوں کی چند حرکات میں تبدیل ہو گئی۔ لوگ اخبار موبائل فونز اور کمپیوٹر پر پڑھنے لگے۔ وقت اور آگے بڑھا، سوشل میڈیا نے ایسا رنگ جمایا کہ

اب ہر خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل جاتی ہے جس کی وجہ سے لوگوں نے اخبار کا مطالعہ کرنا کم کر دیا۔ لیکن ابھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو اخبار بینی کا شوق رکھتے ہیں اور باقاعدگی سے پڑھتے بھی ہیں، ان کے دن کا آغاز آج بھی اخبار پڑھ کر ہی ہوتا ہے۔ البتہ نئی نسل تو اخبار کی اہمیت سے زیادہ آگاہ نہیں۔ وہ اپنا زیادہ وقت سوشل میڈیا پر گزارتی ہے، جب کہ سوشل میڈیا پر خبر کی وہ اہمیت نہیں ہوتی جو اخبار میں ہوتی ہے۔ اخبار کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔

دنیا میں سب سے پہلا اخبار "ایکٹا ڈیورنا (Acta Diurna)" روم 59BC میں اور پہلا ویکلی اخبار "ریلیشن (Relation)" 1605ء میں شائع ہوا۔ آج بھی مغربی ممالک میں اخبار کی اہمیت ہے۔ آج بھی اخباری خبروں پر یقین کرتے ہیں۔ اخبار کے مطالعے کے رجحان کو مزید فروغ دینے کے لیے آل پاکستان نیوز پیپر سوسائٹی (اے پی این ایس) کی جانب سے گزشتہ سال 25 ستمبر کو "نیشنل ریڈنگ نیوز پیپر ڈے" منانے کا اعلان کیا گیا تھا۔

اس دن کا انتخاب 25 ستمبر 1690ء کو امریکا سے شائع ہونے والے پہلے "ملٹی پیپر اخبار" (publick occurrences) کی اشاعت کی مناسبت سے کیا گیا تھا۔ اس دن کو منانے کا مقصد نوجوانوں میں مطالعہ اور اخبار بینی کے رجحان میں اضافہ کرنا اور ان کو اس جانب راغب کرنا ہے۔ اس دن کے حوالے سے ہم نے ملک کے چند نامور لوگوں سے ان کے خیالات جاننے کی کوشش کی تو اس بارے میں ان کی رائے اور نظریات اخبار بینی کی اہمیت پر مبنی ہیں۔

وہ اوقات جب پانی ''نہ'' پینا صحت کیلئے بہت فائدہ مند ہوتا ہے

بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جو کھانا یا ورزش پانی پیے بغیر کر سکتے ہوں۔ ویسے تو ہمارے جسم کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے مگر اس کا بہت زیادہ استعمال بھی سنگین امراض کا باعث بن سکتا ہے۔ تو یہ اچھا خیال ہے کہ پانی کی مقدار کو جسمانی ضروریات کے مطابق محدود کردیا جائے، مگر ڈان کے مطابق کچھ کام یا چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کے دوران پانی پینے سے گریز کرنا بہتر ہوتا ہے۔

سونے سے قبل پانی پینے سے گریز کرنے کی دو وجوہات ہیں، ایک تو یہ کہ بستر پر جانے اس سیال کا استعمال نیند کو متاثر کرسکتا ہے، اس عادت کے نتیجے میں رات کو پیشاب کے لیے اٹھنا پڑسکتا ہے جبکہ سونے میں بھی معمول سے زیادہ وقت لگ سکتا ہے۔ اسی طرح دوسری وجہ کا تعلق گردوں سے ہے۔ جیسا آپ کو علم ہوگا کہ دن کے مقابلے میں رات کو گردے اپنے افعال سست روی سے سرانجام دیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ کچھ افراد کو صبح اٹھنے پر چہرے اور ہاتھ پیر سوجنے کی شکایت کا سامنا ہوتا ہے۔ رات کو سونے سے قبل پانی پینا ایسے افراد میں یہ مسئلہ بڑھا سکتا ہے۔

ورزش کے دوران

ایک تحقیق کے مطابق ورزش کے دوران پانی پینا منفی اثرات کا باعث بن سکتا ہے، ورزش کے دوران جسمانی درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے جس سے گرمی کا احساس ہوتا ہے، مگر خود کو ٹھنڈا کرنے کے لیے زیادہ پانی پینا مختلف اثرات جیسے سردرد، متلی، سر چکرانے وغیرہ کا باعث بن سکتا ہے۔ اسی طرح امراض قلب کے شکار افراد اگر ورزش کے دوران پانی استعمال کریں تو دل پر بوجھ بڑھنے کا امکان ہوتا ہے، اسی لیے ڈاکٹر ورزش کے بعد ہی پانی پینے کا مشورہ دیتے ہیں۔

پیشاب کی رنگت ختم ہوجانا

بے رنگ پیشاب اس بات کی نشانی ہے کہ جسم میں پانی کی مقدار زیادہ بڑھ چکی ہے، اس کی وجہ دن بھر میں زیادہ پانی پینا ہوتا ہے۔ ایسا ہونے سے جسم میں سوڈیم کی سطح کم ہوتی ہے جو کہ مختلف طبی مسائل بشمول ہارٹ اٹیک کا خطرہ بن سکتی ہے۔ مرچوں کا احساس کم کرنے کی کوشش زیادہ مرچ مصالحے کے بعد اگر جلن کا احساس ہو رہا ہو تو پانی پینے سے گریز کرنا چاہیے، مرچوں میں موجود ایک مالیکیول اسی وقت تحلیل ہوتا ہے جب پانی کی جگہ ٹھوس سیال جیسے دودھ کو پیا جائے۔ اگر مرچوں کے اوپر پانی پیا جائے تو وہ مالیکیول برقرار رہتا ہے اور منہ سے غذائی نالی تک پھیل سکتا ہے، جس سے صورتحال زیادہ بدتر ہوسکتی ہے۔

کھانے سے قبل، دوران یا بعد میں پینا کھانے کے دوران پانی پینا بدہضمی کا باعث بن سکتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا منہ لعاب دہن بناتا ہے جس میں ایسے انزائمے ہوتے ہیں جو صحت مند نظام ہاضمہ کے لیے ضروری ہیں۔ کھانے کے دوران پانی پینا اس عمل کو کم کردیتا ہے جس کے نتیجے میں جسم غذا ہضم نہیں کرپاتا جو وقت گزرنے کے ساتھ معدے کے لیے نقصان پہنچانے کا باعث بنتا ہے۔ خیال رہے کہ ٹھنڈا پانی پینا اس صورتحال کو مزید بدتر کرسکتا ہے۔

سمندری پانی

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ سمندر پانی پینے سے گریز کرنا چاہیے مگر بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ یہ صحت کے لیے نقصان دہ کیوں ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ سمندری پانی مختلف وائرسز سے بھرا ہوتا ہے جو نقصان پہنچاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ غلطی سے بھی یہ پانی منہ میں چلا جائے تو اسے فوری تھوک دینا چاہیے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ سمندری پانی میں نمک کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے اور جسم کو اسے خارج کرنے کے لیے بہت زیادہ خالص پانی کی ضرورت پڑسکتی ہے جس کا نتیجہ سنگین ڈی ہائیڈریشن کی شکل میں نکل سکتا ہے۔ اگر پہلے ہی بہت زیادہ پانی پی چکے ہوں اوپر لکھا تو جا چکا ہے مگر پھر یاد دلاتے جائیں کہ بہت زیادہ پانی پینا سوڈیم کی سطح کم کرکے ناخوشگوار اثرات کا باعث بن سکتا ہے۔ اسی طرح یہ عادت گردوں کے لیے بھی نقصان دہ ہے کیونکہ انہیں خون میں موجود اہم اجزاء کو ریگولیٹ کرنے کا کام چھوڑ کر پانی کے اخراج کے لیے زیادہ محنت کرنا پڑتی ہے

چوہے میں ایچ آئی وی کو مکمل طور پر ختم کرنے کا پہلا کامیاب تجربہ

واشنگٹن

طبی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک جانور کے ماڈل سے انسانی ایچ آئی وی کو مکمل طور پر ختم کیا گیا ہے۔ ماہرین نے اس اہم کام کو دو مراحل میں انجام دیا ہے۔

تاہم اس کے لیے ماہرین نے چوہے کے جینوم (جینیاتی سیٹ) میں ایک قدرے نئی ٹیکنالوجی کے ذریعے تبدیلیاں بھی کی ہے۔ پہلے مرحلے میں لانگ ایکٹنگ سلو ایفیکٹو وریلیز (لیزر) کا عمل کیا گیا ہے جو اینٹی ریٹرو وائرل تھراپی کی ایک قسم ہے۔

اس کے بعد کرسپر، سی ایس نائن جین ایڈیٹنگ ٹیکنالوجی کے ذریعے وائرس سے متاثرہ ڈی این اے نکال باہر کیا گیا ہے۔ ماہرین نے اس سارے عمل کی تفصیل مشہور سائنسی جریدے نیچر میں پیش کی ہے۔ واضح رہے کہ چوہے میں انسانی ایچ آئی وی موجود تھا۔

ماہرین نے بتایا ہے کہ انہوں نے خلیات (سیل) اور بافتوں (ٹشوز) سے متاثرہ وائرس نکالنے کا کام کیا اور ایک تہائی جانوروں میں کامیابی ملی۔ یہ تحقیق کامل خلیلی اور ان کے ساتھیوں نے کی ہے جو لیوس کاٹز اسکول آف میڈیسن میں تحقیق کر رہے ہیں۔

'اگر ان دو طریقوں میں سے صرف ایک کیا جاتا تو وائرس دوبارہ لوٹ آنے کے سو فیصد خدشات تھے۔ اسی لیے کرسپر سی ایس نائن اور اینٹی ریٹرو وائرل تھراپی کو ایک ساتھ آزمایا گیا اور یوں چوہے سے ایچ آئی وی سو فیصد ختم ہوگیا،' پروفیسر کامل خلیلی نے کہا۔

عالمی اداروں کے مطابق صرف ۲۰۱۷ میں پوری دنیا میں ایچ آئی وی کے ساتھ رہنے والے لوگوں کی تعداد تین کروڑ ۶۹ لاکھ تھی اور اسی سال مزید ۱۸ لاکھ لوگوں تک یہ وائرس منتقل ہوگیا۔ ضروری نہیں کہ ایچ آئی وی سے ایڈز کا مرض لاحق ہو لیکن کسی نہ کسی مرحلے میں اس وائرس کے حامل افراد ایڈز کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں یا ان میں خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔

ایڈز کا وائرس جسمانی رطوبتوں اور خون کی منتقلی کے ذریعے پھیلتا ہے اور امنیاتی نظام کو تباہ کردیتا ہے۔ ایڈز کے مریض اگر کوئی علاج نہ کروائیں تو بمشکل تین یا چار برس تک ہی زندہ رہ سکتے ہیں۔

صرف ۸ دن میں گردے کی پتھری سے نجات پانے کا قدرتی نسخہ

برمنگھم

گردے کی پتھری آج کے دور میں عام پایا جانے والا مسئلہ بن چکا ہے۔ یہ پتھری عام طور پر کیلشیم کی کنکروں جیسی ہوتی ہے جو گردوں کے فعل میں خرابی کی وجہ سے ان میں جمع ہوتی رہتی ہے۔ پتھری طویل عرصے تک گردے کے کسی ایک حصے میں جمع رہ سکتی ہے لیکن جب یہ اپنی جگہ چھوڑتی ہے تو بے حد تکلیف کا سبب بنتی ہے۔ گردے سے خارج ہوکر یہ مثانے تک آتی ہے اور پیشاب کی نالی کے ذریعے خارج ہوتی ہے۔ یہ ایک سست اور طویل عمل ہے جس کے دوران مریض کو بے پناہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

عموماً اس کا علاج آپریشن ہی بتایا جاتا ہے لیکن ماہرین کے مطابق کچھ قدرتی غذائیں بھی اس مسئلے کے حل کے لئے تیر بہدف نسخہ ہیں۔ ویب سائٹ Natural BoxCare کے مطابق گردوں کی پتھری کے خاتمے کے لئے ایک ایسا ہی مفید نسخہ لیموں کے رس، زیتون کے تیل اور آب جو سے تیار کیا جاسکتا ہے۔ لیموں پتھری کو تحلیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، جو کی وجہ سے پیشاب کی نالی کا تناؤ کم ہوجاتا ہے، اور زیتون کا تیل اسے ضروری چکناہٹ فراہم کرتا ہے۔

یہ نسخہ تیار کرنے کے لئے زیتون کا تیل سو ملی لیٹر، آب جو سو ملی لیٹر، اور لیموں کا رس درکار ہوگا۔ ان تینوں چیزوں کو بہت اچھی طرح مکس کرلیں اور روزانہ صبح نہار منہ تقریباً ۵۰ ملی لیٹر مقدار استعمال کریں۔ باقاعدگی سے استعمال کریں تو تقریباً ۴ سے پانچ دن بعد پیشاب کی رنگت قدرے زیادہ پیلی محسوس ہونے لگے گی، جس کا مطلب ہے کہ نسخہ کام کررہا ہے۔ عموماً تقریباً ۸ دن میں مسئلہ مکمل طور حل ہوگا۔

تلی ہوئی غذائیں کھانے کا شوق جان لیوا بیماری کا شکار بنائے

بہت زیادہ تلی ہوئی غذاؤں کو کھانا خون کی شریانوں کے مسائل بڑھا کر امراض قلب کا شکار بنا سکتا ہے۔

یہ بات امریکا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آئی۔ وی اے بوسٹن ہیلتھ کیئر سسٹم ہاسپٹل کی تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ تلی ہوئی غذائیں جیسے فرنچ فرائیز یا ڈبلکر کو کھانا دل کی شریانوں کے مرض سی اے ڈی کا خطرہ بڑھانے کا باعث بنتا ہے۔ اس تحقیق کے دوران ڈیڑھ لاکھ سے زائد رضاکاروں کی غذائی عادات کا جائزہ لیا گیا اور معلوم ہوا کہ ڈیپ فرائی غذائیں دل کی صحت کے لیے تباہ کن ثابت ہوتی ہیں۔

تحقیق کے مطابق جب تیل کو گرم کیا گیا جاتا ہے تو اس میں ایسا کیمیکل خارج ہوتا ہے جو بلڈ پریشر بڑھانے کے ساتھ ساتھ صحت کے لیے فائدہ مند کولیسٹرول کی سطح کم کرتا ہے۔ عام طور پر تلی ہوئی غذاؤں میں چکنائی اور کیلوریز بہت زیادہ ہوتی ہیں جس کے نتیجے میں شریانیں بلاک ہونے لگتی ہیں اور ہارٹ اٹیک کا خطرہ بڑھتا ہے۔ سی اے ڈی امراض قلب میں سب سے عام بیماری ہے اور اس کے دوران دل کی جانب جانے والی سب سے اہم شریان کو نقصان پہنچتا ہے۔

محققین نے یہ بھی دریافت کیا کہ ڈیپ فرائی غذاؤں کا زیادہ استعمال موٹاپے، ذیابیطس ٹائپ ٹو، ہارٹ فیلیئر اور ہائی بلڈ پریشر کا خطرہ بھی بڑھاتی ہیں۔ اس تحقیق کے نتائج طبی جریدے جرنل کلینیکل نیوٹریشن میں شائع ہوئے۔

گزشتہ سال ایک تحقیق میں عالمی ادارہ صحت نے بتایا تھا کہ کوکنگ آئل اور گھی میں شامل کی جانے والی مختلف سبزیوں، نباتات اور جانوروں سے حاصل کی گئی ٹرانس فیٹ یعنی چکنائی اور چربی انسانی صحت کے لیے مضر ہے، جس سے امراض قلب سمیت کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

ڈبلیو ایچ او کی رپورٹ کے مطابق گھی اور کوکنگ آئل میں جدید طریقے اور فیکٹریوں کے اندر شامل کی جانے والی چکنائی اور چربی سے انسان مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوکر موت کے منہ میں جا رہے ہیں۔ کھانوں میں استعمال ہونے والے کوکنگ آئل اور گھی میں پائی جانے والی چربی اور چکنائی سے دنیا بھر میں سالانہ پانچ لاکھ ہلاکتیں ہوتی ہیں۔

سینے اور معدے کی جلن رفع کرنے میں دودھ مفید قرار

پینسلوانیہ

سینے اور معدے کی جلن کم کرنے کے لیے ایک گھریلو ٹوٹکا دودھ بھی ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ مرغن اور مصالحے دار غذاؤں کی سوزش کم کرتا ہے۔ لیکن اب ماہرین نے اس کیسائنسی ثبوت پیش کردیئے ہیں۔

چکنائی والا یا چکنائی کے بغیر دودھ دونوں ہی مرچ مصالحوں کی شدت کم کرتے ہیں۔ اگرچہ میٹھے مشروب بھی اس جلن کو کم کرسکتے ہیں لیکن سافٹ ڈرنکس اس میں کوئی کردار ادا نہیں کرتیں۔

پینسلوانیا اسٹیٹ یونیورسٹی نے اس ضمن میں ایک چھوٹا سا مطالعہ کیا ہے جس میں بہتر افراد پر سات مختلف اقسام کے مشروبات آزمائے گئے تھے۔ اس تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ چکنائی کے ساتھ اور چکنائی کے بغیر دودھ منہ اور معدے جلن دور کرنے میں سب سے بہترین ثابت ہوتے ہیں۔

مرچوں میں جلن پیدا کرنے والا ایک مرکب عام پایا جاتا ہے جسے کیپسیسن کہا جاتا ہے۔ یہ منہ اور معدے میں جلن پیدا کرتا ہے۔ دودھ میں موجود خاص پروٹین اس کی شدت اور جلن کو ماند کرتے ہیں۔

لیکن ماہرین نے کہا ہے کہ اس جلن کو بیئر اور شراب نوشی سے کم نہیں کیا جاسکتا اور اس سے جلن مزید بڑھ جاتی ہے۔ دوسری جانب سافٹ ڈرنک اور سوڈا بھی اس ضمن میں مفید نہیں ہوتے۔

ماہرین نے رضاکاروں کو پہلے کیپسیسن والا ایک مشروب دیا اور اس کے بعد شدت کم کرنے کے لیے پانی، کولا، چیری کے ذائقے والا کول ایڈ، کاربونیٹ پانی، بغیر الکحل والی بیئر، چکنائی والا اور اس کے بغیر دودھ پینے کو دیا۔

مرچ مصالحوں والی غذائیں کھانے کے بعد دودھ پینے سے منہ، سینے اور معدے کی جلن کم ہوجاتی ہے اور یہ عمل سالماتی سطح پر ہوتا ہے۔ تقریباً تمام اقسام کی مرچوں میں کیپسیسن پایا جاتا ہے اور دودھ اس کی شدت کم کرتا ہے۔

پیاز کا رس سر پہ لگائیں اور پھر کمال دیکھیں

لندن

بہت سے لوگ بال گرنے کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں اگرچہ روزانہ ۵۰ سے ۱۰۰ بال گرنا معمول کی بات ہے لیکن زیادہ بال گرنے سے لوگ خاصے پریشان ہوجاتے ہیں۔ گنجا پن شکل میں ناخوشگوار تبدیلی پیدا کردیتا ہے جس سے متاثرہ شخص کے اعتماد میں بھی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ یوں تو بالوں کو گرنے سے بچانے کے کئی طریقے ہیں جو بالوں کو گرنے سے توقتی طور پر روک دیتے ہیں لیکن ان کے بالوں پر مضر اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں۔

آج ہم آپ کو پیاز کی اس خصوصیت سے آگاہ کرنے جارہے ہیں جو نہ صرف آپ کے بالوں کو گرنے سے روکتی ہے بلکہ گرے ہوئے بال واپس لانے میں بھی معاون ثابت ہوتی ہے اور اس کا کوئی مضر صحت پہلو بھی نہیں۔

آپ پیاز کا جوس نکال کر اسے سر پر لگا سکتے ہیں یا پھر اسے دیگر جڑی بوٹیوں میں ملا کر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ پیاز میں سلفر وافر مقدار میں پایا جاتا ہے جو کھوپڑی پر لگانے سے دوران خون کو بہتر بناتا ہے اور اس سے ''کولیجن ٹشوز'' کی پیداوار میں بھی اضافہ ہوتا ہے جو بالوں کی نشوونما میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

آپ جوسر مشین کے ذریعے پیاز کا جوس نکال سکتے ہیں یا پھر ۴ سے ۵ کاٹے ہوئے پیاز پانی میں دس منٹ تک ابال کر پانی کو ٹھنڈا کرکے چھان لیں اور بالوں میں شیمپو کرنے کے بعد استعمال کریں۔ اگر آپ پیاز کی بو برداشت کرسکتے ہیں تو سارا دن بھی یہ جوس سر پر لگا رہنے دیں لیکن اگر آپ کو اس سے پریشانی ہوتی ہے تو ایک گھنٹے بعد صاف پانی سے سر کو دھولیں۔

جینوم سے ایچ آئی وی کا خاتمہ کرنے میں کامیابی

سائنسدانوں نے پہلی بار ادویات اور جین ایڈیٹنگ کی مدد سے لیبارٹری کے چوہے کے پورے جینوم میں ایچ آئی وی کو ختم کرنے میں کامیابی حاصل کرلی۔ اس کامیابی سے سائنسدانوں کو توقع ہے کہ اس دو نکاتی طریقہ کار کی مدد سے اس لاعلاج مرض کے شکار انسانوں کے لیے پہلی بار علاج تشکیل دیا جائے گا اور انسانوں پر اس کی آزمائش اگلے سال سے شروع ہوگی۔

اب تک صرف دو افراد کے ایچ آئی وی کا علاج ہوسکا ہے جو کہ دونوں بلڈ کینسر کا شکار تھے اور ایک خطرناک بون میرو ٹرانسپلانٹ کے عمل سے گزر کر دونوں بیماریوں سے نجات پانے میں کامیاب ہوئے۔ مگر یہ طریقہ کار ہر ایک پر کام نہیں کرتا بلکہ کچھ کے لیے جان لیوا بھی ثابت ہوسکتا ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ مریض ایچ آئی وی اور کینسر دونوں بیماریوں کا شکار ہوں۔

امریکا کی نبراسکا یونیورسٹی کے ماہرین نے ایچ آئی وی سے نجات دلانے والے نئے طریقہ کار کو دریافت کرنے میں کامیابی حاصل کی جو کہ پانچ سال سے اس پر کام کررہے تھے۔ اس طریقہ کار میں انہوں نے آہستگی سے اثر کرنے والی ادویات اور جین ایڈیٹنگ کریسپر کاس ۹ کا استعمال کیا اور اس کے نتیجے میں لیبارٹری کے ایک تہائی چوہوں کے مکمل جینوم سے ایچ آئی وی کو ختم کرنے میں کامیاب رہے۔

محققین کا کہنا تھا کہ اس کامیابی پر ہمیں یقین ہی نہیں آیا، پہلے تو ہمیں لگا کہ یہ اتفاق ہے یا گراس میں کوئی گڑبڑ ہے، مگر کئی بار اس عمل کو دہرانے کے بعد ہمیں یقین آیا ہے کہ ہم نے بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ طبی جریدوں نے بھی ہم پر یقین نہیں کیا اور کئی بار ہمارے مقالے کو مسترد کیا گیا اور ہم بڑی مشکل سے یقین دلانے میں کامیاب ہوئے کہ ایچ آئی وی کا علاج اب ممکن ہے۔

ایچ آئی وی سے نجات اس لیے لگ بھگ ناممکن ہوتی ہے کیونکہ یہ وائرس جینوم کو متاثر کرتا ہے اور خود کو خفیہ مقامات پر چھپا کر کسی بھی وقت دوبارہ سر اٹھالیتا ہے۔ ویسے اس وقت ایسی انتہائی موثر ادویات موجود ہیں جو اس وائرس کو دبا دیتی ہیں اور مریض میں یہ وائرس ایڈز کی شکل اختیار نہیں کرپاتا جس سے صحت مند اور لمبی زندگی گزارنا ممکن ہوجاتی ہے، تاہم یہ ادویات ایچ آئی وی کو ختم کرنے میں ناکام رہتی ہیں۔ اب محققین اس نئے طریقہ کار کو بندروں پر آزمائیں گے اور توقع ہے کہ اگلے سال موسم گرما میں انسانوں پر اس کا ٹیسٹ شروع ہوگا۔

محققین کا کہنا تھا کہ ابھی اسے مکمل علاج قرار نہیں دیا جاسکتا ہے، نگران کا کہنا ہے کہ کم از کم یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ ایچ آئی وی کا مکمل علاج ممکن ہے۔

موٹاپے سے نجات پانے کے لیے ورزش

کیا آپ بڑھتے جسمانی وزن سے پریشان ہیں؟ اگر ہاں تو اس سے نجات کے لیے روزانہ ایک ہی وقت ورزش کرنا عادت بنالیں۔ یہ بات امریکا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آئی۔

دی میریام ہاسپٹل کی تحقیق میں بتایا گیا کہ روزانہ ایک ہی وقت ورزش کرنا عادت بنالینا جسمانی وزن کو صحت مند سطح پر برقرار رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ اس تحقیق کے دوران ۳۷۵ افراد کے روزمرہ کے معمولات کا جائزہ لیا گیا اور نتائج سے معلوم ہوا کہ ایک ہی وقت ورزش کرنا ایک عادت بن جاتا ہے جس سے لوگوں کے لیے جسمانی طور پر فٹ ہونا آسان ہوجاتا ہے۔

محققین کا کہنا تھا کہ ہفتہ بھر میں ڈھائی گھنٹے کی معتدل یا سخت ورزش کرنا صحت کو بہتر بنانے کے لیے ضروری ہوتا ہے اور طویل المعیاد بنیادوں پر اس کے نتیجے میں جسمانی وزن میں کمی لانے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے پہلے ایک تحقیق میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ ایک مخصوص وقت سے پہلے ناشتہ کرلینا موٹاپے سے بچانے بلکہ اس سے نجات کے لیے مددگار ثابت ہوتا ہے۔

تل ابیب یونیورسٹی اور ہبیرو یونیورسٹی کی مشترکہ تحقیق میں بتایا گیا کہ ناشتہ نہ کرنے کی عادت نہ صرف موٹاپے بلکہ مختلف امراض جیسے ذیابیطس ٹائپ ٹو، بلڈ پریشر اور امراض قلب وغیرہ کا خطرہ بڑھاتی ہے۔ تحقیق میں بتایا گیا کہ ناشتہ کرنے سے کھانے کے بعد کے گلوکوز اور انسولین کے ردعمل کو ریگولیٹ کرنے میں مدد ملتی ہے جبکہ گلیسمیک کنٹرول بہتر ہوتا ہے۔ تحقیق کے مطابق صبح ساڑھے ۹ بجے سے پہلے ناشتہ کرنا میٹابولزم ریٹ کو بہتر کرکے جسمانی وزن میں کمی میں مدد دیتا ہے۔

محققین کا کہنا تھا کہ ناشتہ نہ کرنا نہ صرف میٹابولزم کو متاثر کرتا ہے بلکہ جسمانی سستی کا باعث بھی بنتا ہے کیونکہ دماغ کو اپنے افعال کے لیے ایندھن کی ضرورت ہوتی ہے اور ناشتہ نہ کرنے پر وہ دن کے کسی بھی حصے میں کسی بھی چیز کی خواہش کرنے لگتا ہے، جس سے طویل المعیاد بنیادوں پر وزن بڑھتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اچھا ناشتہ کاربوہائیڈریٹس اور پروٹین پر مشتمل ہوتا ہے جو بے وقت کھانے کی خواہش کو کم کرنے کے لیے ساتھ بسیار خوری کو کنٹرول کرنے میں مدد دیتا ہے۔

کھانا کھانے کے مخصوص اوقات

کیا آپ نے کبھی رات کا کھانا کسی کام میں پھنسے ہونے کی وجہ سے کافی دیر کے لیے ملتوی کردیا؟ یا زیادہ دیر تک سونے کی وجہ سے ناشتے کو چھوڑ دیا؟ کیا دیر سے کھانا یا نہ کھانا کچھ زیادہ بڑا مسئلہ نہیں؟

اگر تو آپ ایسا سوچتے ہیں تو درحقیقت متعدد امراض کو دعوت دے رہے ہوتے ہیں۔ یہ انتباہ برطانیہ میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آیا۔

تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ کھانے کے اوقات میں غیر معمولی تبدیلیاں موٹاپے، ہائی بلڈ پریشر اور ذیابیطس ٹائپ ٹو جیسے امراض کے خطرات بڑھاتی ہیں چاہے آپ کم کیلوریز کو ہی جسم کا حصہ کیوں نہ بنائیں۔

تحقیق کے مطابق معمول کے اوقات میں خوراک کا استعمال کرنے والے افراد جسمانی لحاظ سے موٹاپے کے شکار نہیں ہوتے تاہم دیر سے یا چھوڑ دینے کے عادی افراد موٹاپے کے شکار ہوجاتے ہیں۔

محققین کا تو کہنا تھا کہ اگرچہ کھانے کے اوقات میں تبدیلی یا ان سے منہ موڑنا بظاہر کسی قسم کے نقصان کا باعث نظر نہیں آتے مگر اس کے نتیجے میں میٹابولزم اور جسمانی گھڑی کا نظام بری طرح متاثر ہوتا ہے۔

سپورٹس صورت حال

کسی بھی عوامی مسئلہ کیلئے ’’صورتحال‘‘ کو ان نمبرات پر فون کریں:
0194-2477545, 9419069641

ابتدائی جھٹکوں سے بچتے ہوئے مضبوط شراکت داریاں قائم کرنا ہوں گی

ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان دلچسپ مقابلہ

(مانیٹرنگ ڈیسک)

خواتین ٹی 20- ایشیا کپ کے فائنل میں ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان ہونے والے مقابلے میں اسپن گیند بازی کا کردار انتہائی اہم رہنے کی توقع ہے۔ ٹورنامنٹ میں ہندوستانی اسپن گیند بازوں نے اب تک 26 وکٹیں حاصل کی ہیں، جو کسی بھی ٹیم کے اسپن گیند بازوں سے زیادہ ہیں۔ سری لنکا کے اسپن گیند باز 25 وکٹوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں۔ ایسے میں اتوار کو ہونے والا فائنل اسپن بمقابلہ اسپن کا دلچسپ مقابلہ بن سکتا ہے۔ ہندوستان کے لیے اچھی بات یہ ہے کہ ٹیم نے ٹورنامنٹ میں بلے بازی اور گیند بازی دونوں شعبوں میں متوازن کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اسمرتی مندھانا اور شیفالی ورما نے ٹیم کی بلے بازی میں اہم کردار ادا کیا ہے، جبکہ دیپتی شرما کی قیادت میں اسپن اٹیک نے حریف بلے بازوں پر مسلسل دباؤ بنایا ہے۔ دوسری جانب دیش کی سست پچوں پر سری لنکا کو بلے بازی میں رفتار حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرنا پڑی ہے۔ پاکستان کے خلاف سیمی فائنل میں سری لنکا نے 33 رنز پر چار وکٹیں گنوا دی تھیں، لیکن ہرشیتا سمرو کرما اور کاویشا دلہاری نے اننگز کو سنبھالا اور ٹیم کو فتح تک پہنچایا۔ اس سے قبل بنگلہ دیش کے خلاف سری لنکا نے 44 رنز پر پانچ وکٹیں کھو دی تھیں اور سمرو کرما کی شاندار اننگز نے ٹیم کو سپر فائنل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ انڈونیشیا کے خلاف لیگ میچ میں

بھی سری لنکا 45 رنز پر پانچ وکٹیں گنوا چکا تھا، جب نلکشیکا سلوا نے اننگز کو سنبھالا تھا۔ سری لنکا کی ٹاپ آرڈر بلے بازی میں عدم استحکام تشویش کا باعث ہے۔ چماری اتاپتو نے چار اننگز میں صرف 63 رنز بنائے ہیں، جبکہ ایمیشا دلانی کے نام چار اننگز میں 64 رنز ہیں۔ دوسری جانب ہندوستان کی تیز گیند باز تندنی شرما بھی اچھی فارم میں ہیں۔ ایسے میں سری لنکائی بلے بازوں کے لیے ہندوستانی گیند بازی اٹیک کا سامنا کرنا آسان نہیں ہوگا۔ ہندوستان کا حالیہ ریکارڈ بھی اسے خطاب کا مضبوط دعویدار بناتا ہے۔ ہندوستان نے دسمبر 2025 میں اپنی سرزمین پر سری لنکا کے خلاف پانچ میچوں کی ٹی 20- بین الاقوامی سیریز میں کلین سویپ کیا تھا۔ دونوں ٹیموں کے درمیان گزشتہ 10 ٹی 20- بین الاقوامی مقابلوں میں ہندوستان نے نو میں کامیابی حاصل کی ہے۔ تاہم سری لنکا کے حق میں ایک اہم حقیقت یہ ہے کہ اسی عرصے میں اسے حاصل ہونے والی واحد کامیابی سب سے بڑے مقابلے میں ملی تھی۔ 2024 کے ایشیا کپ فائنل میں دمبولا میں سری لنکا نے ہندوستان کی جانب سے دیے گئے 166 رنز کے ہدف کو آٹھ وکٹیں باقی رہتے حاصل کر کے خطاب جیتا تھا۔ اس بار سری لنکا کے سامنے ہندوستان کی تندنی شرما اور اسپن کی تکون دیپتی شرما، این سری چرنی اور پریما راوت سے نمٹنے کا چیلنج ہوگا۔ ٹیم کو ابتدائی جھٹکوں سے بچتے ہوئے مضبوط شراکت داریاں قائم کرنا ہوں گی۔

ایشیائی کھیلوں میں ہندوستان کے کرکٹ میچ جلد شروع ہوں گے

(ہندوستھان سماچار)

ایشیائی کھیلوں میں مردوں کے ناک آؤٹ کرکٹ میچوں کے شروع ہونے کے وقت کو 30 منٹ پہلے کر دیا گیا ہے۔ نئے شیڈول کے مطابق، دوپہر میں ہونے والے مردوں کے میچ پہلے اعلان کردہ 2 بجے کے بجائے دوپہر 1:30 بجے شروع ہوں گے۔ تاہم خواتین کے میچوں کے وقت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ ہندوستانی مرد ٹیم کو آئچی-ناگویا گیمز 2026 کے کوارٹر فائنل میں براہ راست داخلہ ملا ہے اور اس کا پہلا میچ مقامی وقت کے مطابق دوپہر 1:30 بجے شروع ہوگا۔ جاپان کا وقت ہندوستان سے 3 گھنٹے 30 منٹ آگے ہے، اس لیے میچ ہندوستانی معیاری وقت کے مطابق صبح 10 بجے شروع ہوگا۔ صبح کے میچوں کے

شروع ہونے کے وقت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ وہ مقامی وقت کے مطابق صبح 9 بجے یا ہندوستانی معیاری وقت کے مطابق صبح 5:30 بجے شروع ہوں گے۔ یہی بات دوسرے سیمی فائنل اور طلائی تمغے کے میچ پر بھی لاگو ہوگی؛ دونوں میچ جاپان کے وقت کے مطابق دوپہر 1:30 بجے شروع ہوں گے۔ وقت میں ہونے والی تبدیلی کی اطلاع ابھی تک اس میں شامل تمام لوگوں کو نہیں دی گئی ہے۔ ہندوستانی اولمپک انجمن (آئی او اے) کے عہدیداروں کا کہنا ہے کہ انہیں اس تبدیلی کے بارے میں علم نہیں ہے، حالانکہ سرکاری ویب سائٹ پر وقت کو اپ ڈیٹ کر دیا گیا ہے۔ خاص طور پر، یہ تبدیلیاں 28 ستمبر کو ہونے والے دوسرے کوارٹر فائنل، جس میں ہندوستان کھیلے گا، یکم اکتوبر کو ہونے والے دوسرے سیمی فائنل، جس میں ہندوستان کے کھیلنے کا امکان ہے اور 3 اکتوبر کو ہونے والے طلائی تمغے کے میچ پر لاگو ہوں گی۔ پاکستان والا پہلا کوارٹر فائنل، پہلا سیمی فائنل اور کانسے کے تمغے کے لیے پلے آف مقامی وقت کے مطابق صبح 9 بجے شروع ہوں گے۔

ہندوستانی ٹیم سے باہر ہونے کے بعد کلدیپ نے یارکشائر کیلئے ایک میچ میں 10 وکٹ لے کر جواب دیا

(یو این آئی)

ہندوستانی اسپن گیند باز کلدیپ یادو نے ٹیسٹ ٹیم سے باہر کیے جانے کا شاندار جواب دیتے ہوئے فرسٹ کلاس کرکٹ میں پہلی بار ایک میچ میں 10 وکٹ حاصل کیے اور یارکشائر کو ہیڈنگلے میں اسیکس کے خلاف اننگز سے کامیابی دلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ گزشتہ ماہ گال میں سری لنکا کے خلاف پہلے ٹیسٹ کے بعد ٹیم سے باہر کیے جانے والے بائیں ہاتھ کے رسٹ اسپنر کلدیپ کولمبو میں دوسرے ٹیسٹ کے لیے پلیئنگ الیون میں جگہ نہیں بنا سکے تھے۔ اس کے بعد وہ ریڈ بال کرکٹ میں اپنی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے لیے انگلینڈ واپس آئے۔ انہیں افغانستان کے خلاف ٹی 20 سیریز اور رواں ماہ ہونے والے ایشین گیمز کے لیے بھی ہندوستانی ٹیم میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ ہیڈنگلے میں کلدیپ نے اسیکس کی دوسری اننگز میں 6/50 کی شاندار کارکردگی پیش کی اور میچ میں مجموعی طور پر 10 وکٹ حاصل کیے، جو ان کے فرسٹ کلاس کیریئر میں ایک اننگز اور میچ دونوں کے لحاظ سے بہترین کارکردگی ہے۔ گزشتہ ہفتے یارکشائر کے لیے واپسی کے میچ میں وہ صرف 17 اور ایک رن بنا سکے تھے اور انہیں گیند بازی کا موقع نہیں ملا تھا۔ یارکشائر کے کوچ انتھونی میک گرا نے کلدیپ کی گیند پر کنٹرول اور ورائٹی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ گیند کو شاندار انداز میں اسپن کراتے ہیں۔ اور اوور دی وکٹ اور راؤنڈ دی وکٹ دونوں طرف سے بلے بازوں کو مشکل میں ڈالتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کلدیپ دوبارہ یارکشائر کے لیے کھیلنے آتے ہیں تو ٹیم ان کے لیے ضرور جگہ بنائے گی۔ کلدیپ نے یارکشائر کے لیے سات میچوں میں 31.17 کی اوسط سے 19 وکٹ حاصل کیے ہیں۔

یو ایس اوپن فائنل میں سبالینکا کو روکنے کیلئے ریباکینا کی حکمتِ عملی

(یو این آئی)

دنیا کی نمبر دو کھلاڑی قزاقستان کی ایلینا ریباکینا بخوبی جانتی ہیں کہ اگر انہیں عالمی نمبر ایک بیلاروس کی آرینا سبالینکا کو مسلسل تیسری مرتبہ یو ایس اوپن کا خطاب جیتنے سے روکنا ہے تو انہیں کس حکمتِ عملی کے ساتھ میدان میں اترنا ہوگا۔ اسی لیے وہ جارحانہ کھیل کے ساتھ ریلیز پر کنٹرول برقرار رکھنے اور سبالینکا کو پوائنٹس پر حاوی ہونے سے روکنے کی کوشش کریں گی۔ یو ایس اوپن 2026 خواتین سنگلز کے فائنل میں ٹاپ سیڈ اور دو مرتبہ کی دفاعی چیمپئن سبالینکا کا سامنا کرنے سے قبل ریباکینا نے ایک انٹرویو میں کہا، ”میرے خیال میں اسی جذبے کو برقرار رکھنا ہوگا۔ اس دن میں جیسا بھی محسوس کروں، مجھے مقابلہ کرنا ہوگا اور اپنی بہترین کارکردگی دکھانی ہوگی۔ ہم ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتی ہیں اور کئی مرتبہ ایک دوسرے کے خلاف کھیل چکی ہیں۔ اہم مواقع پر میں جارحانہ رہنے کی کوشش کروں گی، انہیں پوائنٹس پر کنٹرول حاصل کرنے کا موقع نہیں دوں گی اور ریلیوں میں خود کو حاوی رکھنے کی کوشش کروں گی۔“ آرتھر ایش اسٹیڈیم میں دونوں کے درمیان فائنل مقابلہ اتوار، 13 ستمبر کو بھارتی وقت کے مطابق رات 1:30 بجے کھیلا جائے گا۔ مقابلے کی براہ راست نشریات جیو ہاٹ اسٹار اور اسٹار اسپورٹس پر ہوں گی۔ یہ دونوں کھلاڑیوں کے درمیان 18 واں مقابلہ ہوگا۔ باہمی مقابلوں میں سبالینکا کو اس وقت 10-7 کی برتری حاصل ہے۔ یہ 13 سال میں پہلا موقع ہوگا جب یو ایس اوپن خواتین سنگلز کے فائنل میں ٹاپ دو سیڈ کھلاڑی آمنے سامنے ہوں گی۔

ٹونر کے طور:

جلد کو صاف کرنے کے بعد یا موئسچرائزر لگانے سے پہلے استعمال کیا جاسکتا ہے تاکہ اس کے جذب میں بہتری آئے۔

ہندوستان کے زرمبادلہ کے ذخائر 740.80 ارب ڈالر کی بلندترین سطح پر پہنچ گئے

(ایم این این)

مغربی ایشیا میں جاری بحران اور عالمی بحران کے درمیان اب جی ڈی پی کے بعد زرمبادلہ کے ذخائر نے نیا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ 28 اگست کو ختم ہونے والے ہفتے میں ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 11.47 ارب ڈالر اچھل کر 740.80 ارب ڈالر کی نئی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے جمعہ کو جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، جو اپنے آپ میں ایک ریکارڈ تھا۔ اس سے قبل، 27 فروری کو ختم ہونے والے ہفتے میں، ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر 728.49 ارب ڈالر کی اس وقت کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے تھے لیکن اس کے بعد، جاری بحران اور مغربی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان کئی ہفتوں تک اس میں کمی واقع ہوئی تھی۔ ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے جون میں رعایتی غیر ملکی کرنسی سویپ (ایف سی این آر) چینل کا اعلان کیا تھا جس کے بعد ذخائر میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ مقامی کرنسی میں زبردست گراوٹ کے درمیان شروع کیے گئے اس

اقدام سے 132 ارب ڈالر سے زیادہ کی تازہ آمد ہوئی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق، 28 اگست کو ختم ہونے والے ہفتے کے دوران غیر ملکی کرنسی کے اثاثے، جو کہ ذخائر کا ایک اہم حصہ ہیں، 9.34 ارب ڈالر اضافے کے ساتھ 600.67 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ آر بی آئی کے مطابق، اس مدت کے دوران سونے کے ذخائر کی قیمت 2.19 ارب ڈالر بڑھ کر 116.41 ارب ڈالر تک پہنچ گئی۔ تاہم، خصوصی ڈرائنگ رائٹس (ایس ڈی آر) 4.3 کروڑ کی کمی کے ساتھ 18.81 ارب ڈالر رہ گئے۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے ساتھ ہندوستان کے ذخائر بھی 1.1 کروڑ ڈالر کم ہو کر 4.91 ارب ڈالر رہ گئے۔

سٹاک مارکیٹ میں سی ایس ایم ایل کا مضبوط آغاز
آئی پی او سرمایہ کار منافع میں

(ٹی ای این)

انٹرٹینمنٹ اور امیوزمنٹ انفراسٹرکچر شعبے کی کمپنی کمپلیٹ اسپورٹس اینڈ مینجمنٹ انڈیا لمیٹڈ (سی ایس ایم ایل) کے شیئرز نے آج اسٹاک مارکیٹ میں معمولی اضافے کے ساتھ انٹری کی۔ تاہم لسٹنگ کے بعد ہوئی خریداری سے کمپنی کے شیئرز کی پوزیشن مزید بہتر ہوئی، جس سے کمپنی کے آئی پی او سرمایہ کاروں کو مناسب منافع حاصل ہوا۔ آئی پی او کے تحت کمپنی کے شیئرز 135 روپے کی قیمت پر جاری کیے گئے تھے۔ آج بی ایس ای کے ایس ایم ای پلیٹ فارم پر اس کی لسٹنگ 2.96 فیصد پریمیم کے ساتھ 139 روپے کی سطح پر ہوئی۔ لسٹنگ کے بعد فروخت کے دباؤ میں یہ شیئر پھسل کر 136.10 روپے کی سطح پر پہنچے لیکن کچھ ہی وقفے کے بعد خریداروں نے خریداری کا زور بنا دیا۔ خریدار کی حمایت کے سبب اس شیئر کی حرکت میں تیزی آگئی۔ دوپہر ایک بجے کے بعد کچھ ہی وقفے کے بعد یہ شیئر اچھل کر 145.85

روپے کی اپر سرکٹ سطح تک پہنچ گئے اور اسی سطح پر بند ہوئے۔ اس طرح پہلے دن کے کاروبار میں کمپنی کے آئی پی او سرمایہ کار فی شیئر 9.75 روپے یعنی 7.22 فیصد کے منافع میں رہے۔ اس کمپنی کا 74.93 کروڑ روپے کا آئی پی او، 28 اگست سے یکم ستمبر کے درمیان سبسکرپشن کے لیے کھلا تھا۔ اس آئی پی او کو سرمایہ کاروں کی جانب سے اوسط ردعمل ملا، جس کی وجہ سے یہ مجموعی طور پر 3.45 گنا سبسکرائب ہوا تھا۔ ان میں کوالیفائیڈ انسٹی ٹیوشنل بائرز (کیو آئی بی) کے لیے مختص حصہ 7.35 گنا سبسکرائب ہوا تھا۔ اسی طرح نان انسٹی ٹیوشنل انویسٹرز (این آئی آئی) کے لیے مختص حصے میں 2.66 گنا سبسکرپشن حاصل ہوئی، جبکہ ریٹیل سرمایہ کاروں کے لیے مختص حصہ 1.57 گنا سبسکرائب ہوا۔ اس آئی پی او کے تحت 10 روپے کی فیس ویلیو والے مجموعی طور پر 55.50 لاکھ شیئر جاری کیے گئے ہیں۔ آئی پی او کے ذریعے شیئرز کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم کا استعمال کمپنی مہاراشٹر کے بھیونڈی میں موجود گودام کے لیے گیمنگ آلات، کمپیوٹر، پرنٹر، سافٹ ویئر، سی سی ٹی وی اور سیکورٹی آلات کی خریداری اور تنصیب، پرانے قرض کے بوجھ کو کم کرنے، ورکنگ کیپٹل کی ضروریات پوری کرنے، آئی پی او سے متعلق اخراجات کی ادائیگی اور عام کارپوریٹ مقاصد کے لیے کرے گی۔ سی ایس ایم ایل کی مالی حالت کے بارے میں بات کریں تو کیپٹل مارکیٹ ریگولیٹر سیبی کے پاس جمع کرائے گئے ڈرافٹ ریڈ ہیرنگ پراسپیکٹس (ڈی آر ایچ پی) میں کیے گئے دعوے کے مطابق اس کی مالی صحت مسلسل مضبوط ہوئی ہے۔

جے اینڈ کے پولیس کے ایس ایس پی اور سابق پہلوان دشینت شرما ایشین گیمز میں پی ایم سی افسر ہوں گے

(یو این آئی)

جموں و کشمیر پولیس کے ایس ایس پی اور سابق بین الاقوامی پہلوان دشینت شرما کو 2026 کے 20 ویں ایشین گیمز کے لیے ہندوستانی دستے میں شامل ہونے کی منظوری مل گئی ہے۔ ایشین گیمز 19 ستمبر سے 4 اکتوبر تک جاپان کے آئچی-ناگویا میں منعقد ہوں گے۔ شرما ’پریوینشن آف میچ مینیپولیشن آف کمپٹیشنز‘ (پی ایم سی) افسر کے طور پر خدمات انجام دیں گے۔ ان کی ذمہ داری کھیلوں میں مقابلوں کو صاف شفاف، منصفانہ اور قابل اعتماد بنانے کے ساتھ کھلاڑیوں اور عہدیداروں میں مقابلوں میں ہیرا پھیری، میچ فکسنگ اور مشتبہ سرگرمیوں کے خلاف بیداری پیدا کرنا ہوگی۔ ان کی تقرری کو مرکزی وزیر کھیل ڈاکٹر منسکھ مانڈویا اور انڈین اولمپک ایسوسی ایشن کی صدر پی ٹی اوشا نے منظوری دی ہے۔ شرما نے کہا کہ مقصد صرف تمغے جیتنا نہیں بلکہ ہر ہندوستانی کھلاڑی کو ایمانداری، منصفانہ کھیل اور قوانین کے احترام کے ساتھ مقابلہ کرنے کو یقینی بنانا بھی ہے۔ وہ 2019 میں 13 ویں جنوبی ایشیائی کھیلوں میں شیف ڈی مشن رہ چکے ہیں اور پیرس اولمپکس 2024 کے دوران آئی او سی آبزرور پروگرام میں بھی حصہ لے چکے ہیں۔

شمار میں کہا کہ اس کے تحت ہفتہ قبل ملک کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر 12.42 ارب ڈالر بڑھ کر 729.39 ارب ڈالر رہے

این ایس ای کے آئی پی او کو ملی ہری جھنڈی، سیبی نے آبزرویشن لیٹر جاری کر دیا

(مانیٹرنگ ڈیسک)

مارکیٹ ریگولیٹر سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج بورڈ آف انڈیا (سیبی) نے این ایس ای کے آئی پی او کے لیے ہری جھنڈی دے دی ہے۔ این ایس ای نے 17 جون کو سیبی کے پاس اپنے آئی پی او کے لیے ڈرافٹ ریڈ ہیرنگ پراسپیکٹس (ڈی آر ایچ پی) داخل کیا تھا، جس پر مارکیٹ ریگولیٹر نے آج آبزرویشن لیٹر جاری کر دیا۔ این ایس ای کے آئی پی او کو لے کر گزشتہ ایک دہائی سے کوششیں جاری تھیں۔ تاہم ریگولیٹری مسائل کے باعث این ایس ای کے آئی پی او کو اب تک منظوری نہیں مل سکی تھی۔ اب سیبی کی جانب سے آبزرویشن لیٹر جاری ہونے کے بعد این ایس ای کے آئی پی او کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ این ایس ای کے آئی پی او کے لیے اگلے ہفتے 8 ستمبر کو ریڈ ہیرنگ پراسپیکٹس (آر ایچ پی) فائل کیا جا سکتا ہے۔ اگلے ہفتے کے آخری کاروباری دن 11 ستمبر کو اس آئی پی او کے لیے پرائس بینڈ کا اعلان کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ایک ہفتے بعد این ایس ای کا آئی پی او سبسکرپشن کے لیے لانچ ہو سکتا ہے، جبکہ اس کے شیئرز کی لسٹنگ بی ایس ای پر 25 ستمبر کو ہو سکتی ہے۔ تاہم ابھی آئی پی او کی لانچنگ، کلوزنگ، الاٹمنٹ اور لسٹنگ سے متعلق

تاریخوں کا باضابطہ اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ این ایس ای مرچنٹ بینکرز کے ساتھ بات چیت کے بعد اگلے ہفتے 7 ستمبر یعنی پیر کو ان اہم تاریخوں کا اعلان کر سکتا ہے۔ این ایس ای کا یہ پبلک ایشو مکمل طور پر آفر فار سیل ہوگا۔ یعنی اس آئی پی او میں کوئی نیا شیئر جاری نہیں کیا جائے گا۔ آفر فار سیل کے تحت ایس بی آئی گروپ اس آئی پی او میں اپنی بڑی شیئر فروخت کرے گا۔ اس آئی پی او میں 14.89 کروڑ شیئرز فروخت کیے جائیں گے۔ بتایا جا رہا ہے کہ شیئرز کی یہ تعداد ایکسچینج کے پیڈ اپ کیپٹل کا تقریباً چھ فیصد ہے۔

Printer, Publisher & Owner: Rifat Ayoub, Chief Editor: Noor Mohammad Challo (9419069641), Executive Editor: Imtiyaz Wani (9469121101),
Published From: 2nd Floor Jehlum Market Batamaloo Srinagar, Printed at: Khidmat Offset Press The Bund Sgr. RNI: JKURD2012-48314
Postal Registration No: JKNP-189/SKGPO-2018-20, Contact: 0194-2477545, email:editorsurathal@gmail.com,